

Date 10-11-11 #

Cat by A(

اصول قانون شهادت

1944



نصاب درسیہ اسلامیہ جامعہ عثمانیہ

اصول قانون شہاد

(جلد اول)

جس کے ساتھ

گواموں پر سوالات ابتدائی اور سوالات جرح کرنے کے آسان اصول بھی بیان کیے گئے ہیں

تصنیف

ڈبلیو۔ اے۔ ایم۔ بسٹ۔ اے۔ ایم۔ یل۔ بی

طبع دوازدہم

از

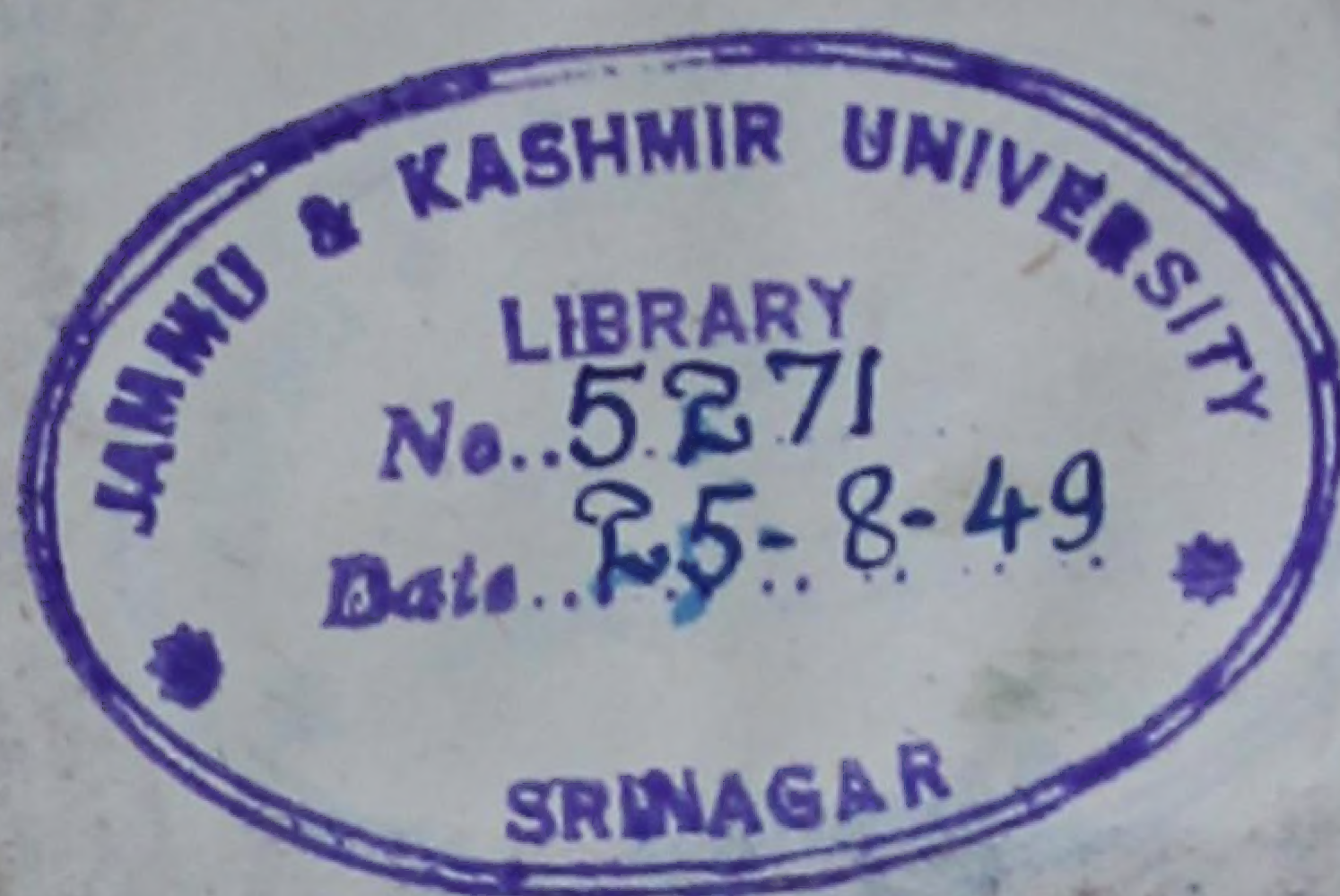
سڈنی۔ یل۔ فین۔ ایم۔ اے۔ (کیاٹب) بیئرٹریٹ۔ لا۔ (انٹریٹل) امتیاز

ڈاکٹر مولوی میر سیادت علی خان رضا۔ ایم۔ اے۔ یل۔ بی۔ بی۔ مولوی فاضل۔ بی۔ سی۔ یل۔ ڈی۔ فل۔ (آکسن) بیئرٹریٹ۔ لا۔ لنکٹرن (لندن)

رفیق و سابق پروفیسر قانون کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۶۳ھ ۱۳۵۳ھ ۱۹۴۴ء

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ دارالحدیث دارالکتاب دارالعلوم دارالافتاء دارالحدیث دارالکتاب دارالعلوم دارالافتاء دارالحدیث دارالکتاب دارالعلوم



ST/82

340
154 ✓

فہرست مضامین

جلد اول

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۵

۱۱

فہرست قوانین موضوعہ

۱۲۶

۱۹

فہرست مقدمات

مقدمہ

۱

۱

حصہ اول: شہادت اور ثبوت عام طور پر

۳۰

۱۹

پہلے سے مقرر کردہ شہادت

۳۶

۲۲

حصہ دوم: عدالتی شہادت

۷۸

۴۷

امور جن کا تحریر میں ہونا ضروری ہے
انگریزی قانون

کتاب اول

انگریزی قانون شہادت عام طور پر

۱۰۹

۶۵

حصہ اول: عام نظریہ

۱۵۶

۹۳

حصہ دوم: تاریخ قانون شہادت

صفحات کتاب انگریزی - صفحات ترجمہ

کتاب دوم آلات شہادت

حصہ اول :- گواہ

۱۹۰	۱۱۲	باب اول :- کن اشخاص کو شہادت دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے
۱۹۲	۱۱۳	باب دوم :- ناقابلیت گواہان
۲۱۳	۱۲۵	باب سوم :- گواہی پر شہرہ کرنے کے وجوہات
۳۰۷	۱۸۱	

حصہ دوم :- مادی شہادت

۳۱۳	۱۸۳	
		حصہ سوم :- دستاویزات
۳۴۰	۱۹۹	باب اول :- دستاویزی شہادت عام طور پر
۳۴۰	۱۹۹	باب دوم :- ثبوت خط
۳۷۲	۲۱۴	

کتاب سوم

قواعد جو شہادت کے قابل افعال ہوتے
اور اس کے اثر کو منضبط کرتے ہیں۔

حصہ اول :- شہادت کے اصلی اصول

۳۹۸	۲۳۱	باب اول :- کن مضامین کی شہادت کی جانی چاہیے اور کس حد تک
۴۰۰	۲۳۲	علم عدالت
۴۰۱	۲۳۳	واقعات کا متعلق ہونا
۴۰۳	۲۳۴	

باب دوم :- بار ثبوت

۴۲۳	۲۳۵	باب سوم :- کس قدر ثابت کرنا چاہیے - تبدیل و ترسیم
۴۲۲	۲۵۶	
۴۵۰	۲۶۰	حصہ دوم :- شہادت کے ثانوی اصول

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمة

فصل

الاول في بيان

الاسماء

والصفات

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۶۳۸	۳۶۱	(۱۰) بحری قانون کے قیاسات
۶۴۰	۳۶۲	(۱۱) متفرق قیاسات
۶۴۹	۳۶۶	فصل سوم :- تعزیرات میں قیاسات و قیاسی شہادت
۶۵۰	۳۶۷	ذیلی فصل :- (۱) قیاسات تعزیرات
۶۵۹	۳۷۲	(۲) فوجداری مقدمات میں قیاسی ثبوت - عام طور پر :-
۶۷۹	۳۸۳	(۳) فوجداری کارروائیوں میں محرم بنانے والی قیاسی شہادت
۷۰۶	۳۹۹	باب سوم :- اصلی و منقولی شہادت
۷۳۴	۴۱۵	باب چہارم :- مکسوبی شہادت عام طور پر سنی سنائی شہادت
۷۳۴	۴۱۵	روسنی سنائی شہادت کے خلاف اصول -
		مستثنیات :-
۷۴۴	۴۲۰	سابقہ مقدمات کی گواہی
۷۴۴	۴۲۰	امور مفاد عامہ
۷۴۶	۴۲۱	نسب سے متعلق امور
۷۴۷	۴۲۲	قدیم دستاویزات جن سے قدیم قبضہ ظاہر ہوتا ہو
۷۴۹	۴۲۳	اشخاص متوفی کے بیانات - مفاد کے خلاف - یا دوران فرائض منصبی میں
۷۵۳	۴۲۵	کتب تاجران و معاشداران متوفی
۷۵۵	۴۲۶	بیانات قبل مرگ
۷۵۷	۴۲۷	درمیانی درخواستیں - حلف نامجات
۷۶۰	۴۲۹	باب پنجم :- اشخاص ثالث کے اقوال و افعال کی شہادت

دیباچہ طبع دوازدهم

اس طباعت میں قانون شہادت سے متعلق عام اہمیت کے تمام مقدمات و ثن قوانین موضوعہ کو متن کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اور سال رواں کے ابتدائی مہینوں تک ان کو شریک کر لیا گیا ہے۔ ان قارئین کرام کی سہولت کے لیے جنہیں مصنف کے کثیر التعداد لاطینی حوالہ جات کے پڑھنے میں دشواری ہو سکتی ہے ان حوالہ جات کا ترجمہ بھی پائین صفحہ نوٹس میں کر دیا گیا ہے۔ انہیں نوٹس میں کتاب کے دوسرے حصوں کی طرف کتب حصص یا ابواب کے ذریعے سے اشارہ کرنے کے سابقہ مبہم طریقے کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور تمام صورتوں میں اصل دفعات کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ جن کے نکالنے میں بہت سہولت ہوگی۔ موضوع ”مادی“ شہادت پر ایک مضمون بہ اجازت دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ جس پر

(ع) لیکن بہت سے لاطینی مقولات کا ترجمہ نہیں ہی کیا گیا ہے۔ مثال کے لیے ملاحظہ ہوں صفحات ۲۳ نوٹ (۴) ۲۳ تن ۲۴۰ تن ۲۴۸ تن ۲۴۹ تن ۲۵۰ تن ۲۸۶ نوٹ ۲۹۲ نوٹ ۱۲-۲۹۲ تن ۳۰۴-۳ نوٹ ۱۲-۳۲۹ نوٹ ۳-۳۶۱ تن ۵۴۶-۳ نوٹ ۳-۳ وغیرہ وغیرہ۔ ان کا ترجمہ میں نے کر دیا ہے۔ اور مصنف کے کسی بھی فرانسیسی حوالے کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی شے نمونہ آخر دار سے مثالیں صفحہ ۲۶۴ نوٹ ۸-۳۷۷ نوٹ ۷-۳۶۹ صفحہ ۴۲۹ نوٹ ۱۱-۳۹۸ تن ۳۲۲ کے بعد ۱۲-۵ نوٹ ۱۶-۵۱۹ نوٹ ۱-۵ وغیرہ وغیرہ۔ ان کا ترجمہ بھی میں نے کر دیا ہے۔

مترجم (۱)۔

بسٹ منتقم وغیرہ اساتذہ نے بہت بحث کی ہے۔ اور اس کے متعلق اساتذہ میں بہت اختلاف آرا رہا ہے۔

بسٹ کی اس مستند (کلاسک) کتاب کو مقبولیت عامہ صرف قانون پیشہ حضرات ہی میں حاصل نہ ہونا حال میں لارڈ رڈل نے ثابت کر دیا ہے جو کہ قانون داں ہیں۔ لیکن انھوں نے اپنی دلکش کتاب و بعض حال اہمیت اشیا میں یہ دکھلایا ہے کہ جب اس کا اطلاق روزمرہ کے مسائل پر کیا جاتا ہے تو اس کا افادہ کتنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے غیر فن داں قارئین کو بھی استدلال کے کتنے مغالطوں سے محفوظ کر سکتی ہے

سڈنی۔یل۔فین

۴ پیر بلڈنگس ٹیل۔ ای۔سی۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء

ابتدائی دیباچہ

—————

قانون عمومی کے نظام شہادت کی موجودہ حالت پچھلی دو صدیوں کے نشوونما کا نتیجہ ہے۔ یہ نظام شہادت مجموعی حیثیت سے نہایت درجہ عزت و تعریف کا مستحق ہے۔ چاہے اس کے بعض حصوں کو جائز یا ناجائز طور پر کتنا ہی مذموم ٹھہرایا جائے۔ اس تصنیف کا مقصد ان فنی کتابوں میں اضافہ کرنا نہیں ہے۔ جن میں اس مضمون کی توضیحات و تشریحات کی گئی ہیں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان اصولوں کی تصحیح کی جائے جن پر اس کے قواعد مبنی ہیں۔ ان کے ماخذوں کا پتہ لگایا اور ان کا باہمی تعلق ظاہر کیا جائے۔ اس کے ساتھ ایک مختصر خاکساعت مقدمہ پر شہادت کے پیش کرنے اور قبول کئے جانے کے عملدرآمد کا دیا گیا ہے۔ اور چند ابتدائی ہدایات۔ گواہوں پر سوالات کرنے کے متعلق زیادہ تر گواہیلین سے لے کر نوجوان اہل پیشہ اشخاص کی ہدایت کے لیے دی گئی ہیں۔

پوری کتاب اور خصوصاً مقدمے میں جہاں عدالتی شہادت پر محدود نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔ بہت مدد قانون رومانیہ از مسد وسطیٰ کے رومنی فقہاء اور دوسرے مالک خارجہ کے مصنفوں سے لی گئی ہے۔ موسیو بانے کی قابل قدر تصنیف "نظری و عملی شہادت یہ قوانین دیوانی و فوجداری"

"Traite' Theorique' et Pratique des Preuves en Droit civil et en Droit

Criminal") سے جو پیارس میں سلسلہ میں شائع کی گئی ہے۔ خاص طور پر بہت

مدد لی گئی ہے۔ اور بنتھم کی معقولات عدالتی شہادت ("Bentham's")

("Rationale of Judecial Evidence") کے پانچ جلدوں کو جو لندن میں ۱۸۲۷ء

میں شائع ہوئی ہیں بہت پیش نظر رکھا گیا ہے۔ ان میں شہادت کے عام اصولوں پر قابلیت سے بحث کی گئی ہے۔ اور بسا اوقات ان کی نہایت اچھی مثالیں دی گئی ہیں۔ لیکن اس کتاب کو بہت احتیاط سے پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں عدالتی شہادت کی ماہیت سے متعلق بہت سے اصولی غلط نقطہ ہائے نظر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عدالتی شہادت کے ان مخصوص خصوصیات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ جن کی بنا پر وہ شہادت کے دوسرے اقسام سے فرق کی جاتی ہے۔

مصنف بہت سے دوستوں کے مشوروں کا امتنان قلب سے اعتراف کرتا ہے۔ اشاریہ جناب۔ ایچ ماکنامارا (انٹر میبل) نے تیار کیا ہے۔

چان سری لین

جولائی ۱۹۴۱ء

فہرست قوانین موضوعہ

پیچیدہ پیچیدہ

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۹۶	۵۷	ہنری اول باب پنجم
۹۰۱	۵۰۲	دفعہ ۱۷
۴۶۷	۴۶۹	باب دس - دفعہ ۱۰
۵۶۲	۳۲۰	{	۳ ایڈورڈ اول باب ۳۹ - قانون موضوعہ وست منسٹر (Statute of Westminster 1)
۱۶۸	۱۰۰	{	۷ ایڈورڈ اول قانون موضوعہ مارٹ مین (دست مردہ) (Statute of Mortmain)
۱۵۹	۹۵	{	۱۳ - ایڈورڈ اول - قانون موضوعہ - ۱ - باب پنجم (Statute of Westminster) (قانون موضوعہ وست منسٹر) دفعہ ۲
۳۱۵	۱۸۵	۱۸ - ایڈورڈ اول - قانون موضوعہ - ۴
۹۰۱	۵۰۲	{	۹ ایڈورڈ دوم - قانون موضوعہ ۲ (کلیسائی متاعده) (Articuli Cleri)
۹۰۱	۵۰۲	باب دس
۹۰۱	۵۰۲	باب گیارہ و بارہ
۱۶۷	۹۹	{	۲۵ ایڈورڈ سوم - قانون موضوعہ (۵) باب (قانون غداری یا بغاوت) (Treason Act 1351) (۱۳۵۱ء)
۱۵۹	۹۵	۴ ہنری چہارم باب ۲۳

صفحات کتاب انگریزی - صفحات ترجمه

۹۰۱	۵۰۲	۴ هنری پنجم - شماره ۱۳
۲۸۱	۱۶۶	۳ هنری پنجم - باب ۲
۳۵۲	۲۰۵	(Statute of Wills)	۳۲ هنری پنجم - باب اول - (قانون وصیت نامجات) -
۵۶۴	۳۲۱	باب دوم
۵۲۳	۳۰۰	۳۳ هنری پنجم - باب پنجم
۹۵۲	۵۲۹	۱ - ایلزبرد - باب ۱۲
۱۶۱	۹۶	دفعه ۲۲
۹۵۲	۵۲۹	۱ و ۲ فلیپ و میری باب ۱۰ - دفعه ۴
۱۵۱	۹۰	باب ۱۳ - دفعه ۳
۱۵۱	۹۰	۳ و ۴ فلیپ و میری باب ۱۰ - دفعه ۲
۲۲۱, ۶۸	۱۳۰ - ۳۱	۵ ایلزبرد باب ۹
۴۱۹	۲۴۴	دفعه ۲
۶۱۶	۳۴۹	۱ جمیس اول باب ۱۱ - دفعه ۲
۴۵۳, ۱۴۹	۳۲۵ - ۱۰۶	۴ جمیس اول باب ۱۲
۳۴۸, ۴۹	۳۳۹, ۳۴۹	۲۱ جمیس اول باب ۱۶
۵۶۴, ۵۰۲	۳۲۱, ۳۲۶	{ قانون میعاد سماعت
۵۹۲, ۵۴۳, ۶۱۱	۲۱۹, ۲۸۸	
۳۸۲	۱۶۷	باب ۱۹ - دفعه ۶
۵۳, ۶۵۶	۳۲, ۳۴۱	۲۱ جمیس اول باب ۱۶ - (قانون میعاد سماعت ۱۶۲۳)
۲۲۱	۱۳۰	باب ۲۴
۴۸۱	۲۷۷	باب ۲۸ - دفعه ۸
		۳۱ چارلس دوم - قانون موضوعه ۲ - باب ۲

(۱۶۲۳)

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمه

۵۳۹	۳۰۸	(Act of Uniformity)	۴۱ چارلس دوم باب ۲ قانون یکسانیت
۶۱۷	۳۲۹	۱۸-۱۹ چارلس دوم باب ۱۱- دفعه ۲
۱۷۹	۱۰۶	۱۹ چارلس دوم باب ۶
۴۳۷	۲۵۳	۲۳ چارلس دوم باب ۲۵ دفعه ۳
۸۲,۸۰,۷۸	۲۰,۵۲۰	(Statute of Frauds)	{ ۲۹ چارلس دوم باب ۳ (قانون فریب)
۱۷۹,۱۶۵	۲۹,۹۸۰		
۲۵۷,۳۵۲	۴۷,۳۸۸		
۹۵۸,۸۰	۵۳۲,۵۸۸	دفعه ۴
۱۰۵۲	۲۸	دفعه ۵
۹۵۸,۳۲	۲۰,۵۲۶	دفعه ۱۶- (۱۷)
۸۳,۸۲	۲۹,۵۰	دفعه ۲۲
۳۵۲	۲۰۵	دفعه ۲۳
۳۵۴	۲۰۶	۷ و ۸ ویلیام سوم باب ۳- (قانون) عداری یا بغاوت ۱۶۹۵
۹۵۲,۹۵۲	۵۳,۵۵۴	(Treason Act 1695)	دفعه ۱
۹۹۹	۵۲۹	دفعه ۲
۹۵۲,۷۷	۱۰۳,۵۲۹	دفعات ۵ و ۶
۹۵۲	۵۲۹	دفعه ۷
۹۵۲,۸۵۳	۴۷,۵۲۹	دفعه ۹
۹۵۲	۵۲۹	باب ۱۲
۱۱۰۴	۶۳۱	باب ۲۵- دفعه ۷
۸۲	۴۹	۹ و ۱۰ ویلیام سوم باب ۳۲- (قانون توپین مذہب)
۳۴	۲۱	۱۲ و ۱۳ ویلیام سوم باب ۲ (قانون انتظام جانشینی شاه)
۲۵۴	۱۵۰	دفعه ۳
۱۳۲	۱۱۹	(Act of Settlement)	
۱۷۴	۱۰۳	
۳۰۳	۷۳	

صفحات کتاب انگریزی۔ صفحات ترجمہ

۳۱۷	۱۸۶	۴ این باب ۱۶ - دفعہ ۸
۴۳۷	۲۵۳	۵ " باب ۱۴ - دفعہ ۲
۸۳	۴۹ (Union with Scotland Act 1706)	۶ " باب ۱۱ (قانون اتحاد بہ اسکاٹ لینڈ) (۱۷۰۶ء)
۱۷۹	۳۵۰	باب ۱۸ (یا ۷۲) (قانون سسرلہ) (Cestui que Vie Act 1707) (۱۷۰۷ء)
۶۱۹	۱۰۶	۷ این باب ۲۱ - (قانون بغاوت) (۱۷۰۸ء)
۸۴۴	۴۷۲	۱۱ جارج اول باب (۳۰) دفعہ ۱۱
۹۵۲	۵۲۹	۲۰ جارج دوم باب (۳۰) دفعہ ۳۲
۵۵۰	۳۱۴	قانون بغاوت (۱۷۰۴ء)
۱۷۴	۱۰۳	(Treason Act)
۴۰۳	۲۳۳	۲۲ جارج دوم باب ۲۳ (قانون جنتری) (طرز جدید) (Calendar, New Style Act) (۱۷۵۰ء)
۱۷۴ و ۱۲۱	۷۳ و ۱۰۳	اجارج سوم باب ۲۳
۵۶۲	۳۲۰	۹ جارج سوم باب ۶۶ - (قانون مقدمات تلج) (۱۷۶۹ء) (Crown Suits Act, 1769, (قانون بلا میعاد) (Nullus) Tempus Act)
۱۴۹	۱۴۰ و ۸۹ و ۱۰۷	۱۳ جارج سوم باب ۶۳ (ایسٹ انڈیا کمپنی ایکٹ) (۱۷۷۳ء)
۱۸۰	۸۵	دفعات ۲۰ - ۴۴ - ۲۵
۱۴۸	۳۱۷	۱۷ جارج سوم باب ۲۶
۵۵۶	۲۰۰	۲۳ جارج سوم باب ۸۲
۳۴۳	۳۱۴	۲۶ جارج سوم باب ۷۷ - دفعہ ۱۲
۵۵۰	۳۱۴	باب ۸۲ دفعہ ۶

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۳۲۳	۱۳۱	۳۱ جارج سوم باب ۳۵
۵۱۹	۲۹۸	(Acts of Parliament (Commencement) Act, 1793.	۳۲ جارج سوم باب ۱۳ - (قانون آغاز قوانین پارلیمنٹ (۱۷۹۳ء)
۸۲	۳۹	(Union with Ireland Act, 1800)	۳۹ و ۴۰ جارج سوم باب ۶۷ (قانون اتحاد بر ایرستان (۱۸۰۰ء)
۹۹۶, ۹۵۴	۵۳, ۵۵۴	باب ۹۳ (قانون بغاوت (۱۸۰۱ء)
۱۴۷	۸۸	(Criminal Jurisdiction Act, 1802)	۴۲ جارج سوم باب ۵۵ (قانون) اختیار سماعت فوجداری (۱۸۰۲ء)
۶۵۷, ۵۳۳	۳۲, ۳۷۱	۴۳ جارج سوم باب ۵۸ - دفعہ ۳
۱۹۶, ۱۸۱	۱۵, ۱۲۴	(Witnesses Act, 1806)	۴۶ جارج سوم باب ۳۷ - (قانون گواہان (۱۸۰۶ء)
۲۱۱	۱۰۷	(New South Wales (Debts) Act, 1813)	۵۲ جارج سوم باب ۱۵ (قانون قرضہ جہا نیوساؤتھ ویلز (۱۸۱۳ء)
۴۳۷	۲۵۳	(Apothecaries Act, 1815)	۵۵ جارج سوم باب ۱۹ (قانون) عطاران (۱۸۱۵ء)
۵۵۰	۳۱۴	۵۶ جارج سوم باب ۲۹
۸۵۳	۲۷۶	(Unlawful Drilling Act, 1819)	۶۰ جارج سوم و جارج چہارم باب اول قانون وقواعد و مشق ناجائز (۱۸۱۹ء)
۱۴۷	۸۸	(Divorce Bills Evidence Act, 1820,)	اجارج چہارم باب ۱۰ (قانون شہادت مسودات طلاق (۱۸۲۰ء)
۵۵۱	۳۱۴	۲۲ جارج چہارم باب ۲۲
۱۰۸۷, ۹۶۰	۶۲, ۹۶۲	(Vagrancy Act, 1824)	۵۵ جارج چہارم باب ۵۳ (قانون) خانہ بدوشان (۱۸۲۴ء)
۱۱۰۳	۵۴۹	

صفحات کتاب انگیزی صفحات ترجمه		
۸۲۴, ۳۱۴, ۱۴۲ و ۵۲۹		
۹۵۲	۱۸۶	(Juries Act, 1825) { ۶ جارج چهارم باب ۵۰ (قانون جوریان ۱۸۲۵) دفعه ۲۳ ...
۱۵۱	۹۰	(Criminal Law Act, 1826) { ۴ جارج چهارم باب ۶۴ (قانون تعزیرات ۱۸۲۶) دفعات ۳ و ۲
۶۹۴	۳۹۲	Criminal Law Act, 1827) { ۴ و ۸ جارج چهارم باب ۲۰ (قانون تعزیرات ۱۸۲۷) دفعه ۵
۵۵۱	۳۱۴	باب ۵۳ - دفعه ۴۱۶
۷۹	۴۷	(St. of Frauds Amendment Act, 1828, Lord Tenterden's Act) { ۹ جارج چهارم باب ۱۴ - (قانون ترمیم قانون فریب ۱۸۲۸) لارڈ تندرڈن ایکٹ (دفعه ۱)
۶۰۷	۳۴۴	دفعه ۳
۸۲	۴۹	دفعه ۷
۴۴۸	۲۵۹	باب ۱۵
۲۸۱	۱۶۶	باب ۳۱
۸۵۳	۴۷۶	باب ۶۹ (قانون شکار ناجایز بوقت شب ۱۸۲۸) (Night Poaching Act)
۶۴۷	۲۶۶	(Carriers Act, 1830.) { ۱۱ جارج چهارم و اولیم چهارم باب ۶۸ (قانون بار برداران ۱۸۳۰)
۱۸۱, ۱۴۷	۸۸ و ۱۰۷	(Evidence on Commission Act, 1831.) { اولیم چهارم باب ۲۲ (قانون شهادت نذر ریه کمیشن ۱۸۳۱)
۱۴۹	۸۹	دفعات ۱ - ۲ - ۷
۱۹۶	۱۱۵	دفعه ۵
۱۴۹	۸۹	دفعه ۱۰

صفحات کتاب گریز صفحات ترجمه

۴۳۷	۲۵۳	(Game Act, 1831)	۱ و ۲ ولیم چهارم باب ۳۲ (قانون شکار) (۱۸۳۱ء) دفعه ۲۲
۵۲۳	۳۰۰	(Vestries Act 1831)	باب ۴۰ (قانون ملبوسات) (۱۸۳۱ء) دفعه ۹
۳۲	۲۰	(Reform Act, 1832)	۳ و ۲ ولیم چهارم باب ۴۵ (قانون اصلاح) (۱۸۳۲ء)
۵۰۳	۲۸۹	(Prescription Act, 1832,	باب ۱۷ (قانون حق قدامت) (۱۸۳۲ء) (لارڈ تندرڈن
۵۶۰	۳۱۹		ایکٹ) (Lord Tenterden's Act.)
۵۸۰	۳۳۰		دفعه ۱
۵۸۶	۳۳۳		دفعه ۲
۵۸۷	۳۳۳		دفعه ۳ و ۴
۵۵۵	۳۳۳		دفعه ۶
۳۲	۲۰	(Anatomy Act, 1832)	باب ۵۷ (قانون علم تشیح جسم انسانی) (۱۸۳۲ء) دفعه ۲
۵۰۳	۳۳۳		۳ و ۴ ولیم چهارم باب ۱۰۰ (قانون عشر)
۵۶۱	۳۱۹	(Tithe Act, 1832)	(۱۸۳۲ء)
۵۸۷	۲۸۹		باب ۲۷ (قانون ميعاد سماعت جايداد ارضی) (Real Property Limitation Act, 1833)
۵۸۶	۳۲۶		دفعه ۳۶
۶۱۱	۳۳۳		باب ۲۲ (قانون ضابطه دیوانی) (Civil Procedure Act, 1833)
۹۲۹	۵۲۷		دفعه ۳
۶۱۱	۳۲۶		دفعه ۴

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۳۷۰	۱۵۶	(Quakers and Moravians Act 1833)	باب ۴۹ قانون کوئیکر و مورویون (۱۸۳۳ء) دفعہ ۲
۲۶۹	۱۵۶		باب ۸۲
۳۴۳	۲۰۰		۴ و ۵ ولیم چہارم باب ۱۵
۷۷	۴۶	(Statutory Declarations Act, 1835)	۶ و ۵ ولیم چہارم باب ۶۲ (قانون اعلانات قانونی ۱۸۳۵ء) دفعات ۵-۱۳-۱۸-۲۰-۲۱
۵۸۷	۳۳۳		۶ و ۷ ولیم چہارم باب ۷۱- (قانون عشر ۱۸۳۶ء)
۱۷۶	۱۰۴	(Births and Deaths Registration Act, 1836)	باب ۸۶- (قانون رجسٹری اموات و پیدائش ۱۸۳۶ء) دفعہ ۳
۴۱۳	۲۳۰	(Previous Conviction Act, 1836)	باب ۱۱۱- (قانون نرایابی سابق ۱۸۳۶ء)
۶۹	۴۱		۷ ولیم چہارم و (۱) و کٹوریہ باب ۲۳
۲۳۳, ۳۲			باب ۲۶ (قانون وصیت نامجات ۱۸۳۷ء)
۲۷۸, ۲۲۵		(Wills Act, 1837)	دفعہ ۹
۳۵۲, ۳۵۲			دفعہ ۱۱
۹۴۶			۷ ولیم چہارم و (۱) و کٹوریہ باب ۲۶ دفعہ ۱۵
۳۵۲, ۳۵۲	۲۰۶		دفعہ ۲۱
۱۰۵۰, ۵۵۶			۱ و ۲ و کٹوریہ باب ۷۷ (کوئیکر و مورویون ایکٹ ۱۸۳۸ء)
۳۵۴	۲۰۶		باب ۱۰۵ (قانون حلف) (Oaths Act, 1838)
۲۲۲	۱۳۲		دفعہ (۱)
۳۶۸	۲۱۳		
۲۶۴	۱۵۶	(Quakers and Moravians Act, 1838.)	
۲۳۰, ۱۸۰			
۲۵۸, ۲۵۱			
۲۵۶	۱۵۱		

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۱۴۷	۱۰۵	(Judgments Act, 1838)	باب ۱۱۰- (قانون فیصلہ جات) (۱۸۳۸ء) دفعہ (۹)
۲۰۶	۱۲۱	(Metropolitan Police Courts Act, 1839.)	۳ و ۲ و کٹوریہ باب ۷۱- (قانون عدالت کے پولیس متعینہ پائے تحت
۲۰۶	۱۲۱	دفعہ ۲۲
۷۹	۴۷	(Copy-right Act, 1842)	۵ و ۶ و کٹوریہ باب ۴۵- (قانون حق تصنیف) (۱۸۴۲ء)
۹۵۴	۵۳۰	(Treason Act, 1842)	باب ۱۵- (قانون بغاوت) (۱۸۴۲ء)
۹۹۶	۵۵۴	دفعہ (۱)
۱۷۷	۱۰۷	(Perpetuation of Testimony Act, 1842)	باب ۶۹- (قانون استمرار گواہی) (۱۸۴۲ء)
۱۷۹	۱۰۵	(Parliamentary Voter's Registration Act)	۶ و ۷ و کٹوریہ باب ۱۸- (قانون رجسٹری دہندگان انتخابات پارلیمنٹ) (۱۸۴۲ء)
۳۴	۲۱	دفعات ۱۰۰-۱۰۱
۶۰۷	۳۴۴	(Colonies) Evidence Act, 1843)	باب ۲۲- (قانون شہادت (نوآبادیات) (۱۸۴۳ء)
۲۶۳	۱۵۵	(Evidence by Commission Act, 1843)	باب ۸۲- (قانون شہادت بذریعہ کمیشن) (۱۸۴۳ء)
۱۸۱	۱۰۷	دفعہ (۷)
۱۹۶	۱۱۵	(Evidence Act, 1843, Lord Denman's Act)	باب ۸۵- (قانون شہادت) (۱۸۴۳ء) (الارڈ ڈنمن ایکٹ)
۲۷۷	۱۶۴	دفعہ (۱)
۵۱۱	۲۹۳	باب ۹۶- (قانون ازالہ حیثیت عرفی) (۱۸۴۳ء) دفعہ (۷)

۱۸۱، ۱۵۱، ۶۹، ۹۰، ۱۰۷، ۱۳۱
 ۶۶۹، ۲۲۵، ۲۲۳، ۱۷۵، ۱۸۱، ۱۸۴
 ۲۸۵، ۲۷۲، ۲۷۱، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۸
 ۳۲۰، ۳۰۶، ۲۹۷، ۱۳۲، ۱۵۹
 ۱۰۱۶، ۹۶۳، ۲۴۳، ۵۳۵، ۵۶۵

صفحات کتاب انگریزی - صفحات ترجمہ			
۹۵۶	۵۳۱	(Poor Law Amendment Act 1844)	دو وکٹوریا باب ۱۰۱ (قانون بریکم قانون مغلستان ۱۸۴۴ء) دفعہ ۳
۵۲۱	۲۹۹	(Railway Clauses Consolidation Act)	۹ وکٹوریا باب ۲۰ - (قانون تدوین قواعد ریلوے ۱۸۴۴ء)
۹۷۰	۵۳۹	(Poor Law (Scotland) Act)	باب ۸۳ - (قانون مغلستان اسکات لینڈ) ۱۸۴۴ء
۱۰۸۷-۹۷۰	۵۳۹	۱۰۹-۹۷۰	دفعہ ۸۰
۱۷۹, ۷۹	۲۷۱-۱۰۶	(Real Property Act. 1845)	باب ۱۰۶ - (قانون جائیداد واقعی) ۱۸۴۵ء
۵۲۳	۳۰۰	(Gaming Act, 1845)	باب ۱۰۹ - (قانون شکار ۱۸۴۵ء) دفعہ ۱
۵۹۹	۳۳۱	(Satisfied Terms Act, 1845)	باب ۱۱۲ - (قانون اجارہ جات متفقہ المبیعہ ۱۸۴۵ء) دفعہ ۲
۶۰۱	۳۴۰		
۱۸۱	۲۹۹	(Evidence Act, 1845,	باب ۱۱۳ - (قانون شہادت ۱۸۴۵ء)
۵۲۲	۱۰۷	Lord Brougham's Act.)	لارڈ بروہام ایکٹ)
۶۲۹, ۵۲۲	۲۹۹	۱۲-۲۹۹	دفعہ ۳
۲۸۳	۱۶۷	(County Courts Act, 1846)	۱۰ وکٹوریا باب ۹۵ - (قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۴۶ء)
۱۱۳	۶۸		دفعہ ۶۹
۲۷۸	۱۶۳		دفعہ ۸۳
۹۵۵	۵۳۱	(Treason Felony Act, 1848)	۱۲ وکٹوریا باب ۱۲ - (قانون اخفائے بغاوت ۱۸۴۸ء)
۹۶۱	۵۳۲		
۱۵۱	۱۲۱	(Indictable offences Act, 1848)	باب ۲۲ - (قانون جرائم قابل چالان ۱۸۴۸ء)
۲۰۶	۹۰		
۹۰۷, ۲۰۷	۱۲۱	۵۰۵	دفعہ ۱۶
۷۲۳, ۱۵۰	۹۰	۲۲۰	دفعہ ۱۷

صفحات کتاب انگریزی - صفحات فارسی

۱۰۸۵ و ۸۴۶	۴۶۳ و ۹۰۸	دفعه ۱۸
۱۴۴	۸۶	دفعه ۱۹
۱۴۴ و ۱۳۵	۸۶ و ۱۲۱ (Summary Jurisdiction	باب ۴۳ - (قانون)
۲۰۶	۷۵ Act, 1848)	تحقیقات سرسری (مستند)
۹۰۴ و ۳۰۶	۱۳۱ و ۵۰۵	دفعه ۶
۸۵۳	۴۷۶	دفعه ۱۱
۱۴۴	۸۶	دفعه ۱۲
۴۳۹	۲۵۴	دفعه ۱۴
۳۳۳	۱۹۵ (Criminal Procedure	باب ۴۶ - (قانون ضابطه)
۵۱۴	۲۹۵ Act, 1848)	فوجداری (مستند) دفعه ۳
۱۰۲۲ و ۱۱۹	۶۱۷ و ۶۲۰	دفعه ۴
۱۱۰۳ و ۱۰۹۸	۷۱۲ و ۵۶۹ (Crown Cases Act,	باب ۷۰ - (قانون مقدمات)
۱۱۰۴	۶۲۱ 1848)	تاج (مستند)
۴۴۸	۴۵۹	دفعات ۳ و ۵
۱۸۱ و ۱۴۲	۲۸۵ و ۱۰۷	۱۲ و ۱۳ و کتوریا باب ۴۵ - (قانون)
۴۹۸ و ۲۷۸	۵۳۵ و ۵۴۸	اجلاسات سه ماهی (مستند) دفعه (۱۰)
۸۱۸ و ۳۷۷	۱۸۱ و ۴۵۹	۱۴ و ۱۵ - و کتوریا باب ۹۹ -
۹۸۶ و ۹۶۳	۱۶۴ و ۱۷۶ (Evidence Act	(قانون شهادت مستند)
۲۷۷ و ۲۲۴	۱۲۲ و ۱۶۴ Lord Brougham's Act)	لارڈ بروگام ایکٹ
۲۷۷ و ۲۲۴	۱۲۲ و ۱۶۴	دفعه (۱)
۲۷۸ و ۱۹۶	۱۱۵ و ۱۶۴	دفعه (۲)
۷۱۸ و ۲۸۸	۱۱۵ و ۱۶۴	دفعه (۳)
۲۷۸ و ۲۸۵	۱۶۴ و ۱۶۹	دفعه (۴)
۲۷۸ و ۲۷۸	۱۶۴	دفعه (۵)

صفحات کتاب انگریزی صفحات ترجمہ

۹۸۴	۵۴۷	دفعہ (۶) -----
۷۲۹	۴۱۲	دفعات (۱۲ و ۱۳) -----
۷۲۵	۴۱۰	دفعہ (۱۲) -----
۴۴۸	۲۵۹	باب (۱۰۰) قانون ضابطہ فوجداری ۱۸۵۲ء دفعہ (۱) -----
۴۴۶	۲۵۸	دفعہ (۹) -----
۳۳۳	۱۹۵	دفعہ (۱۲) -----
۵۵۶, ۳۵۲, ۳۱۷ و ۵۲۶		(Wills Amendment Act, 1852) { ۱۶ و ۱۵ - وکٹوریا باب ۲۴ - (قانون) ترمیم وصیت نامجات ۱۸۵۲ء
۹۴۶	۲۰۵	دفعہ (۱) -----
۳۵۳	۲۰۶	دفعہ (۱) -----
۶۸	۳۱	باب ۲ - (قانون شہادت) { اسکاٹ لینڈ ۱۸۵۲ء
		(Election Commissioners Act, 1852) { ۱۶ و ۱۵ - وکٹوریا باب ۵۷ - (قانون) کمشنران انتخابات ۱۸۵۲ء
۲۰۴	۱۲۰	دفعات (۹ و ۱۰) -----
۴۸۲	۲۷۷	باب ۷۶ - (قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۲ء) { (Common Law Procedure Act, 1852)
۵۵۱	۳۱۴	دفعہ (۵۵) -----
۴۷۸	۲۷۵	دفعہ (۶۴) -----
۳۱۷	۱۸۶	دفعہ (۱۱۳) -----
۹۸۵	۵۴۹	دفعہ (۱۱۶) -----
۴۴۸	۲۵۹	دفعہ (۲۲۲) -----
۱۷۲	۱۰۲	باب ۸۶ - دفعات ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ -----
۱۸۱ و ۱۸۳ ۳۰۷ و ۳۰۸ ۹۰۹ و ۳۰۹ ۹۶۳	۱۸۱ و ۱۸۴ و ۵۰۹ و ۵۳۵	۱۶ و ۱۵ - وکٹوریا باب ۸۳ - (قانون ترمیم شہادت ۱۸۵۲ء) { لارڈ ہروڈ ہام ایکٹ
		۸۵۵ و ۱۰۷ و ۱۶۰ -----

اصول قانون شهادت		صفحات کتاب انگریزی - صفحات ترجمہ
۲۸۵	۱۶۸	وفعات (۲۱)
۹۰۹, ۲۸۵	۱۶۸, ۵۰۴, ۵۳۹	دفعہ (۳)
۹۶۰	۲۸۵, ۲۲۵	دفعہ (۴)
۶۲۸	۳۶۶	(Railway and Canal Traffic Act, 1854) باب ۱۷ اور ۱۸ کٹوریا باب ۳۱ - (قانون آمد و رفت بذریعہ ریل و نہر)
۱۸۲	۱۰۸	(Attendance of Witnesses Act, 1854) باب ۳۴ (قانون حاضری گواہان)
۷۹	۴۷	(Merchant Shipping Act, 1854) باب ۱۰۴ (قانون جہاز رانی تاجران)
۷۱۵	۴۰۴	دفعہ (۱۰۵)
۳۵۲	۲۰۵	دفعہ (۵۲۶)
۲۸۸	۱۷۰	باب ۱۲۲ - دفعہ ۱۵
۲۰۸, ۱۸۴	۲۵۹, ۵۴۸, ۵۶۶, ۵۸۶	باب ۱۲۵ - (قانون ضابطہ قانون عمومی)
۸۱۸, ۳۹۰	۱۰۹, ۱۲۲, ۲۲۶	دفعہ (۱)
۱۰۸, ۹۸۶	۶۸	دفعہ (۱۸)
۱۱۳	۵۵۲	دفعہ (۱۹)
۹۹۳	۵۶۸	دفعہ (۲۰)
۱۰۲۱	۱۰۸, ۵۷۱, ۵۸۰	دفعہ (۲۱-۲۲-۲۳)
۲۶۶, ۱۸۲	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۴)
۲۶۸	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۵)
۴۱۸, ۱۸۲	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۶)
۱۰۲۱	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۷)
۴۵۰, ۱۸۲	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۸)
۸۱۸, ۳۹۰	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۲۹)
۱۰۲۱	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۳۰)
۳۹۳, ۳۹۰	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۳۱)
۹۸۶, ۳۱۷	۱۰۸, ۲۴۲, ۵۶۸	دفعہ (۳۲)

صفحہ کتاب انگریزی صفحات ترجمہ					
۳۸۳ و ۳۰۸	۱۲۲ و ۲۲۱	۲۰۳	۱۰۳	دفعہ (۱۰۳)	۱۸ و ۱۹ و کٹوریا باب ۹۶ (ضمیمہ قانون تدریس چنگی - ۱۸۵۵ء) دفعہ ۳۶ -
۴۱۳ و ۳۹۱	۱۸۸	۱۶۰		(Supplemental Customs Consolidation Act, 1855)	
				(Common Law Procedure Amendment Act (Ireland, 1856).	۱۹ و ۲۰ و کٹوریا باب ۱۰۲ (قانون ترمیم ضابطہ قانون عمومی - ایرلینڈ ۱۸۵۶ء) دفعات ۲۳ و ۲۴ -
۲۶۸	۱۵۸			(Foreign Tribunals Evidence Act, 1856.)	باب ۱۱۳ (قانون شہادت عدالت ہائے مالک خارجہ ۱۸۵۶ء)
۱۸۲	۱۰۸				
۱۹۶	۱۱۵			دفعہ (۵)	
				(Summary Jurisdiction Act, 1857.)	۲۰ و ۲۱ و کٹوریا باب ۴۲ (قانون تحقیقات سرسری ۱۸۵۷ء)
۱۲۵	۷۵				
۱۸۸	۱۶۰			باب ۶۲ - دفعہ ۱۴	
				(Count of Probate Act 1857)	باب ۷۷ (قانون عدالت پروریٹ ۱۸۵۷ء) دفعہ ۹۱
۱۶۷	۱۰۵			(Matrimonial Causes Act, 1857)	باب ۸۵ - (قانون متدات ازدواجی ۱۸۵۷ء)
۸۶۹	۲۸۵				
۸۶۹	۲۸۵			دفعہ ۲۲	
۵۳۱	۳۰۹			دفعہ ۳۳	
۹۸۸	۵۴۹			دفعہ ۴۱ و ۴۲	
۲۸۶	۱۶۹			دفعہ ۴۴	
				(Legitimacy Declaration Act, 1858)	۲۱ و ۲۲ و کٹوریا باب ۹۳ (قانون اعلان صحیح النبی ۱۸۵۸ء)
۱۷۷	۱۰۵				

صفحات اصل کتاب - صفحات ترجمہ

۱۸۲، ۱۵۱	۹۰، ۱۰۸	(Evidence by Commission Act, 1859.)	۲۲ و کٹوریا باب ۲۰ (قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۵۹ء)
۱۹۸	۱۱۶	دفعہ ۴
۲۸۶	۱۶۹	(Matrimonial Causes Act, 1859)	۲۲ و ۲۳ و کٹوریا باب ۶۱ (قانون مقدمات ازدواجی ۱۸۵۹ء) دفعہ ۶
۴۸۰، ۱۸۲	۱۰۸ و ۴۴	(British Law Ascertainment Act, 1859.)	باب ۶۲ (قانون تعیین قانون انگریزی ۱۸۵۹ء)
۹۴۹	۵۲۷	(Common Law Procedure Act, 1860)	۲۲ و ۲۳ و کٹوریا باب ۱۲۶ (قانون ضابطہ قانون عمومی سنہ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۲۶ -
۱۷۲	۱۰۲	باب ۱۲۸
۸۴	۵۰	(Landlord and Tenant Law Amendment (Ireland) Act, 1860)	باب ۱۵۴ (قانون ترسیم قانون زمینداران وکاشتکاران (ایرستان) ۱۸۶۰ء) دفعات ۴ و ۱۳
۹۲۰	۵۱۲	۲۴ و ۲۵ و کٹوریا باب ۱۰ (قانون عدالت بحری سنہ ۱۸۶۱ء) دفعہ ۳۵ -
۱۰۸ و ۴۴	۱۰۸ و ۴۴	(Foreign Law Ascertainment Act, 1861)	باب ۱۱: (قانون تعیین قانون ممالک خارجہ سنہ ۱۸۶۱ء)

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ

۲۶۶,۱۸۲ ۳۶۸	۱۰۸,۵۷۱,۵۸		باب ۹۶
۹۰۳	۵۰۳	(Accessories and Abettors Act, 1861)	باب ۹۳: (قانون شرکا و معینان جرم) ۱۸۶۱ء
۳۰۷	۲۳۶	(Larceny Act, 1861)	باب ۹۴: (قانون سرقت) ۱۸۶۱ء دفعہ ۵:
۳۳۶	۲۵۸		دفعات ۲۱, ۲۲
۶۵۷	۳۷۱		دفعہ ۵۸
۳۳۳	۱۹۵		دفعہ ۹۲
۵۵,۴۱۳	۲۲۰,۵۹۰	(Forgery Act, 1861)	دفعہ ۱۱۶
۳۳۹	۲۳۸		باب ۹۸: قانون جعل سازی ۱۸۶۱ء دفعات ۹-۱۰ وغیرہ
۶۵۷	۳۷۱		دفعہ ۱۳
۶۵۲	۳۶۸		دفعہ ۴۴
		(Coinage Offences Act, 1861)	باب ۹۹: (قانون جرائم سکہ سازی) ۱۸۶۱ء دفعات ۶-۷ وغیرہ
۳۳۹	۲۳۸		دفعات ۲۲ و ۲۳
۶۵۸	۳۷۱		دفعہ ۳۷
۳۱۵	۲۳۰		
۹۶۵,۲۸۱	۱۶۶,۵۳۶	(Offence Against the Person Act, 1861)	باب ۱۰۰: (قانون جرائم خلاف حیثیت انسان) ۱۸۶۱ء دفعہ ۳۸
۱۰۸۷,۹۷۰	۵۳۹,۶۰۹		

۲۴ و ۲۵ و کٹوریا

صفحات اصل کتاب - صفحات ترجمہ			
۹۶۰، ۲۸۱	۱۴۶، ۵۳۹	۶۰۹ - ۵۱ - ۵۰ - ۴۹	دفعات ۴۹ - ۵۰ - ۵۱
۹۶۵، ۲۸۱	۱۴۶، ۵۳۹	۶۰۹ - ۵۵ - ۵۴ - ۵۳ - ۵۲	دفعات (۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵)
۱۰۸۶، ۹۶۰	۶۱۶، ۲۸۱	۱۶۶ - ۲۴۹	دفعہ (۵۷)
۴۴۶	۵۴۸۵		دفعہ (۶۰)
۵۶۶	۳۲۳	(Salmon Fishery	باب ۱۰۹ - (قانون شکار)
۵۶۸	۳۲۲	Act, 1861)	سامن ماریش (۱۸۶۱ء): دفعہ ۹۲
۵۵۳	۳۱۵	(Bankruptcy	باب ۱۳۴: (قانون دیونگی
		Act, 1861)	(۱۸۶۱ء) دفعہ ۱۹۲
۶۴۸	۳۶۶	(Innkeepers Liability	۲۶ و ۲۷ و کٹوریہ باب ۴۱: (قانون فیرواکی
		Act, 1863)	مالکان سرائے (۱۸۶۳ء)
۹۰۳، ۹۰۲	۵۰۲ - ۵۰۲	(Statute Law Revision	باب ۱۲۵: (قانون نظر ثانی
		Act, 1863)	قوانین موضوعہ (۱۸۶۳ء)
۲۶۸	۱۵۸	(Affirmations (Scotland	۲۹ و ۲۸ و کٹوریہ باب ۹: (قانون اقاررات
		Act, 1865)	صالح (اسکاٹ لینڈ (۱۸۶۵ء)
۱۸۴، ۱۸۲	۵۶۸، ۵۸۵		باب ۱۸: (قانون ضابطہ
۱۰۱۸، ۲۸۳	۲۲۲، ۵۶۶		فوجداری (۱۸۶۵ء)
۱۰۴۷، ۱۰۳۱	۱۰۸ و ۱۰۹		(سٹرڈمن ایکٹ)
۳۵۲، ۲۰۰			دفعہ (۱)
۳۹۷، ۳۹۱	۲۰۵، ۲۲۷	۲۳۲، ۲۰۳	دفعہ (۲)
۷۱۳ و ۷۱۴	۱۲۲		دفعہ (۳)
۹۹۳	۵۵۲		دفعہ (۴)
۱۰۴۹، ۱۰۳۱	۵۶۸، ۵۸۵		دفعہ (۵)
۱۰۱۳، ۱۰۴۹	۵۸۶، ۵۶۴		دفعہ (۶)
۱۰۱۴، ۷۱۳	۵۸۶، ۲۰۳		دفعہ (۷)
۴۱۸، ۲۰۸	۲۲۲، ۲۲۲		دفعہ (۸)
۳۵۲	۲۰۵		دفعہ (۹)

صفحہ اول کتاب صفحات ترجمہ					
۳۹۱	۳۹۱	۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱	۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱	(Crown Suits Act, 1865)	باب ۱۰۴ (قانون ناشات وغیرہ) تاج سلسلہ صفحہ (۳۴)
۳۸۸	۱۷۰			(Clerical Subscription Act, 1865)	باب ۱۲۲ - (قانون تصدیق) قسیان سلسلہ
۳۸۹	۳۸۹			(Parliamentary Oaths Act, 1866)	۳۰ و ۲۹ و کٹوریہ باب ۱۹ (قانون حلف ہائے پارلیمنٹ) سلسلہ
۳۸۸	۱۵۸			(Naval Discipline Act)	باب ۱۰۹ - (قانون نظم بحری) سلسلہ (۶۵) دفعہ
۳۸۸	۶۰۹			(Criminal Law Amendment Act, 1867.)	۳۱ و ۳۰ و کٹوریہ باب ۳۵ - (قانون) ترمیم تعزیرات سلسلہ (۶۱) دفعہ
۳۸۸	۱۵۸				دفعہ (۸) -
۳۸۸	۱۵۸				۳۲ و ۳۱ و کٹوریہ باب ۳۷ قانون شہادت و ستاوری سلسلہ
۳۸۸	۴۱۱				صفحہ ۲۲
۳۸۸	۴۱۲				دفعہ (۶) -
۳۸۸	۱۵۸				باب ۳۹ - قانون اقرار صلاح ارکان جوری سلسلہ
۳۸۸	۱۵۸				۳۱ و ۳۰ و کٹوریہ (اسکاٹ لینڈ) باب ۶۲ - قانون اقرار صلاح بجائے حلف سلسلہ
۳۸۸	۴۴				باب ۷۵ - (قانون جوریان) ایرستان سلسلہ
۳۸۸	۱۵۸				

صفحہ اول کتابہ صفحات ترجمہ			
۹۳	۵۵	(Titles to Land Consolidation	باب ۱۰۱: (قانون تدوین قوانین حقیقت جائے ارغی) ۱۳۹ دفعہ ۱۸۶۹ء
۲۲۵، ۱۷۷	۱۰۵، ۱۳۲	(Debtors Act, 1869)	۳۳ و ۳۴ و کٹوریا باب ۶۲: (قانون تدوین تملک) ۲۴ دفعہ ۱۸۶۹ء
۲۲۵، ۱۸۴	۱۰۹، ۱۴۴	(Evidence Further Amendment Act, 1869)	باب ۶۸: (قانون ترمیم مزید شہادت) ۱۸۶۹ء
۵۹۸، ۲۸۵	۵۸۷، ۵۳۲	۱۰۵۰	دفعہ (۲) -----
۲۸۵، ۱۹۸	۱۶۹، ۱۶۸	۲۸۶	دفعہ (۳) -----
۲۶۳، ۲۲۸	۵۸، ۱۵۷	۲۶۸، ۲۶۶	دفعہ (۴) -----
۲۸۲	۱۶۷	(Bankruptcy Act, 1869.)	باب ۷۱: (قانون دیوالیہ) ۱۸۶۹ء دفعات ۹۷ و ۹۸
۲۶۶، ۱۸۴	۱۵۷، ۱۰۹	(Evidence Amendment Act, 1870.)	۳۳، ۳۴ و کٹوریا باب ۴۹: (قانون ترمیم شہادت) ۱۸۷۰ء
۲۶۸	۱۵۸	(Foreign Enlistment Act, 1870)	باب ۹۰: (قانون داخلہ و خارجہ) ۱۸۷۰ء دفعہ ۹۱
۳۶۹	۲۱۴	(Stamp Act, 1870)	باب ۹۷: (قانون اسٹامپ) ۱۸۷۰ء
۹۷۰	۵۳۹	(Prevention of Crimes Act, 1871.)	۳۴ و ۳۵ و کٹوریا باب ۱۱۱: (قانون انسداد جرائم) ۱۸۷۱ء دفعہ ۱۹
۳۴	۲۱	(Ballot Act, 1872)	۳۵ و ۳۶ و کٹوریا باب ۳۳: (قانون خفیہ الیکشن) ۱۸۷۲ء دفعہ ۷
۹۶۳	۵۳۵	(Metalliferous Mines Regulation Act, 1872),	باب ۷۷: (قانون متالیفروس مائن) ۱۸۷۲ء دفعہ ۳۳

صفحات اصل کتاب استغاثات ترجمہ			
۹۶۳	۵۳۵	(Licensing Act, 1872)	باب ۹۴: (قانون اجازت نامجات ۱۸۷۲ء) دفعہ ۱۵۱
۹۶۵	۵۳۶	(Statute Law (Ireland) Revision Act, 1872	باب ۹۸: (قانون نظر ثانی قانون موضوعہ (ایرستان ۱۸۷۲ء)
۹۰۲	۵۰۲	(Municipal Corporations Evidence Act, 1873	۳۴ و ۳۵: (قانون شہادت شخصیات بلدی ۱۸۷۳ء) دفعہ ۲
۷۳۱	۴۱۳	(Judicature Act, 1873)	باب ۶۶: (قانون عدلی ۱۸۷۳ء)
۹۴۷, ۶۰۲	۵۲۶ و ۴۴۱		دفعہ ۱۹
۱۰۲۳	۵۶۹		دفعہ ۲۵
۹۴۷	۵۲۶		دفعات ۳۲ - ۵۶ - ۵۷
۱۲۳	۷۴		دفعہ ۴۷
۱۱۰۳, ۸۲۳	۶۲۰ و ۵۶۹	(Tichborne and Doughty Estate Act, 1874)	۳۷ و ۳۸: (قانون علاقہ جات یچیورن و ڈاؤٹی ۱۸۷۴ء)
۷۰	۴۲	(False Personation Act, 1874)	باب ۳۶: (قانون تکبیس شخصی ۱۸۷۴ء)
۷۸۴	۴۴۲	(Real Property Limitation Act, 1874)	باب ۵۷: (قانون مبادعت جائداد ارضی ۱۸۷۴ء)
۹۷۴	۵۴۱	(County Courts Act, 1875)	۳۸ و ۳۹: (قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۷۵ء) دفعہ ۶
۵۸۶	۳۳۳		
۳۵۸	۲۰۸		

صفحہ اول کتاب	صفحہ آخر کتاب	ترجمہ
۵۳۵	۹۶۳	(Sale of Food and Drugs Act,
۵۳۶	۹۶۵	باب ۶۳: (قانون بیچ و خرید و ادویہ) (۱۸۷۵ء) دفعہ ۲۱
۶۲۱	۱۱۰۴	(Judicature Act, 1875)
۱۰۵	۱۷۷	باب ۷۷: (قانون عدلی) (۱۸۷۵ء) دفعہ ۱۹..... دفعہ ۲۰
۵۳۶	۹۶۵	(Conspiracy and Protection of Property Act, 1875)
۵۳۶	۹۶۵	باب ۸۶: (قانون سازش و حفاظت جائیداد) (۱۸۷۵ء) دفعات ۱-۵۰
۵۳۶	۹۶۵, ۹۶۳	دفعہ ۱۱
۵۳۶	۹۶۵	(Customs Consolidation Act, 1876)
۵۳۶	۹۶۵	۳۹ و ۴۰ و کٹوریا باب ۳۶ (قانون تدوین قوانین جنگی) (۱۸۷۶ء) دفعہ ۲۵۹
۱۷۹	۱۸۴	(Bankers' Books Evidence Act, 1876)
۱۷۹	۱۸۴	باب ۸۷: (قانون شہادت کتب مل) (۱۸۷۶ء)
۵۳۶	۹۶۵	(Merchant Shipping Act,
۵۳۶	۹۶۵	باب ۸۸: (قانون جہاز رانی تاجران) (۱۸۷۶ء) دفعہ ۳
۵۳۶	۹۶۵, ۱۸۴	۴۰ و ۴۱ و کٹوریا باب ۱۴: (قانون شہادت) (۱۸۷۶ء)
۵۳۶	۹۶۵	(Treshing Machines Act, 1878)
۵۳۶	۹۶۵	۴۲ و ۴۳ و کٹوریا باب ۱۲: (گاہینے کے مشین کا قانون) (۱۸۷۸ء) دفعہ ۳
۳۶۳	۶۴۲	(Territorial Water Jurisdiction Act, 1878)
۳۶۳	۶۴۲	باب ۷۱: (قانون حدود و اختیارات بر آب) (۱۸۷۸ء)

صفحہ اول کتاب صفحات ترجمہ			
۹۶۵	۵۳۶	(Contagious Diseases (Animals) Act, 1878.)	باب ۴۷: (قانون امراض متعدی جانواران) ۱۸۷۸ء دفعہ ۶۶
۶۲۹، ۱۸۴	۶۳۱	۱۰۹، ۱۲۴، ۱۳۰	۴۲ و ۴۳ دکتوریہ یا باب ۱۱ (قانون شہادت کتب ہائے بینکر ۱۸۶۹ء)
۶۲۹	۴۱۲	دفعہ ۷
۱۰۷۹	۶۱۶	باب ۳۲: (قانون چالان جرایم ۱۸۶۹ء) دفعہ ۲
۱۲۵، ۱۱۳	۷۵۶، ۶۸	(Summary Jurisdiction Act, 1879)	باب ۴۹: (قانون اختیار سماعت تحقیقات سرسری) ۱۸۶۹ء
۸۴۷	۴۷۳	دفعہ ۱۳ - نمونہ (مین)
۴۳۹	۲۵۴	دفعہ ۳۹
۴۰۴	۲۳۲	(Statutes (Definition of Time) Act, 1880)	۴۳ و ۴۴ دکتوریہ یا باب ۹ (قانون احکام تعیین وقت ۱۸۸۰ء)
۷۴۲	۴۱۹	(Criminal Law Amend ment Act, 1880)	باب ۴۵: (قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۸۰ء)
۶۰۷	۴۴۴	(Conveyancing and Law of Property Act, 1881)	۴۴ و ۴۵ دکتوریہ یا باب ۴۱: (قانون قواعد انتقال و قانون جایداد ۱۸۸۱ء) دفعہ ۶۷
۷۷	۴۶	دفعہ ۶۸
۶۱۸	۴۵۰	(Presumption of Life Limitation (Scotland) Act, 1881)	باب ۴۷: (قانون تحدید قیاس زندگی اسکات لینڈ) ۱۸۸۱ء

صفحہ اول کتاب صفحہ ترجمہ		
۹۷۲	۵۴۰	باب ۵: (قانون قوج) -----
۸۷۳	۴۸۷	فقہ ۲۷ -----
۱۰۸۷	۶۰۹	فقہ ۷۰ -----
۹۶۵	۵۳۶	فقہ ۲۵۶ -----
۱۰۲۳	۵۶۹	باب ۶: (قانون محکمہ جات (Judicature Act) عدالتی) -----
۱۱۰۵	۶۲۱	فقہ ۱۵ -----
۲۲۷, ۱۸۲ ۷۲۹	۴۱۲, ۴۱۱, ۱۰۹	۴۵ و ۴۶ و کثوریہ باب ۹: (قانون شہادت و پتا دینے کے لئے) -----
۷۳۱	۴۱۳	باب ۵۰: (قانون Municipal Corporations شخصیہ جات بلدی کے لئے) Act, 1882) -----
۳۵۷	۴۰۸	باب ۶۱: (قانون بینڈیان (Bills of Exchange Act, 1882) کے لئے) -----
۵۳۷	۳۰۷	فقہ ۳۶ -----
۶۰۹	۳۲۵	فقہ ۳۰ -----
۹۶۵	۵۳۶	باب ۵۵: (قانون جائیداد (Married Women's ترنان منکوحہ کے لئے) Property Act, 1882) -----
۹۷۰	۵۳۹	فقہ ۱۲ -----
۱۰۸۷	۶۰۹	فقہ ۱۶ -----
۱۰۸۷, ۹۷۰	۵۳۹, ۶۰۹	۴۴ و ۴۵ و کثوریہ باب ۳: (قانون (Explosive اشیا کے استعمال کے لئے) Substances Act, 1883) -----
۶۵۸	۳۷۱	فقہ ۴ -----
۹۶۵	۵۳۶	فقہ ۳ -----
۴۲۹	۲۴۸	فقہ ۳ -----

صفحہ اول کتاب	صفحہ آخر کتاب	موضوع	ترجمہ
۱۰۹۲	۶۱۳	(Trial of Lunatics Act, 1883)	باب ۳۸: (قانون مقدمات مجائین ۱۸۸۳ء)
۱۸۱	۱۰۶	(Statute Law Revision and Civil Procedure Act, 1883)	باب ۴۹: (قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ و ضابطہ دعوائی ۱۸۸۳ء)
۹۶۵	۵۳۶	(Corrupt and Illegal Practices Prevention Act, 1883)	باب ۵۱: (قانون انصاف رشوت ستانی و اعمال ناجائز ۱۸۸۳ء دفعہ ۵۲)
۲۰۵	۱۲۰	دفعہ ۵۹
۲۸۳	۱۶۶	(Bankruptcy Act, 1883)	باب ۵۲: (قانون دیہانگی ۱۸۸۳ء)
۶۰۷	۳۴۴	(Agricultural Holdings (England) Act, 1883)	باب ۶۱: (قانون مزرعہ جات انگلستان ۱۸۸۳ء)
۹۷۶, ۹۷۵	۵۴۲, ۵۳۶	دفعہ ۳۸
۹۷۶, ۱۰۸۷	۵۴۳, ۶۰۹	۴۷ و ۴۸ و کنویریا باب ۱۲ (قانون جاید اوزر نان منگودہ ۱۸۸۴ء)
۹۷۶, ۲۴۱	۵۳۷, ۱۴۲	دفعہ (۱۱)
۹۷۰	۵۳۹	۴۷ و ۴۸ و کنویریا باب ۶۹ (قانون ترمیم تعزیمات ۱۸۸۵ء)
۹۷۰	۵۳۳	دفعات ۱ و ۲
۹۵۸, ۲۲۶	۵۳۲, ۱۴۵	دفعہ (۴)
۹۷۲	۵۴۱	دفعہ (۵)
۵۶۵	۵۳۶	دفعہ (۲۰)
۹۲۲	۵۴۰	

صفحہ اول کتاب صفحات ترجمہ			
۵۶۵	۵۳۶	(Merchandise Marks Act, 1887)	۵۰ واد وکٹوریا باب ۲۸: (قانون نشان ہائے اموال تجارتی سلسلہ) دفعہ (۱۰)۔۔۔
۱۰۸۶	۶۰۹	باب ۳۵: (قانون ضابطہ فوجداری اسکات لینڈ) دفعہ ۳۶۔۔۔۔۔
۹۶۵	۵۳۶	(Coal Mines Regulations Act, 1887)	باب ۵۸: (قانون انضباط معدن ہائے زغال سلسلہ) دفعہ ۶۲
۳۱۶	۱۸۵	(Coroners Act, 1887)	باب ۶۱: (قانون کروئرس سلسلہ) دفعہ (۴)
۲۶۸	۱۶۴	۵۲ واد وکٹوریا باب ۴۳: (قانون عدالت ہائے اضلاع سلسلہ)
۱۱۴	۶۸	دفعات (۱۰۰-۱۰۱)
۶۲۳, ۳۵۸	۲۰۸, ۵۶۹	دفعہ (۱۲۰)
۱۸۳, ۱۸۲, ۶۶	۱۰۹, ۱۰۸, ۴۶	(Oaths Act, 1888)	باب ۴۶: (قانون حلف سلسلہ)
۲۶۳, ۱۸۲, ۱۵۲	۱۵۸	دفعات (۳۰۲)
۲۶۸	۱۵۸	دفعہ (۵۱)
۲۵۸, ۲۵۶	۱۵۲, ۱۵۱	باب ۶۲: (قانون ترمیم قانون ازالہ حیثیت عرفی سلسلہ) دفعہ ۹
۹۶۵	۵۳۶	(Law of Libel Amendment Act, 1888)	۵۲ واد وکٹوریا باب ۱۰: (قانون کثیران حلف سلسلہ) دفعہ ۲
۲۵۸	۱۵۲	(Commissioners of Oaths Act, 1889)	

صفحات اول کتاب	صفحات ترجمه	موضوع	توضیحات
۱۲۳	۴۴	(Arbitration Act, 1889)	باب ۴۹: (قانون ثالثی) دفعات (۱۳ و ۱۴)
۲۸۸	۲۹۵	(Official Secrets Act, 1889)	باب ۵۲: (قانون رازداری) سرکاری (۱۸۸۹) دفعه (۲)
۵۲۳	۲۹۹	(Interpretation Act, 1889)	باب ۶۳: (قانون تعبیر) قوانین (۱۸۸۹) دفعه (۹)
۵۵۱	۳۱۲	(Inland Revenue Regulation Act, 1890)	باب ۵۳ و ۵۴: (قانون انضباط مالیات داخلی) دفعه ۲۲
۶۳۴	۳۵۹	(Statute Law Revision Act, 1890)	باب ۳۳: (قانون نظر ثانی) قوانین موضوعه (۱۸۹۰)
۵۲۴	۳۰۰	(Infectious Disease Prevention Act, 1890)	باب ۳۴: (قانون انستاد) مرض مقیدی (۱۸۹۰)
۳۶۶	۱۵۶	(Statute Law Revision (No. 2) Act, 1890)	باب ۵۱: (قانون نظر ثانی) دفعه (۲) قانون موضوعه (۱۸۹۰) دفعات ۳، ۴
۵۲۴	۳۰۰	(Public Health Acts, Amendment Act, 1890)	باب ۵۹: (قانون ترمیم) قوانین صحت عامه (۱۸۹۰)
۶۱۶	۳۴۹	(Presumption of Life Limitation Act, 1891)	باب ۵۵ و ۵۶: (قانون) تحدید قیاس زندگی (اسکات لیندا) (۱۸۹۱) دفعات ۳ و ۴
۶۱۸	۳۵۰	(Scotland) Act, 1891)	باب ۳۹: (قانون اسکاتلند) (۱۸۹۱)
۳۶۸	۳۶۲ و ۳۶۳		دفعه ۱۴
۶۵۹			
۳۶۸	۳۶۵ و ۳۶۶		
۳۶۰			

صفحات اصل کتاب طبغات ترجمہ			
۹۶۵	۵۳۶	(Public Health (London) Act, 1891)	باب ۷۶: (قانون صحت عامہ) (لندن) ۱۸۹۱ء دفعہ ۱۱۸۔
۹۶۵	۵۳۶	(Betting and Loans (Infants) Act, 1892)	۵۵ و ۵۶ و کٹوریا باب ۴: (قانون) یسرو دیون (متعلق اطفال) ۱۸۹۲ء دفعہ (۶)
۱۰۳۱، ۱۰۴۹	۵۸۶	باب ۱۹: (قانون نظر ثانی) قانون موضوعہ ۱۸۹۲ء
۱۸۵	۱۱۰	(Witnesses (Public Inquiries Protection Act, 1892)	باب ۶۴: (قانون حفاظت گواہان) (بہ تحقیقات عامہ) ۱۸۹۲ء
۱۰۵۲	۵۸۸	(Sale of goods Act, 1893.)	۵۶ و ۵۷ و کٹوریا باب ۷۱: (قانون) بیع اشیا ۱۸۹۳ء
۸۴، ۸۲	۵۰، ۴۹	دفعہ ۴
۱۰۹۲	۶۱۳	دفعہ ۲۴
۱۰۸۷	۶۰۹	(Prevention of Cruelty to Children Act, 1894)	۵۷ و ۵۸ و کٹوریا۔ باب ۱۴: (قانون) انسداد ویرجی بہ اطفال ۱۸۹۴ء
۹۷، ۵۶۵	۵۴۱، ۵۳۹، ۵۳۶	دفعہ ۱۲
۹۷			
۵۶۵	۵۳۶	(Diseases of Animals Act, 1894.)	باب ۵۷: (قانون امراض جانوران) ۱۸۹۴ء دفعہ ۵۷
۷۹	۴۷	(Merchant Shipping Act, 1894)	باب ۶۰: (قانون) جہاز رانی تاجران ۱۸۹۴ء دفعہ ۲۴۔

صفحات اہل کتب و صفحات ترجمہ	صفحہ	موضوع	ترجمہ
۴۰۲	۴۱۵	دفعہ ۱۲۳	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۲۵۴	
۲۰۵	۳۵۲	دفعہ ۶۹۲	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۵۸ و ۵۹ و کٹوریا - باب ۲۲: (قانون ترمیم قانون ضابطی ۱۸۹۵ء)	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۵	
۵۳۶	۵۶۵	باب ۲۸: (قانون انذار غلط اطلاع دہی متعلق یہ آتش زدگی ۱۸۹۵ء)	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۲	
۵۳۶	۵۶۵	باب ۳۴: (قانون کارخانہ جات و ورکشاپ ۱۸۹۵ء)	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۲۹	
۵۳۶	۵۶۵	باب ۴۰: (قانون انذار رشوت ستانی و اعمال ناجائز ۱۸۹۵ء)	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۲	
۱۰۴	۱۴۹	۶۰ و ۶۱ و کٹوریا - باب ۱۴: (قانون عنوانات مختصر ۱۸۹۶ء)	
۵۳۶	۵۶۵	۶۰ و ۶۱ و کٹوریا - باب ۶۰: (قانون انذار و حادثات پر چوکریں ۱۸۹۶ء)	
۵۳۶	۵۶۵	دفعہ ۵	
۵۳۶	۵۶۵	۶۲ و ۶۱ و کٹوریا - باب ۳۶: (قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۵ء)	
۱۰۸۴	۱۰۴	(Criminal Evidence Act, 1898)	

صفحات اصل کتاب		اصول شہادت	
۱۰۴۹	۵۸۶	(Costs in Criminal Cases Act, 1908)	۸۔ ایڈورڈ ہفتم باب ۱۵: (قانون اخراجات مقدمات نویداری) ۱۹۰۸ء دفعہ (۱)
۹۷۰	۵۳۹	(Incest Act, 1908)	باب ۴۵: (قانون کوٹرگن ریازناہ محارم شرعی) ۱۹۰۸ء دفعہ (۲)
۱۵۴	۹۴	دفعہ (۵)
۱۵۴	۹۲	(Children Act, 1908)	باب ۶۷: (قانون اطفال) ۱۹۰۸ء دفعہ (۱۱)
۲۴۶	۱۴۵	دفعات ۱۴-۲۸-۲۹-۳۰
۶۰۷	۳۴۳	(Companies (Consolidation) Act, 1908)	باب ۶۹: (قانون تدوین قوانین کمپنیاں) ۱۹۰۸ء جدول (۱) فقرہ (۱۱۰)
۱۸۵	۱۱۰	(Oaths Act, 1909)	۹۔ ایڈورڈ ہفتم باب ۳۹: (قانون حلف) ۱۹۰۹ء
۲۵۵	۱۵۰	دفعہ (۲)
۲۵۸	۱۵۲	دفعہ (۳)
۳۲۱، ۶۸	۱۳۰ و ۴۱	(Perjury Act, 1911)	۱۰۔ جارج پنجم باب ۶: (قانون دروغ حلفی) ۱۹۱۱ء
۱۰۵۰ و ۶۸	۵۸۷ و ۴۱	دفعہ (۱)
۷۷	۴۶	دفعہ (۵)
۱۰۵۰	۵۸۷	دفعہ (۹)
۹۴۳	۵۸۷ و ۵۲۲	دفعہ (۱۳)
۱۰۵۰		

صفحہ اول کتاب	صفحات	ترجمہ
۳۵۱	۱۴۸	(Criminal Justice Administration Act, 1914.)
۲۸۱	۱۶۶	
۹۶۳	۵۳۹	
۳۳۳	۱۹۵	(Indictments Act, 1915)
۴۴۸	۲۵۹	
۳۳۳	۱۹۵	
۲۰۷	۲۳۶	(Larceny Act, 1916)
۹۷۰	۵۳۹	
۴۴۶	۲۵۸	
۳۴	۲۱	(Representation of People Act, 1918)
۱۸۵		(Tribunals of Enquiry (Evidence) Act, 1921)

۴ و ۵ جارج پنجم - باب ۵۰: (قانون)
عدالت کسری فوجداری ۱۹۱۴ء
دفعہ (۲۸۰)

۵ و ۶ جارج پنجم - باب ۵۰: (قانون)
چالاناست ۱۹۱۵ء
دفعہ (۴۲)

دفعہ (۵۰)

۶ و ۷ جارج پنجم - باب ۵۰: (قانون)
سرقت ۱۹۱۶ء

دفعہ (۴۳)

دفعہ (۴۴)

۸ و ۹ جارج پنجم - باب ۶۲: (قانون)
نسبیت کی احکام ۱۹۱۸ء
دفعہ (۴۲)

۱۱ جارج پنجم - باب ۷: (قانون)
شہادت عدالت ہائے تحقیقات
۱۹۲۱ء

فهرست مقدمات

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
A. v. A.	۱۵۳	۹۲
Abignye v. Clifton	۲۸۹	۱۷۱
Abrath v. N. E. Ry. Co.	۲۲۸-۱۱۷	۶۰، ۴۵۴
Adams v. Canon	۱۴۳	۹۷
Adams v. Lloyd,	۱۹۹-۱۹۷	۱۱۷، ۱۱۷
Adamson, In re,	۹۰۷	۳۲۳
Addington v. Clode,	۵۴۹	۳۲۳
Aldersey, In re, Gibbon v. Hall	۴۲۰	۳۵۱
Alderson v. Clay	۴۰۵	۳۲۳
Aldous v. Cornwall	۱۰۵۱-۳۶۶	۲۱۳، ۵۸۸
Allen v. Flood	۱۳۸	۸۳
Alsop v. Bowtell	۲۸۹	۱۷۱
Amos v. Hughes	۲۲۲-۲۲۸	۲۲۸، ۲۵۰، ۲۵۱
	۱۰۵۵-۲۳۲	۵۹۰
Auderson v. Weston,	۴۰۷-۴۰۵	۳۲۳، ۲۲۲
Andrews v. Hailes	۴۱۵	۳۶۵
Annesley v. Anglesea (Earl)	۴۹۲-۲۵۹	۲۶۵، ۲۸۳
	۴۹۹-۴۲۵	۳۵۲، ۲۹۵
Annon	۲۷۹-۱۴۱-۱۵۹	۹۵، ۹۷، ۱۴۵
	۴۱۲-۳۲۲-۲۸۲	۱۴۷، ۱۹۶، ۲۲۷
	۴۷۷	۲۵۵

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۴۵۸	۴۴۸	Antony Birrel & Co, In re,
۴۳۹, ۴۴۷	۲۵۳, ۲۵۴	Apothecaries Co. v. Bentley,
۵۹۳	۳۳۷	Apperley v. Gill.
۵۳۷	۳۰۷	Aram's Case
۶۴۷	۳۹۹	Armistead v. Wilde
۶۲۵	۳۵۴	Armory v. Delamire.
۵۸۹	۴۳۳	Arnold v. Blaker
۷۳۱	۴۱۳	Arnott v. Hayes,
۱۰۰۵	۵۵۹	Ashby v. Bates
۱۹۹	۱۱۷	Aston, Ex Parte, In re Mexican etc. & Co.
۶۳۹	۳۹۰	Atlanta, The,
۵۵۶	۳۱۷	Atkins (Taylor d.) v. Horde
۳۶۳	۴۱۲	Atlee v. Blackhouse
۸۹۰	۴۹۹	Att.-Gen. v. Bryant
۶۴۳	۴۹۴	Att.-Gen. v. Emerson
۱۰۱۵, ۹۸۵, ۴۸۸	۴۹۴, ۵۰۴, ۵۰۵	Att.-Gen. v. Hitchcock
۷۴۵	۴۴۱	Att.-Gen. v. Kohler
۶۱۰	۳۴۶	" v. Parnther.
۴۱۰, ۲۹۱, ۲۸۸	۱۷۰, ۱۷۲, ۲۳۸	" v. Radloff
۶۲۷, ۵۹۳	۳۳۷, ۳۵۵	" v. Windsor (Dean).
۵۳۳	۳۰۵	Aubert v. Walsh
۲۷۹	۱۶۵	Audley's (Lord) Case
۶۲۱	۵۱۳	Australasia (Bank) v. Nias
۵۴۲	۳۱۰	Aylesford Peerage Case

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۲۸۶	۱۶۹	BABBAGE v. Babbage,
۸۰۹	۴۵۴	Baildon v. Walton,
۵۶۹	۳۲۴	Bailey v. Appleyard,
۶۱۴	۳۴۸	" v. Hammond,
۴۲۸	۲۴۸	Baker v. Batt
۳۷۷	۲۱۹	" v. Denning
۶۰۵	۳۴۳	" (Goodtittle d) v. Milburn
۹۱۴	۵۰۹	Ballantyne v. Mackinnon.
۶۴۳	۳۶۴	Ballard v. Dyson
۵۷۵, ۵۷۳	۳۲۶, ۳۲۷	Balston v. Bensted
۴۱۲, ۵۷۵	۳۴۷, ۳۳۹	Bamfield v. Massey
۵۴۴, ۵۴۲	۳۱۰, ۳۱۱	Banbury Peerage Case
۹۲۱	۵۱۳	Bandon (Earl) v. Becher.
۳۷۴	۲۱۷	Bank Prosecutions, The
۶۱۰, ۲۳۲	۱۳۷, ۳۴۶	Banks v. Goodfellow
۶۱۴ ۴۲, ۱۴۰ ۲۸۲, ۲۷۹	۳۴۸ ۴۴ ۱۴۵, ۱۴۸	Banning (Doe d.) v. Griffin. Barbat v. Allen,
۵۹۶	۳۳۸	Barber v. Whiteley
۵۵۶	۳۱۷	Barker v. Keete
۶۳۰	۳۵۷	" v. Ray
۸۱۸	۴۵۹	Barnes v. Trompowsky
۴۸۱	۲۷۷	Barnett v. Guildford (Earl)
۵۸۸, ۵۸۶	۳۳۳, ۳۳۲	Barraclough v. Johnson

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۶۴۱	۳۹۳	Barrett (Doe d.) v. Kemp
۶۴۵	۳۹۵	Barron v. Willis
۲۴۸	۲۴۸	Barry v. Butlin
۲۲۷	۲۴۸	Bartholomew v. George
۹۵۹	۱۳۲	" v. Menzies
۵۹۹	۵۳۳	Bartlett v. Downes
۲۱۵, ۱۱۷	۳۴۰	" v. Smith
۲۳۲	۷۰, ۱۲۶	Bate v. Hill
۹۲۱	۲۳۷	Bater v. Bater
۸۲۰	۵۱۳	Bates v. Townley
۱۰۷۰	۴۶۰	Bather (Doe d.) v. Brayne
۱۵۶	۵۹۹	Bauerman v. Radenius
۵۸۸	۹۲	Baxter v. Taylor
۴۰۳	۳۳۴	Baxter's Case
۵۹۳	۳۳۴	Bayley v. Drever
۵۴۳, ۵۴۵, ۵۴۷	۳۳۷	Bealey v. Shaw
۵۴۰	۳۳۹, ۳۴۲, ۳۴۴	Beamish v. Beamish
۶۴۸	۳۴۸	Beanland (Doe d.) v. Hirst
۱۱۷	۳۵۹	Beaufort (Duke.) v. Crawshay
۲۹۱	۷۰	Beaumont v. Perkins
۷۹۸, ۷۸۱	۲۲۷	Beck's Case
۷۷۲	۲۲۲, ۲۲۸	Beckwith v. Sydebottom
۵۷۸	۲۳۶	Bedle v. Beard
۳۵۹	۳۲۹	Beech v. Jones
	۲۰۹	

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۴۲۸	۴۴۸	Belcher v. M'Intosh
۷۲۱	۴۰۸	Bellamy's Case
۶۴۳	۳۹۴	Belmore (Countess) v. Kent County Council
۶۳۶	۳۹۰	Bempde v. Johnstone
۶۱۴	۳۴۸	Benjamin, In re, Neville. v. Benjamin
۹۸۵	۵۴۸	Bennett v. Griffiths
۳۰۴	۱۷۸	Bennett v. Hartford
۱۱۷	۷۰	Bennison v. Jewison
۲۴۱	۱۳۰	Bent v. Baker
۷۴۵, ۲۹۳	۱۷۳, ۲۴۱	Berkeley Peerage Case
۶۴۱	۳۹۳	Berridge v. Ward
۶۴۱	۳۹۳	Berridge and Goodman's Case
۵۵۰, ۵۴۸	۳۱۳, ۳۱۴	Berryman v. Wise
۴۳۲	۲۵۰	Betty v. Dormer
۹۵۷	۵۳۲	Bessela v. Stern
۳۱۵	۱۸۵	Beverley's Case
۷۵۱	۴۲۴	Bewley v. Atkinson
۶۲۵	۴۵۴	Beynon, In the Goods of
۶۱۰, ۴۷۶	۳۷۴, ۳۷۶	Bickerton v. Walker
۷۵۸	۴۴۸	Bidder v. Bridges
۵۹۹	۳۲۴	Biddulph v. Ather
۵۱۶	۲۹۸	Bilbie v. Lumley
۹۲۱	۵۱۳	Birch v. Birch
۳۷۰	۲۱۵	Birchall v. Bullough

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Bird v. Brown.....	۲۷۸	۲۸۳
Bird v. Higginson.....	۵۵۹	۱۰۰۵
Birt v. Barlow.....	۳۰۹	۵۲۰
Blackborne v. Blackborne.....	۱۶۹	۲۸۶
Blackburn v. Mason.....	۲۱۳	۳۶۶
Blackham's Case.....	۵۰۸	۹۱۲
Blake v. Usborne.....	۳۲۹	۵۷۸
Blanchet v. Foster.....	۳۵۵	۶۲۷
Blandy's Case.....	۳۹۵	۶۹۹
Blandy-Jenkins v. Dunraven (Earl)....	۲۲۳	۷۲۹
Blatch v. Archer.....	۳۰۷	۵۳۷
Blewett v. Tregoning.....	۳۲۲, ۳۳۰	۵۸۰, ۵۹۵
Bluck v. Gompertz.....	۳۳۲	۵۸۷
Blundell v. Catterall.....	۵۲۷	۹۸۴
Blurton v. Toon.....	۳۶۲	۶۲۰
Boardman v. Boardman.....	۲۰۴	۳۵۰
Boileau v. Rutlin.....	۱۶۹	۲۸۶
Bonelli, In the Goods of.....	۲۶۵	۸۲۹
Bonnard v. Perryman.....	۲۳۷	۷۷۴
Bonnard v. Perryman.....	۲۲۸	۷۵۸
Boorn's Case.....	۲۸۳	۸۶۵
Booth v. Millns.....	۵۵۹	۱۰۰۵
Boulter v. Peplow.....	۲۵۷	۸۱۴
Bowerman (Doe d.) v. Sybourn.....	۳۳۸, ۳۴۰	۵۹۹, ۵۹۵
Bowley (Doe d.) v. Barnes.....	۳۱۴	۵۵۰

Boyle V. Tamlyn	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Boyle v. Wiseman	۴۰۳، ۴۵۵	۸۱۱، ۵۲۲، ۱۱۴
Bradford's Case	۱۹۰، ۲۸۷	۶۸۵ و ۳۲۳
Bradlaugh v. De Rin	۲۱۲	۳۶۸
Brady v. Cubitt	۲۹۱	۵۰۷
Brandford v. Freeman	۵۵۹	۱۰۰۵
Brandon (Doe d.) v. Calvert	۳۲۷	۶۱۲
Breekon v. Smith	۴۹۰	۸۲۰
Bree v. Beck	۳۲۲	۵۶۵
Bree (Roe d.) v. Lees	۳۲۲	۶۰۳
Brembridge v. Osborn	۳۲۷	۶۱۲
Bremner v. Hull	۴۲۶	۷۵۲
Breton v. Cope	۳۰۵	۵۳۳
Bridger (Doe d.) v. Whitehead	۲۵۲	۴۳۹
Bridgwater Trustees v. Bootle-cum-Linacre	۲۶۲	۶۲۰
Briggs v. Wilson	۳۲۲	۶۰۷
Bright v. Walker	۳۲۵، ۳۲۶	۵۷۳، ۵۷۱
Brighton Ry. Co. v. Fairclough	۳۳۰، ۳۳۲	۵۸۹، ۵۸۰
Brinkman v. Matley	۳۱۵	۵۵۶
Bristol's (Earl) Case	۳۶۲	۶۲۰
Bristow v. Sequeville	۱۷۲	۲۹۱
Bristow v. Sequeville	۴۳۷	۷۷۲
British American Telegraph Co. v.	۳۱۲	۵۵۰
Colson		
British Museum v. Finnis	۳۳۳	۵۸۶
Broad v. Pitt	۵۰۰	۸۹۸

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۹۳۱,۳۲۹	۱۹۳,۵۱۸	Brook's Case
۳۱۸	۲۲۱	Brookbard v. Woodley
۶۲۲	۳۵۲	Broughton v. Randall
۶۰۵	۳۲۳	Brown v. Brown
۸۹۴	۴۹۸	Brown v. Foster
۶۲۶	۳۶۵	" v. New Zealand (Att.-Gen.)
۷۱۸	۴۰۶	" v. Woodman
۹۲۲	۵۱۳	Brownsword v Edwards
۶۳۶	۳۶۰	Bruce v. Bruce
۷۲۱	۴۰۸	" v. Nicolopulo
۵۷۸,۵۰۳	۲۸۹,۳۲۹	Brune v. Thompson
۵۹۹	۳۴۰	" (Doe d.) v. Martyn
۳۸۳	۲۲۲	" (Roe d.) v. Rawlings
۶۳۴	۳۵۹	Brunswick (Duke) v. Hanover (King)
۸۴۰	۴۷۰	Bryan (Doe d.) v. Bancks
۵۶۹,۵۰۷	۲۹۱,۳۲۲	Bryant v. Foot
۳۷۷	۲۱۹	Bryce, In the Goods of
۳۰۵	۱۸۰	Buccleuch (Duke) v. Met. Board of
۸۹۴	۴۹۸	Works
۴۱۱	۳۳۸	Bullivant. v. Victoria (Att.-Gen.)
۹۹۴	۵۵۳	Burdett (Doe d.) v. Wright
۵۲۲	۳۱۰	Burgess's Case
۴۸۳	۲۷۸	Burnaby v. Baillie
		Buron v. Denman

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
Burr v. Harper	۳۸۱ و ۳۶۹	۲۲۰ و ۲۲۱
Burrell v. Nicholson	۱۰۰ و ۵	۵۵۹
Bursill v. Tanner	۳ و ۲۳	۲۰۰
Barton v. Plummer	۳ و ۵۹	۲۰۹
" v. Thompson	۵۰ و ۳	۲۸۹
Bury v. Pope	۵ و ۶۸	۲۲۳
Bury St. Edmonds witches' Case	۵ و ۷۸	۲۸۸
Bushell's Case	۱۷۹ و ۱۷۴	۱۰۳ و ۱۰۴
Butler v. Ford	۵ و ۵۱	۳۱۴
Butler v. Moore	۸۹۸ و ۸۵۹	۴۹۹ و ۵۰۰
Butler v. Mountgarrett (Lord)	۷۴۹ و ۶۰۵	۳۴۳ و ۳۲۱
" and Baker's Case	۲۸۰	۲۷۹
Buxton v. Cornish	۳ و ۵۷	۲۰۸
Byerley v. Windus	۵ و ۷۹	۳۲۹
Byrne v. Boadle	۴ و ۹۶	۲۸۵
Byron (Lord) (Keene d.) v. Deardon	۵۹۸ و ۵۹۶	۳۳۸ و ۳۳۹
C. V. C.	۱ و ۵۴	۹۲
Cadge, In the Goods of	۳ و ۶۸	۲۱۴
Cadwalader (Doe d.) v. Price	۶۰ و ۱	۳۴۱
Calcraft v. Guest	۸۹۴ و ۳۴۴	۲۰۱ و ۲۹۸
Calder v. Rutherford	۴ و ۳۶	۲۵۲
Caldecott (Doe d.) v. Johnson	۴ و ۲۹	۲۴۸
Call v. Dunning	۸ و ۱۸	۲۵۹
Calvin's Case	۱۲۵ و ۱۰۶	۶۳ و ۷۵

صفحات ترجہ	صفحات اصل کتاب	
۷۴۸	۴۲	Camoy's Peerage Case
۵۷۳	۳۲۶	Campbell v. Wilson
۵۶۴	۳۲۱	Canham v. Fisk
۱۷۰	۱۰۱	Canning's Case
۱۳۸	۸۳	Card v. Case
۳۹۱، ۳۷۸	۲۲۷، ۲۱۹	Carey v. Pitt
۶۴۳	۳۶۴	Carlisle (Mayor) v. Graham
		Carmarthen & Cardigan Ry. Co. v.
		Manchester & Milford Ry Co.
۷۶۴	۴۳۱	Carnarvon (Earl) v. Villebois
۵۳۹	۳۰۸	Carpenter v. Buller
۸۳۲	۴۶۶	Carpenters' Co v. Hayward
۱۱۵	۶۹	Carratt v. Morley
۵۵۴	۳۱۶	Carsewell's Case
۳۹۵	۲۲۹	Carter v. Boehm
۷۷۳	۴۳۶	" v. Jones
۱۰۰۳، ۱۰۰۱	۵۵۸، ۵۵۷	" v. Murcot
۶۴۰	۳۶۳	" v. Pryke
۲۰۵	۲۳۵	Cartwright v. Green
۱۹۷	۱۱۶	Cary v. Gerish
۵۳۳	۳۰۵	Cashill v. wright
۶۴۸	۳۶۶	Castrique v. Imrie
۹۲۰ و ۹۱۸	۵۱۲ و ۵۱۱	Castro v. Murray
۷۸۷	۴۴۳	" v. Reg.
۷۸۷، ۷۸۷	۴۲۲، ۴۴۳	

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۵۴۱	۳۰۹	Catherwood v. Caslon
۵۵۴	۳۱۶	Caunce v. Rigby
۵۷۸	۳۲۹	Chad v. Tilsed
۵۴۸	۳۱۳	Chamberlain (Rees d.) v. Lloyd
۹۴۳, ۹۴۱	۵۲۲, ۵۲۳	Champney's Case
۱۰۰۰	۵۵۶	Chandler v. Horne
۸۳۷, ۸۳۶	۲۶۸, ۲۶۹	Channing's Case
۵۶۶	۳۳۸	Chapman v. Beard
۵۶۶	۳۲۲	Chapman v. Monson
۵۶۶	۳۲۲	" v. Smith
۱۰۰۰	۵۵۶	Charnock v. Dewings
۹۸۲	۵۴۶	" v. Lumley
۹۷۵, ۹۷۳	۵۴۲, ۵۴۱	" v. Merchant
۱۶۷	۹۹	Charnock's Case
۸۹۰, ۸۸۸	۲۹۵, ۲۹۶	Chatterton v. India (Sec. of State) ...
۹۸۴	۵۴۷	Child (Doe d.) v. Roe
۳۲	۲۱	Chorlton v. Lings
۳۵۹	۲۰۹	Church (Doe d.) v. Perkins
۸۳۳	۲۶۷	Citizens' Bank of Louisiana v. First National
۹۹۴	۵۵۳	Bank of New Orleans
۲۰۹	۲۳۷	Clack v. Clack
۲۸۵, ۲۶۸	۲۷۹, ۱۵۸	Clark v. Periam
۸۳۳	۲۶۷	Clarke v. Bradlaugh
		" v. Hart

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۴۴۶	۳۶۵	Clayton v. Corby
۸۹۲ و ۱۵۱۳	۴۰۱ و ۱۲۹	Cleave v. Jones
۳۸	۴۹۷ ۲۳	Clegg v. Levy
۹۵۰	۵۲۸	Clipping's Case
۳۶۸	۲۱۴	Closmadeuc v. Carrel
۴۲۷	۲۴۷	Clunnes v. Pezzey
۱۰۰۰ و ۲۹۸	۱۷۹ و ۵۵۶	Cobbett v. Hudson
۶۰۸	۳۴۵	Cockman v. Farrer
۵۷۱	۳۲۵	Codling v. Johnson
۶۴۸	۳۶۶	Coggs v. Bernard
۶۴۰	۳۶۲	Cohen v. Hinckley
۶۰۵	۳۴۳	Colberg, In the Goods of
۹۵۸	۵۳۲	Cole v. Manning
۸۷۹	۴۹۰	Coleman's Case
۸۳۶ و ۱۸۵	۱۱۰ و ۴۶۸	Collins v. Blantern
۸۷۱	۴۸۶	" v. Collins
۸۴۶	۴۶۳	" v. Mortin
۲۹۳	۱۷۳	Collins' Case
۵۸۵	۳۳۲	Colls v. Home and Colonial Stores
۶۱۳	۳۴۷	Colsell v. Budd
۲۵۷ و ۲۱۸	۱۲۸ و ۱۵۲	Colt v. Dutton
۴۴۰	۲۵۵	Commonwealth v. Thurlow
۶۶۶	۳۷۷	" v. Webster
۱۶۰	۹۵	Compton's Case

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۳۹۵, ۳۹۳	۲۲۸, ۲۲۹	Constable v. Steibel
۱۰۰۰	۵۵۶	Constance v. Brain
۶۱۸	۴۰۶	Cook v. Hearn
۱۰۰۰	۵۵۶	Cook v. Neathercote
۵۹۶	۳۳۸	„ v. Soltan
۸۲۲	۴۶۱	Cook's Case
۳۶۰	۲۱۵	Coolgardie Goldfields, In re
۵۸۳	۳۳۲	Cooper v. Hubbock
۹۱۶	۵۱۰	„ v. Langdon
۱۳۷	۸۲	„ v. Slade
۶۱۳	۳۴۶	„ v. Turner
۱۰۰۳, ۱۰۰۱	۵۵۶, ۵۵۸	„ v. Wakley
۹۰۹	۵۰۶	Cope v. Cope
۸۶۱	۴۸۶	Copinger v. Norton
۳۶۰	۲۱۵	Coppock v. Bower
۸۰	۴۸	Cork v. Baker
۸۳۳	۴۶۶	Cornish v. Abington
۵۹۴	۳۳۶	Corporations' Case
۵۷۹	۳۲۹	Corven's Case
۸۱۸	۴۵۹	Cory v. Bretton
۱۰۰۱	۵۵۷	Cotton v. James
۶۰۱, ۵۹۹	۳۴۰, ۳۴۱	Cottrell v. Hughes
۱۰۶۱	۵۶۲	Courteen v. Touse
۲۵۳	۱۵۰	Cowan v. Milbourn

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۴۴۰	۳۵۵	Cowper v. Cowper (Earl)
۱۱۷	۷۰	Cox v. English Bank
۶۲۲	۳۵۲	Coye v. Leach
۸۷۱	۲۸۶	Crawford v. Crawford
۷۲۲	۲۰۹	Crawford Peerage Case
۷۲۵, ۵۶۰	۳۱۹-۳۲۱	Crease v. Barrett
۹۹۲	۵۵۲	Crerar v. Sodo
۲۷۱	۱۶۰	Creswick's Case
۵۹۲	۳۳۷	Crimes v. Smith
۹۱۸	۵۱۱	Crippen, Re
۵۵۶	۳۱۷	Crisp v. Anderson
۷۲۷	۲۲۲	Crispin v. Doglioni
۸۰۲	۲۵۰	Croft v. Lumley
۶۲۶	۳۶۵	" v. (Doe d.) v. Tidbury
۵۷۶, ۵۶۷	۳۲۸, ۳۲۳	Cross v. Lewis
۵۹۰	۳۳۵	Coossley v. Lightowler
۷۲۷	۲۲۲	Crouch v. Hooper
۱۰۵۲, ۷۲۹	۵۸۹, ۲۲۳	Croughton v. Blake
۵۲۷	۳۰۴	Croxton v. May
۶۲۲	۳۶۲	Cubitt v. Porter
۹۶۱	۵۳۲	Curtis v. Curtis
۱۰۰۲	۵۵۷	" v. Wheeler
۸۲۸	۲۶۲	Cuthbertson v. Irving
۳۹۸	۱۷۶	Cuts v. Pickering

مقدمات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
DA' COSTA v. Jones	۵۰۶	۹۱۰
Daines v. Hartley	۴۳۵	۷۷۱
Dalrymple v. Dalrymple	۳۴۲	۶۰۳
Dalston v. Coatsworth	۳۵۵	۶۲۷
Dalton v. Angus	۲۸۸	۵۰۱
Daly v. Thompson	۴۷۰	۸۳۹
Damaree & Purchase's Case	۴۱۷	۷۳۸
Dane v. Kirkwall (Lady)	۵۱۲	۹۲۰
Darby v. Ouseley	۴۵۳, ۵۵۵ ۵۶۰	۹۹۸, ۸۰۰ ۱۰۰۷
Dartmouth (Countess) v. Roberts	۳۳۸, ۲۸۷	۵۹۹, ۴۹۹
Darwin v. Upton	۳۲۹, ۳۲۷	۵۷۹, ۵۷۵
Davidson v. Cooper	۲۱۴	۲۶۸
Davies v. Lowndes	۴۲۱	۷۲۵
" v. Roper	۲۹۰	۵۰۵
" v. Stephens	۳۲۳	۵۶۷
Davis v. Dinwoody	۱۹۵	۲۷۹
" v. Lloyd	۴۲۴	۷۵۱
Dawes v. Hawkins	۳۳۵	۵۹۰
Dawkins v. Rokeby (Lord)	۱۱۴, ۲۹۵	۸۸۹, ۱۹۲
Dawson v. Norfolk (Duke)	۳۲۸	۵۷۷
Day v. Williams	۲۸۷, ۳۲۱	۶۰۱-۵۰۰
De Bode's (Baron) Case	۴۳۷	۷۷۵
De Compton's Case	۹۵	۱۶۰
De Haber v. Portugal (Queen)	۳۵۹	۶۳۲

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۳۷۹	۲۱۸	De La Motte's Case
۸۵۵	۴۷۷	De Praslin's (Duc) Trial
۳۶۸	۴۱۴	Deakin v. Penniall
۲۹۵	۱۷۴	Deane v. Packwood
۶۹۸	۳۹۴	Delahunt's Case
۵۵۴	۳۱۶	Dempster v. Purnell
۸۷۵	۴۸۸	Devon Witches' Case
۱۴۰	۸۴	Dewdney v. Palmer
۴۳۵	۲۵۲	Dickson v. Evans
۶۰۴	۳۴۲	Digby v. Atkinson
۵۹۴	۳۳۶	Ditcham v. Bond
۴۱۲, ۴۰۹	۲۳۹, ۲۳۷	Dodd v. Norris
۶۱۴, ۳۴۸	۲۰۳, ۳۴۸	Doe d. France v. Andrews
۸۴۰	۴۷۰	" " Bryans v. Bancks
۵۵۱	۳۱۴	" " Bowley v. Barnes
۱۰۵۳	۵۸۹	" " Thomas v. Beynon
۵۵۶	۳۱۷	" " Lewis v. Bingham
۵۵۱	۳۱۴	" " James v. Brawn
۱۰۰۵	۵۵۹	" " Bather v. Brayne
۶۱۲	۳۴۷	" " Brandon v. Calvert
۳۶۷	۲۱۳	" " Tatum v. Catomore
۵۴۸	۳۱۳	" " Wilkins v. Cleveland (Morquis)
۵۹۲, ۵۰۱	۳۳۶, ۲۸۸	" " Hammond v. Cooke
۳۸۳, ۱۱۷	۷۰۵, ۲۶۳	" " Jenkins v. Davies
۳۹۰	۲۶۶	

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۴۹, ۳۹۳	۲۲۸, ۳۱۳	Doe d Lewis v. Davies
۶۱۵	۳۲۸	" " Lloyd v. Deakin
۵۴۱	۳۰۹	" " Fleming v. Fleming
۷۱۸	۲۰۶	" " Wartney v. Grey
۶۱۲	۳۲۸	" " Banning v. Griffin
۶۲۲, ۵۰۷	۲۹۱, ۳۹۳	" " Harrison v. Hampson
۵۹۲, ۵۹۰	۳۳۵, ۳۳۶	" " Putland v. Hilder
۶۰۰, ۵۹۸	۳۳۹, ۳۴۰	" " Beanland v. Hirst
۶۲۹	۳۵۶	" " George v. Jesson
۶۱۵	۳۲۸	" " Caldecott v. Johnson
۶۲۶	۳۶۵	" " Whittick v. Johnson
۶۲۲	۳۶۳	" " Barrett v. Kemp
۵۹۸	۳۲۹	" " Egremont (Lord) v. Langdon
۴۲۵, ۱۳۰	۷۸, ۲۲۶	" " Welsh v. Langfield
۵۹۹	۳۴۰	" " Brune v. Martyn
۵۵۶	۳۱۷	" " Griffin v. Mason
۵۹۶	۳۳۸	" " Mason v. Mason
۶۲۰	۳۵۱	" " Knight v. Nepean
۳۸۳	۲۲۲	" " Perry v. Newton
۳۶۸	۲۱۲	" " Shallcross v. Palmer
۶۲۲, ۶۲۲	۳۶۳, ۳۶۲	" " Pring v. Pearsey
۳۵۹	۲۰۹	" " Church v. Perkins
۶۰۱	۳۴۱	" " Cadwalader v. Price
۵۴۵	۳۱۱	" " Fishar v. Prosser

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۹۰۱	۳۴۱	Doe & Newman v. Putland
۵۰۲ و ۵۰۰	۲۸۸ و ۲۸۴	" " Fenwick v. Reed
۵۶۶	۳۲۸	" " Roberts v. Roberts
۸۴۰	۴۶۰	" " Child v. Roe
۹۸۴	۵۴۶	" " Gilbert v. Ross
۱۳۰ و ۱۲۸	۶۶۶ و ۶۶۰	" " Worcester Trustees v. Rowlands
۶۱۸ و ۳۴۳	۴۰۶ و ۴۰۴	" " Graham v. Scott
۱۰۵۵ و ۶۲۰	۵۹۰	" " Hodsden v. Staple
۱۰۰۵ و ۴۲۸	۵۵۹ و ۲۲۸	" " Mudd v. Suckermore
۵۹۶	۳۳۸	" " Bowerman v. Sybourn
۶۰۰ و ۵۹۸	۳۳۹ و ۳۳۰	" " Tilman v. Tarver
۳۶۹ و ۳۶۴	۲۱۹ و ۲۲۰	" " Wright v. Tatham
۳۸۳ و ۳۸۱	۲۲۱ و ۲۲۲	" " Croft v. Tidbury
۳۹۶ و ۳۹۰	۲۳۰ و ۵۸۹	" " Patteshall v. Turford
۱۰۵۳	۳۳۸ و ۳۳۰	" " Norton v. Webster
۵۹۹ و ۵۶۴	۲۲۲ و ۲۲۳	" " Bridger v. Whitehead
۳۸۵ و ۳۸۳	۲۲۳ و ۲۲۲	" " Dunraven (Earl) v. Williams
۶۳۶	۴۱۴	" " Oldham v. Wooley
۶۴۶	۳۴۵	" " Burdett v. Wright
۶۵۱ و ۶۰۸	۳۴۵ و ۲۲۲	" " Shewen v. Wroot
۲۱۵	۱۲۶	Donellan's Case
۴۳۹	۲۵۴	
۶۴۲ و ۵۹۲	۳۴۳ و ۳۳۲	
۵۹۶	۳۳۸	
۵۹۶	۳۳۸	
۵۰۰	۴۸۶	
۶۰۰ و ۶۶۱	۳۶۸ و ۳۹۵	
۶۸۳	۴۴۱	

صفحہ ترجمہ	صفحہ اصل کتاب	
۶۰۲	۳۹۶	Doue's Case
۶۳۸	۳۶۱	Douglas v. Sougall
۶۳۱، ۵۲۸	۳۰۲، ۳۵۶	Douglas Case
۶۲۰	۳۵۱	Doyle v. City of Glasgow Life, & Co.
۸۹۶، ۸۹۲	۲۹۶، ۲۹۹	Du Barre v. Livette
۸۹۸	۵۰۰	
۳۳۴	۱۹۱	Du Moulin's Case
۱۱۵	۶۹	Dublin etc. Railway Company v. Slattery
۶۳۸	۳۶۱	Dudgeon v. Pembroke
۳۰۲	۱۶۸	Dunbar v. Parks,
۱۳۵	۸۱	Duncombe v. Daniell
۶۰۶	۳۲۴	Dunlop v. Higgins
۸۶۶	۲۸۹	Dunlop's Case
۲۹۵، ۲۹۶	۱۶۲، ۱۶۵	Dunn v. Packwood
۵۹۲	۳۳۶	Dunraven (Earl) (Doe d.) v. Williams
۶۲۲	۳۶۳	
۶۲۳	۲۲۰	Dunraven (Lord) v. Llewellyn
۶۱۸، ۸۹۴	۲۰۶، ۲۹۸	Dwyer v. Collins
۱۰۵۵	۵۹۰	
۳۵۹	۲۰۹	Dyer v. Best
۲۶۱	۱۶۰	Dymoke's Case
۶۲۶	۲۲۲	Dysart Peerage Case
۳۸۱، ۳۶۶	۲۱۸، ۲۲۱	EAGLETON v. Kingston
۳۹۵	۲۲۹	
۵۹۶، ۵۴۹	۳۳۸، ۳۱۳	Earl d. Goodwin v. Baxter
۸۸۰	۲۹۱	Earle v. Picken

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۹۸	۳۳۹	Eberall (Roe d.) v. Lowe
۲۰۲	۲۳۳	Edelstein v. schuler
۷۵۱	۲۲۲	Edie v. Kingsford
۱۰۱۱	۵۹۲	Edmonds v. Walter
۶۰۷	۳۳۳	Edwards v. Crook
۱۰۰۵	۵۵۹	Edwards v. Jones
۱۷	۱۱	„ v. Matthews
۲۸۵	۲۷۹	„ v. Reg
۶۰۰	۳۳۰	Egremont (Doe d) v Langdon
۵۹۳, ۵۹۰	۳۳۷, ۳۳۵	Eldridge v. Knott
۲۳۷	۲۵۳	Elkin v. Janson
۸۷۵	۴۸۸	Elliot's Case
۷۰۸	۲۰۰	Elmes v. Ogle
۵۹۹	۳۳۰	Emery v. Grocock
۶۲۶	۳۶۵	England v. Wall
۵۹۶	۳۳۸	England d. Syburn v. Slade
۸۷۵	۴۸۸	Essex Witches' Case
۶۰۰, ۵۹۸	۳۳۰, ۳۳۹	Evans v. Bicknell
۲۰۳, ۹۶	۵۷, ۱۱۹	Evans v. Evans.
۲۸۹, ۲۰۸	۱۲۲, ۱۹۹	
۶۵۹, ۳۲۲	۱۸۴, ۳۷۳	
۱۰۳۳, ۶۷۷	۳۸۲, ۵۶۹	
۱۰۰۰	۵۵۹	Everett v. Lownham
۷۱۸	۲۰۶	Everingham v. Roundel
۷۱۸	۲۰۶	Exall v. Partridge

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۲۱۸	۱۲۸	FACHINA v. Sabine
۹۹۲	۵۵۲	Faith v. McIntyre
۳۶۷, ۳۵۰	۲۱۳ و ۲۰۴	Falmouth (Earl) v. Roberts
۹۳۵	۵۲۰	Fanshaw's Case
۹۵۹	۵۳۳	Farman v. Smith
۶۰۸	۳۴۵	Farrar v. Beswick
۹۲۰	۵۱۲	Faulder v. Silk
۱۰۰۵	۵۹۰	Faulkner v. R.
۷۷۳	۴۳۶	Fenwick v. Bell
۵۰۱, ۴۹۹	۲۸۷, ۲۸۸	Fenwick (Doe d.) v. Reed
۵۷۷	۳۲۸	
۲۰۳ و ۱۹۹	۱۱۷ و ۱۱۹	Fernandez, Ex Parte
۲۰۵	۱۲۰	
۳۷۷	۲۱۹	Ferrers (Lord) v. Shirley
۶۰۵	۳۴۳	Finch v. Finch
۸۳۹	۴۷۰	Findon v. Parker
۵۴۴	۳۱۱	Fishar (Doe d.) v. Prosser
۳۸۶	۳۲۴	Fisher v. Graves (Lord)
۱۹۹, ۱۹۷	۱۱۷ و ۱۱۷	" v. Ronalds
۲۰۳	۱۱۹	
۷۱۸	۴۰۶	" v. Samuda
۳۴۲	۱۸۹	Fitter's Case
۳۹۰, ۳۸۵	۲۲۳, ۲۲۶	Fitzwalter Peerage Case
۴۹۳	۲۲۸	
۸۳۶	۴۶۸	Fleming v. Bank of New Zealand
۵۴۱	۳۰۹	Fleming (Doe d.) v. Fleming
۳۲۹	۱۹۳	Flemish Parson's Case
۸۲	۴۹	Foakes v. Beer

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Folkes v. Chadd	۴۳۶	۷۷۳
Ford v. Elliot	۴۵۴	۸۰۹
Foster v. Allenby	۲۹۰	۳۹۵
Foster v. Steele	۱۱	۱۷
Foster's Will	۱۷۸	۳۰۲
Fowler v. Coster	۵۵۷	۱۰۰۱
France (Doe d.) v. Andrews	۳۲۸, ۲۰۳	۶۱۴, ۳۲۸
Fray v. Blackburn	۳۰۸	۵۳۹
Freeman v. Cooke	۴۶۷, ۴۶۸	۸۳۴, ۸۳۶
Frith v. Frith	۴۴۲	۷۸۴
Fuller, In the Goods of	۳۱۷	۵۵۶
Fuller v. Lane	۳۲۹	۵۷۸
Fursdon v. Clogg	۴۲۲	۷۵۱
GANDY v. Macaulay, In re Garnett	۵۸۸, ۵۳۳	۱۰۵۱, ۹۵۹
Garnet's Case	۵۰۲	۹۰۱
Garnet, In re: Gandy v. Macaulay	۵۸۸, ۵۳۳	۹۵۹, ۱۰۵۱
Garrard v. Tuck	۳۲۰	۵۹۹
Garrells v. Alexander	۲۱۸	۳۷۶
Gaskill v. Gaskill	۳۰۳	۷۱۳
Gaskill v. Skene	۴۵۵	۸۱۱
Gathercole v. Miall	۴۰۴, ۴۰۵	۷۱۶, ۷۱۴
Geach v. Ingall	۵۸۹	۱۰۵۳
Gee v. Ward	۲۴۸, ۵۵۹	۴۲۸, ۱۰۰۵
Gee v. Ward	۴۲۲	۷۴۷
George v. Surrey	۲۱۸	۳۷۶

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
George v. Thyer, In re shephard	۳۰۹	۵۴۱
„ (Doe d.) v. Jesson	۳۲۵	۶۱۴
Gibson v. Clark	۲۸۶, ۲۸۸ ۳۲۹, ۳۳۶	۵۰۲ و ۵۰۰ ۵۹۴ و ۵۹۹
„ v. Hall, In re Aldersey	۳۵۱	۶۲۰
„ v. King	۳۲۲	۶۰۶
„ v. Muskett	۲۹۰	۵۰۵
„ v. Small	۳۶۱	۶۳۸
Gilbert v. Endean	۲۲۶	۶۵۶
„ (Doe'd.) v. Ross	۴۰۶, ۴۰۰ و ۶۸ ۵۹۰ و ۴۰۶	۳۲۳ و ۱۳۰ ۶۲۰ و ۶۱۸ ۱۰۵۵
Giles v. Hill	۴۰۹	۶۲۲
Goodman v. Cotherington	۴۹۶	۸۹۲
Goodrich, In re: Payne v. Bonnett. ...	۱۰۴	۱۷۶
Goodtitle d. Revett v. Braham	۲۲۶, ۲۲۵	۳۹۱, ۳۸۸
„ Baker v. Milburn	۳۲۳	۶۰۵
„ Norris v. Morgan	۳۳۹	۵۹۸
Goodwin v. Gibbons	۲۸۹	۵۰۳
Goodwin (Earl d.) v. Baxter	۳۳۸, ۳۱۳	۵۹۶ و ۵۴۹
Goodwright d. Stevens v. Moss	۵۰۶	۹۱۰
Gore v. Gibson	۴۶۰	۸۲۰
Gould v. Lakes	۲۰۶	۳۵۴
Gouraud v. Edison	۴۹۸	۸۹۴
Gowdie's Case	۴۸۹	۸۷۷
Graham v. Sutton	۵۲۷	۹۸۴

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۹۶	۳۳۸	Graham (Doe d.) v. Scott
۵۹۶، ۵۶۶	۳۳۸ و ۳۳۹	Gray v. Bond
۶۲۰	۳۶۲	Green v. Brown
۶۶۴	۳۶۴	Green's Case
۱۰۲۱	۵۶۸	Greenough v. Eccles
۸۹۲	۴۹۶	„ v. Gaskell
۸۳۴	۴۹۶	Gregg v. wells
۵۵۴	۳۱۶	Grellier v. Neale
۵۵۶	۳۱۶	Griffin (Doe d.) v. Mason
۵۶۹	۳۲۹	Griffith v. Matthews
۳۸۳	۲۲۲	„ v. Williams
۳۹۰	۲۲۶	Griffits v. Ivery
۲۸۱	۱۹۶	Grigg's Case
۵۵۲	۳۱۵	Grindell v. Brendon
۶۴۲	۳۶۳	Grose v. West
۵۶۳	۳۲۶	Guernsey (Lord) v. Rodbridges
۳۹۱	۲۲۶	Gurney v. Langlands
۲۹۳، ۱۳۷	۸۲ و ۱۶۳	HADFIELD'S CASE
۶۴۷	۴۲۲	Haines v. Guthrie
۵۱۱، ۴۷۳	۲۶۲ و ۲۹۲	Haire v. Wilson
۶۵۲	۳۶۸	Haldane (Roe d.) v. Harvey
۶۲۷	۳۵۵	Hale v. Oldroyd
۵۹۲	۳۳۶	Hall v. Ball
۷۱۸	۴۰۶	Hall v. Swift
۵۷۷	۳۲۸	

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Hallett Cousens	۵۹۲	۱۰۱۱
Hallifax v. Lyle	۴۶۸	۸۳۶
Hammond (Doe d.) v. Cooke	۲۸۸ و ۳۳۶	۵۹۲ و ۵۰۱
Harding v. Williams	۴۱۲	۷۲۹
Hardon v. Hesketh	۳۴۲	۶۰۳
Hardwick v. Coleman	۷	۱۱
Harman's Case	۲۵۸	۴۴۶
Harmood v. Oglander	۲۸۷-۲۸۸	۵۰۱-۴۹۹
Harnett, In re	۵۳۳	۹۵۹
Harper v. Charlesworth	۳۳۴	۵۸۸
Harris v. Wilson	۲۷۳ و ۲۹۳ ۳۶۸	۵۱۱ و ۴۵۲ ۶۵۲
Harrison v. Cage	۵۳۲-۴۸	۹۵۸ و ۸۰
„ v. Southhampton (Mayor)	۵۱۳ و ۴۰۹	۹۳۲ و ۵۴۱
„ (Doe d.) v. Hampson	۴۹۱ و ۳۶۳	۶۴۲ و ۵۰۷
Harrod v. Harrod	۳۰۹	۵۴۱
Hart v. Hart	۲۱۴ و ۴۰۴	۷۱۴ و ۳۶۸
Harvey v. Mitchell	۴۰۰	۷۰۸
„ v. Towers	۲۵۰	۴۳۲
Harvic v. Rogers	۳۳۶	۵۹۲
Harwood v. Goodright	۳۵۶	۶۲۹
Hasselden v. Bradney	۳۳۷	۵۹۲
Hastings Peerage Case	۴	۱۸
Hawkes v. Salter	۳۴۵	۶۰۸
Hawkesworth v. Showler	۱۶۵	۲۷۹

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۲۷	۳۰۲	Haynes v. Haynes
۸۳۹	۲۵۵	Haysleep v. Gymer
۶۲۲	۳۶۳	Headlam v. Headley
۱۶۳	۹۷	Heidon v. Ibgrave.
۷۶۶	۲۳۲	Hemmings v. Rabinson
۱۹۲	۱۱۲	Henderson v. Broomhead
۵۷۳	۳۲۶	Hendy v. Stevenson
۵۲۲	۳۱۰	Hetherington v. Hetherington
۶۰۸	۳۲۵	„ v. Kemp
۸۹۲، ۳۲۳	۲۰۰، ۲۹۷	Hibberd v. Knight
۵۳۱، ۵۱۲	۲۹۲، ۳۰۲	Hick v. Keats
۳۰۰	۱۷۷	Hickman v. Berens
۷۲۹، ۱۷۰	۱۰۱، ۲۲۳	Higham v. Ridway
۹۱۸	۵۱۱	Hill v. Morse
۵۷۱	۳۲۵	Hill v. Smith
۶۰۱، ۵۹۷	۳۲۱، ۳۳۹	Hillary v. Waller
۳۵۵	۲۰۷	Hiscock, In the Goods of
۸۹۰	۲۹۶	Hitch v. Mallett
۷۴۵	۲۲۱	Hitchins v. Eardley
۹۵۹	۵۳۳	Hodgson, In re
۹۷۱، ۹۶۹	۳۲۰، ۱۳۳۹	Hodsden (Doe d.) v. Staple
۵۷۳	۳۲۶	Holcroft v. Heel
۶۲۲	۳۶۲	Holford v. Bailey
۲۰۵	۲۳۵	Hollingham v. Head

	صفحات ترتیب	صفحات اصل کتاب
Holman, Ex parte	۵۹۹	۳۴۰
Holman v. Johnson	۸۳۷	۴۹۹
Holmes v. Bellingham	۶۴۲	۳۹۳
Horn v. Noel	۳۹۵	۲۰۹
Hornblower Peaceable d.) v. Read	۵۴۴	۳۱۱
Horne's Case	۵۳۷	۳۰۷
Household fire & Co. v. Grant	۶۰۷	۳۴۴
Houstman v. Thornton.	۶۴۰	۳۹۲
How, In the Goods of	۶۱۴	۳۴۸
Howard v. Beale	۷۳۱	۴۱۳
Howard v. Hudson.	۸۳۴	۴۹۷
„ v. Smith	۸۱۴	۴۵۷
Howes v. Bishop	۹۴۵	۳۹۵
Howser v. Commonwealth.	۳۰۲	۱۷۸
Hubbard v. Lees	۷۴۷	۴۲۲
Hubert's Case	۸۹۹	۴۸۵
Huckman v. Fennie	۱۰۰۵، ۲۲۸	۵۵۹، ۲۴۸
Huckvale, In the goods of	۵۵۶	۳۱۷
Hudson v. Roberts	۱۳۸	۸۳
Hudson's Case	۳۵۰	۲۰۴
Hughes v. Rogers	۳۸۹	۲۲۶
Hughes v. Thorpes.	۸۲۰	۴۶۰
Hughes v. vargas	۸۸۷	۴۹۲
Hull (Mayor) v. Horner.	۹۵۷، ۹۷۸، ۵۹۳	۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۷

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۹۸۴	۵۴۶	Hunt v. Hewitt
۳۵۴	۲۰۶	Hunt v. Hunt
۶۰۵	۳۴۳	Hunt v. Massey
۶۳۶	۳۶۰	Hunter, The
۶۰۳	۳۴۲	Hyatt v. Griffiths
۵۹۳	۳۳۷	INMAN v. Whormby
۶۴۰	۳۶۲	Ipswich Dock Commissioners v. St. Peter's
۵۴۸	۳۱۳	Isac v. Clerke
۶۱۰	۳۲۶	JACKSON v. Irvin
۱۳۸	۸۳	Jackson v. Smithson
۱۰۲۱ و ۳۵۰	۲۰۲ و ۵۶۸	Jackson v. Thomason
۵۲۱ و ۱۴۰	۸۴ و ۱۲۲	Jacobs v. Layborn
۴۱۷	۱۲۷	James v. Heward
۵۵۴	۳۱۶	James v. Salter
۱۰۰۱	۵۵۷	" (Doe d.) v. Brawn
۵۵۰	۳۱۴	Jarvis v. Dean
۵۸۸	۳۳۴	Jayne v. Price
۵۰۹ و ۵۰۷	۲۹۱ و ۲۹۲	Jenkins v. Harvey
۵۰۵ و ۵۰۳	۲۸۹ و ۲۹۰	Jenkins (Doe d.) v. Davies
۵۶۶	۳۳۲	Jenning's Case
۳۲۵	۱۹۱	Jewison v. Dyson
۵۷۸	۱۳۱۹	Johanna Emilie, The
۶۳۶	۳۶۰	Johnson v. Barnes
۵۶۰	۵۱۹	

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۸۲۰	۴۵۹	Johnson v. Mason
۴۰۳	۳۴۲	Johnson v. St. Peter's
۵۹۳، ۵۷۸	۳۲۹، ۳۳۷	" (Roe d.) v. Ireland
۷۴۲	۴۱۹	Jones v. Perry
۳۶۱	۲۱۰	Jones v. Straud
۷۴۲	۴۰۸	Jones v. Tarleton
۸۳۷	۴۶۹	Jones v. Yates
۴۰۳	۲۳۲	Jones' Case
۳۶۱	۲۱۰	KAYE v. Waghorn
۴۹۵	۲۸۵	Kearney v. L. B. & S. C. Ry. Co.
۹۸۴	۵۴۷	Kearsley v. Phillips
۴۰۵	۳۴۳	Keen v. Keen
۵۹۷، ۵۹۵	۳۳۸، ۳۳۹	Keene d. Byron (Lord) v. Deardon
۸۲۲	۴۶۱	Kelly v. Solari
۳۰۰	۱۷۷	Kempshall v. Holland
۴۰۵	۲۳۵	Kennedy v. Dodson
۵۷۹	۴۰۲۹	Kenrick v. Taylor
۳۸	۲۳	Kilgore v. Buckley
۸۱۲	۴۵۷	King v. Cole
۴۰۹	۴۴۷	King v. Francis
۴۴۵	۳۴۵	Kingsmill v. Millard
۸۲۴، ۷۰۰	۴۲۹، ۴۶۳	Kingston's (Duchess) Case
۸۹۳، ۸۲۸	۴۶۳، ۴۹۸	
۹۱۶، ۹۱۲	۵۰۸، ۵۱۰	
۳۶۲	۲۵۲	Kirchner v. Venus
۵۹۶	۳۳۸	Knight v. Adamson

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۳۵۹	۲۰۹	Knight v. Barber
۳۶۷	۲۱۳	Knight v. Clements.
۶۲۰	۳۵۱	„ (Doe d.) v. Nepean
۶۳۸	۳۶۱	Knill v. Hooper
۹۷۵, ۹۷۰	۵۳۲, ۵۳۹	Kops v. Reg.
۶۲۰	۳۶۲	Koster v. Innes
۶۰۷	۳۲۳	Kugh v. Weston
۱۰۵۳	۵۸۹	Kurtz v. Spence
۸۷۷	۳۸۹	Kutti v. Chatapan
۵۹۸	۳۲۹	LADE v. Holford
۷۱۸	۲۰۶	Lafone v. Griffin
۸۳۲	۲۶۶	Lainson v. Tremere
۲۹۱	۱۷۲	Lancaster's (Earl) Case
۵۴۱	۳۰۹	Langham v. Thompson, In re Thompson
۱۰۱۶, ۱۶۷	۹۹, ۵۶۵	Langhorn's Case
۵۳۵, ۵۱۰	۲۶۷, ۳۰۶	Lapsley v. Grierson
۵۱۹	۲۹۸	Latless v. Homles
۱۶۳	۹۷	Laud (Archbishop) case
۷۴۵	۲۲۱	Lauderdale Peerage Case
۸۱۶, ۸۱۴	۲۵۷, ۲۵۸	Lawless v. Queale
۵۶۶-۵۰۳	۲۸۹, ۳۲۲	Lawrence v. Hitch
۵۹۲	۳۳۶	Lawrence v. Obee
۶۰۷	۳۳۳	Laws v. Rand
۲۲۶	۲۲۷	Lawton v. Sweeney

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Le Brun's Case	۱۹۲	۳۲۷
Leach v. R	۵۴۲	۹۷۵
Leach v. Simpson.	۸۱, ۳۰۸	۳۵۷, ۱۳۵
Leaconfield v. Lonsdale	۳۲۳	۵۹۷
Leeds v. Cook	۳۵۶	۶۲۹
Leete v. Gresham Life etc. Society.	۲۲۸, ۳۰۶ ۵۵۹	۵۳۵, ۲۲۸ ۱۰۰۵
Lefroy's Case	۵۵۵	۹۹۸
Legat's Case	۳۰۱	۵۲۵
Legh v. Hewitt	۳۲۲	۶۰۳
Leighton v. Leighton	۲۰۷, ۲۰۸	۷۲۲, ۳۵۵
Lewes, Trust, in re	۳۵۱	۶۲۰
Lewis v. Davison	۳۰۸	۵۳۹
Lewis v. Sapio	۲۱۸	۳۷۶
„ (Doe d) v. Bingham	۳۱۷	۵۵۶
„ („ „) v. Davies	۲۸۸, ۳۱۳	۵۲۸, ۵۰۱
Ley v. Barlow	۵۴۶	۹۸۲
Leyfield's Case	۲۰۸	۷۲۲
Liebman v. Pooley	۲۰۶	۷۱۸
Liford's Case	۲۷۷	۲۸۲
Liggins v. Inge	۳۳۶	۶۲۷
Lisburne (Earl) v. Davies	۳۶۵	۲۸۶
Lister v. Perryman	۷۰	۷۱۷
Livett v. Wilson	۳۲۸	۵۷۷
Lloyed (Doe d.) v. Deakin	۳۲۸	۶۱۳
London & Globe Corporation v. Kaufman	۱۱۳	۱۹۲

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۲۷	۳۰۲	Long v. Hodges
۵۹۷	۳۲۷	Lopez v. Andrews
۶۴۲	۳۶۳	Lord v. Sidney Commissioners
۵۹۲	۳۳۶	Lovell v. Smith
۵۸۵	۲۲۲	Lowe v. Carpenter
۳۵۰، ۱۵۸	۹۴، ۲۰۴	.. v. Jolife
۶۱۲	۳۴۷	Lucas v. Novisilienski
۷۰۶، ۳۷۴	۲۱۷، ۳۹۹	Lucas v. Williams
۱۶۱	۹۶	Lumley's (Lord) Case
۴۴۴	۲۵۷	Lush v. Russel
۱۶۳	۹۷	Luttrell v. Reynell
۵۴۱	۳۰۹	Lyle v. Elwood
۷۲۵، ۷۲۲	۲۰۸، ۲۱۰	Lynch v. Clarke
۵۶۶	۳۲۲	Lynes v. Lett
۵۱۱	۲۹۳	Lynn (Mayor) v. Turner
۸۳۲	۲۶۶	Lyon v. Reed
۹۷۵	۵۴۲	McATTEE v Hogg
۶۴۲	۳۱۳	McCannon v. Sinclair
۳۰۳	۱۷۹	Macclesfield's (Earl) Case
۷۳۳، ۱۳۰	۷۸، ۲۱۲	Macdonnell v. Evans
۵۵۰، ۵۴۸	۳۱۲، ۳۱۴	McGahey Alston

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
McGregor v. Topham	۹۴۶	۵۲۶
Machu v. L. & S. W. Ry. Co.	۸۲۶	۲۶۳
McKain v. Love	۳۰۲	۱۷۸
McNeillie v. Acton	۲۸۲ و ۱۲۲	۸۵ و ۱۶۸
Madan v. Catanach	۲۵۲ و ۲۱۹	۱۳۹ و ۱۵۰
Mohalm v. McCullagh	۲۴۶ ۹۵۹	۱۵۲ ۵۳۳
Makin v. Att.-Gen. for New South Wales	۴۰۷	۲۳۶
Malcolmson v. O'Dea	۵۴۲ و ۵۹۵ ۷۸۲	۳۳۸ و ۳۶۲ ۲۲۳
Man v. Cary	۷۲۵	۲۱۰
Manley v. Shaw	۳۰۲	۱۷۸
Mansell v. Clements	۱۱	۷
" v Reg.	۲۱۵	۱۲۶
Mansfield's Case	۳۱۵	۱۸۵
Marine Investment Co. v. Heaviside ..	۳۶۸	۲۱۲
Marks v. Beyfus	۸۹۰	۲۹۶
Marriage v. Lawrence	۸۰۵	۲۵۲
Marriot v. Hampton	۹۲۰	۵۱۲
Marshall v. Ulleswater Steam & Co.	۴۲۲ و ۴۲۲	۲۶۲ و ۳۶۲
Martindale v. Faulkner	۵۲۵	۳۶۱
Mason v. Motor Traction Co.	۳۷۰	۲۱۵
Mason (Doe d.) v. Mason	۵۹۶	۳۳۸
Master v. Miller	۷۲۳	۳۰۹
Matthews, In the goods of	۶۱۲	۳۲۸

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۳۵۹	۲۰۹	Maugham v. Hubbard
۱۳۸	۸۳	May v. Burdett
۱۹۶	۱۱۵	May v. Hawkins
۶۴۹	۴۲۳	Meath (Bishop) v. Winchester (Marquis)
۹۲۲	۵۱۳	Meddowcroft v. Hugenin
۲۵۸	۱۵۲	Mee v. Reid
۱۰۱۶	۵۶۶	Melhuish v. Collier
۶۵۱	۴۲۷	Mellor v. Walmesley
۳۴۶	۲۰۲	Mercer v. Denne
۱۰۰۵, ۱۰۰۳	۵۵۸, ۵۵۹	„ v. Whall
۵۸۶	۳۳۳	„ v. Woodgate
۳۴۸	۲۰۳	Merrick v. Wakley
۵۰۵	۲۹۰	Metropolitan Ry. Co. v. Wright
۹۸۲	۵۴۶	„ Saloon etc. Co. v. Hawkins
۵۶۰	۳۱۹	Metters v. Brown
۱۹۹	۱۱۶	Mexican etc. Co., In re; Ex parte Aston
۱۱۵	۶۹	Michell v. Williams
۵۱۳	۲۹۸	Middleton v. Barning
۴۲۵	۲۴۶	Midland Ry. Co. v. Bromley
۲۵۸	۱۵۲	Mildrone's Case
۵۱۱	۲۹۳	Miles v. Rose
۶۶۶	۳۶۶	Miles' Case
۳۸	۲۳	Millor v. Heinrich
۲۲۰	۱۲۹	Miller v. Salomons

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۴۲۸	۲۴۸	Mills v. Barber
۷۴۱	۴۱۹	Milne v. Leister
۵۲۰	۲۹۸	Milnes v. Duncan
۶۰۵	۳۴۳	Mitchell v. Newhall
۶۴۷	۳۴۶	" v. Reynolds
۸۲۰ و ۳۱۵	۱۸۵ و ۴۶۵	Molton v. Camroux
۵۳۹	۳۰۸	Monke v. Butler
۸۴۰	۴۷۰	Montefiori v. Montefiori
۶۴۶	۳۶۵	Montreal Bank v. Steuart
۵۶۶	۳۲۲	Moore v. Bullock
۵۹۲	۳۳۶	" v. Rawson
۲۹۵	۱۷۴	More's Case
۶۱۳	۳۴۷	Moreton v. Horton
۸۳۲	۴۶۶	Morgan, Ex Parte; In re Simpson
۵۷۹	۳۲۹	" v. Curtis
۸۱۱	۳۵۵	" v. Evans
۶۰۵	۳۲۲	" v. Whitmore
۶۲۹ و ۶۲۷	۳۵۵ و ۳۵۷	Moriarty v. L. C. & D. Ry. Co.
۱۰۵۸ و ۱۰۱۶	۵۹۷ و ۵۹۹	
۵۴۴ و ۵۴۲	۳۱۰ و ۳۱۱	Morris v. Davies
۳۳۳	۲۰۰	" v. Edwards
۵۴۱	۳۰۹	" v. Miller
۳۲۸	۱۳۲	Morrison v. Lennard
۹۶۱	۵۳۲	Morrow v. Morrow
۶۲۵	۳۵۳	Mortimer v. Craddock
۷۲۵ و ۷۲۲	۴۰۸ و ۴۱۱	" v. M'Callan

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۸۶۹	۴۸۵	Mortimer v. Mortimer
۵۲۱	۲۹۹	Moterham v. Eastern Counties Ry Co.
۶۱۲	۳۴۶	Motz v. Moreau
۵۹۶	۳۳۸	Moysey v. Hillcoat
۳۸۳, ۳۴۹, ۳۴۶	۲۱۹, ۲۲۰, ۲۲۲	Mudd (Doe d.) v. Suckermore
۵۳, ۳۹۲, ۳۹۳	۲۲۹, ۲۳۰, ۵۸۹	Mundell, In re: Fenton v. Cumberlege
۵۵	۳۳	Munro v. Vandam
۶۳۸	۳۶۱	Murray v. Gregory
۸۱۴	۴۵۶	„ v. Malm
۸۴۰	۴۶۰	„ v. Milner
۹۱۰	۵۰۶	NEELD v. Hendon Urban Council
۶۴۴	۳۶۴	Neilan v. Hanny
۲۶۱	۱۶۰	Nelson (Earl) v. Bridport (Lord)
۷۷۵	۴۳۶	Nelthrop v. Johnson
۷۴۴	۴۰۹	Neville, In the goods of
۳۵۵	۲۰۶	„ v. Benjamin, In re, Benjamin,
۶۱۴	۳۴۸	New London Credit Syndicate v. Neale
۳۵۷	۲۰۸	Newcastle Pilots v. Bradley
۵۰۳	۲۸۹	Newman (Doe d.) Putland
۶۰۱	۳۴۱	Newton v. Harland
۱-۴۷	۵۸۵	Newton v. Ricketts
۱۰۵۳, ۲۹۳	۲۲۸, ۵۸۹	Nicholls v. Dowding
۱۰۱۱	۵۶۲	Noell v. Wells
۹۲۲	۵۱۳	Norbury v. Meade
۵۹۴, ۵۹۴	۳۳۶, ۳۳۷	

صفحہ اول کتاب	صفحات ترجمہ
Norden v. Williamson	۸۴ ۱۴۰
Norden's Case	۳۵۵ ۶۲۷
Norkott's Case	۱۸۷, ۳۹۹ ۷۰۲, ۳۱۹
Norman v. Beaumont	۲۹۷ ۸۹۲
Normanshaw v. Normanshaw	۵۰۱ ۹۰۰
Norris (Goodtitle d.) v. Morgan	۳۳۹ ۵۹۸
North Eastern Ry. Co. v. Hastings	۲۱۳ ۳۹۶
Norton (Doe d.) v. Webster	۱۲۹ ۲۱۵
Nugent v. Smith	۳۹۹ ۶۲۸
OAKES v. Wood	۸۴ ۱۳۸
Oates' Case	۲۹۸, ۳۹۹ ۸۳۸, ۸۳۶
O'Connor v. Morjoribanks	۵۱۷ ۹۱۸
Oldham (Doe d.) v. Woolley	۱۹۵ ۲۷۹
Omichund (or omychund) v. Barker	۳۳۸ ۵۹۶
Ommanney v. Stillwell	۷۶, ۲۳ ۱۴۶, ۷۴
Oppenheim, In the goods of	۱۲۹, ۱۳۸ ۲۲۰, ۲۱۸
Osborn v. London Dock Co.	۱۵۳, ۱۴۱ ۲۵۹, ۲۲۵
„ v. Thompson	۱۷۱ ۲۸۹
Osborne v. Hargrave	۳۳۸ ۶۱۴
Oshey v. Hicks	۲۲۸ ۳۹۳
Oswald v. Leigh	۱۱۶, ۱۱۷ ۱۹۹, ۱۹۷
„ v. Thompson	۱۱۹, ۵۸۶ ۱۰۳۹, ۲۰۳
Osborne v. Hargrave	۲۳۸ ۳۳۸
Oshey v. Hicks	۱۲۳ ۲۰۹
Oswald v. Leigh	۳۳۲ ۶۰۷
„ v. Thompson	۳۳۷ ۶۱۳

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۲۸۹	۱۶۳	Oxford's Case
۸۱۸, ۵۹۹,	۳۲۲, ۴۵۹	PADDOCK v. Forrester
۱۰۵۳	۵۸۹	Palmer v. Crowle
۸۹۲	۴۹۶	„ v. Grand Junction Ry Co
۶۴۸	۳۶۶	„ v. Newell
۶۰۵	۴۴۳	Panton v. Williams
۱۱۵	۶۹	Papendick v. Bridgwater
۷۴۹	۴۲۳	Papendick v. Bridgwater
۵۷۹	۳۲۹	Parker v. Leach
۶۳۸	۴۶۱	„ v. Potts
۵۵۶	۳۱۶	Parkhurst v. Smith
۸۹۲	۴۹۶	Parkins v. Hawkshaw
۸۶۱	۴۸۱	Parry's Case
۵۳۹	۳۰۸	Parsons v. Brown
۶۸۲, ۳۲۰	۱۸۸, ۳۸۵	Patch's Case
۶۸۴	۳۸۶	Patman v. Harland
۶۰۵	۳۴۳	Patterson v. Woller
۲۶۲	۱۰۲	Patterson v. Woller
۷۵۱, ۶۰۹	۳۴۵, ۴۲۳	Patteshall (Doe d.) v. Turford
۱۹۶	۱۱۶	Paxton v. Douglas
۱۷۵	۱۰۴	Payne v. Bennett In re Goodrich
۵۹۲	۳۳۶	„ v. Sheddan
۵۴۲	۳۱۱	Peaceable d. Hornblower v. Read
۵۵۱	۳۱۳	Pearce v. Whale
۳۷۷	۲۱۹	Pearcy v. Dicker
۱۴۰	۸۴	Pedley v. Wellesley

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۴۰۱	۱۱۸	People v. Mather
۵۷۹	۳۲۹	Pepper v. Barnard
۳۹۷	۲۱۳	Perry v. Burnett
۳۸۳	۲۲۲	„ (Doe d.) v. Newton
۷۷۵	۴۳۷	Perth Peerage Case
۵۷۹	۳۲۹	Pettman v. Bridger
۹۱۲	۳۳۷	Pfel v. Vanbatenberg
۶۲۰, ۶۱۶	۳۵۱, ۳۲۹	Phene's Trusts, In re
۵۷۸, ۵۶۹	۳۲۹, ۳۲۲	Philips v. Halliday
۶۰۳	۳۲۲	Phillips v. Crutchley
۵۰۵	۲۹۰	„ v. Martin
۵۲۹	۳۰۸	„ v. Wimburn
۸۰	۲۸	Philpott v. Walcot (or wallet)
۸۳۴	۲۹۷	Pickard v. Sears
۹۸۵	۵۲۷	Pickering v. Pickering
۵۹۲, ۶۱۲	۳۳۷, ۳۳۷	„ v. Stamford (Lord)
۳۹۹	۲۱۳	Pigot's Case
۳۵۰	۲۰۲	Pike v. Badmering
۳۹۷	۲۱۳	„ v. Ongley
۶۹۷	۳۷۹	Pin's Case
۲۹۹	۱۵۹	Pipe v. Steel
۵۵	۲۲	Pirie v. Iron
۹۲۲	۵۱۳	Place, In re
۷۲۷, ۷۲۵	۴۲۲, ۴۲۱	Plant v. Taylor

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
٤٣١	٣١٣	Pollock v. Garle
٩٩٩	٥٥٩	Pomeroy v. Baddeley
٥٨٨	٣٣٣	Poole v. Huskinson
١٠٥١, ٣٩٨	٢١٢, ٥٨٨	Pooley v. Godwin
٩١٨	٣٥٠	Pople, In re
٨٩٧	٢٩٨	Postlethwarte v. Rickman
٩٠٥	٣٣٣	Petez v. Glossop
٩٩٣	٣٣٢	Potter v. Deboos
٥٩٢	٣٢٠	" v. North
٥٣٣, ٥٣١	٣٠٩, ٣١٠	Poulett Peerage Case
٩١٠	٥٠٤	Powell v. Ford
٣٤٩	٢١٨	" v. Milbanke
٥٣٩, ٥٠١	٢٨٨, ٣٠٨	Powley v. Walker
٩٠٣	٣٣٢	Price v. Harrison
٩٨٢	٥٣٩	" v. Powell
٩٠٤	٣٣٣	" v. Torrington (Lord)
٤٥١, ٩٠٩	٢٢٢, ٣٢٥	" v. Worwood
٧٣٩	٢٥٢	Primitivus' Case
٨٤١	٢٨٩	Pring (Doe d.) v. Pearsey
٩٧٣, ٩٧١	٣٩٢, ٣٩٣	Pritchard v. Bagshawe
٨٥٢	٢٥٤	Pritt v. Fairclough
٩٠٨	٣٢٥	Proc.-Gen. v. Williams
٤٢٤	٢٢٢	Proctor v. Smiles
٨٩٣	٢٩٨	Putland (Doe d.) v. Hilder
٥٩٢, ٥٥٠	٢٢٥, ٢٣٩	
٥٩٩, ٥٩٤	٣٣٩, ٣٣٠	

صفحہ اول کتاب	صفحہ ترجمہ
۱۲۴	۲۱۱
Pye v. Butterfield -----	۲۳۹۴ ۱۵۸ و ۱۶۲
QUEEN CAROLINE'S Case -----	۱۲۶، ۱۳۸ ۲۵۱ و ۲۱۸
	۱۵۰ و ۳۰۰ ۷۰۸ و ۲۵۴
	۳۰۲ و ۳۰۳ ۷۱۳ و ۷۱۱
Quilter v. Jorfs -----	۳۰۴ ۷۱۴
Quinn v. Leathem -----	۸۳ ۱۳۸
R. v. Acaster -----	۵۳۲ ۹۷۵
R. v. Adams -----	۱۹۶ ۳۳۴
R. v. Addis -----	۱۶۳ ۲۷۶
R. v. Alberton -----	۳۱۰ ۵۴۳
R. v. All Saints, Southampton -----	۳۱۶ ۵۵۴
R. v. All Saints, Worcester -----	۱۱۶ ۱۹۷
R. v. Althausen -----	۲۰۹ ۳۵۹
R. v. Archdell -----	۳۲۳ ۵۶۷
R. v. Armstrong -----	۲۳۵ ۴۰۵
R. v. Arundel (Countess) -----	۳۵۵ ۶۲۷
R. v. Aspinall -----	۲۳۸ ۴۱۱
R. v. Azire -----	۱۶۵ ۲۷۹
R. v. Baines -----	۳۳ ۵۵
R. v. Baldry -----	۲۷۴ ۸۴۸
R. v. Ball -----	۲۶۷ ۴۶۴
R. v. Barker -----	۲۳۷ ۴۰۹
R. v. Barnsley -----	۳۳۸ ۵۹۶
R. v. Barr -----	۳۳۲، ۳۳۸ ۵۸۸ و ۵۷۷

	صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب
R. v. Bartley -----	۹۷۷	۵۴۳
R. v. Basingstoke -----	۸۱۵	۴۵۷
R. v. Baskerville -----	۲۷۶	۱۶۳
R. v. Bayliss -----	۲۴۴	۱۲۲
R. v. Beard -----	۹۹۸	۵۵۵
R. v. Bedfordshire -----	۷۴۳	۴۲۰
R. v. Beddingfield -----	۷۵۵, ۷۴۱	۴۱۹, ۴۲۶
R. v. Bennet -----	۹۷۷, ۹۷۵	۵۴۲, ۵۴۳
R. v. Bertland -----	۱۰۲۲	۵۶۹
R. v. Bestland -----	۵۵۲	۳۱۵
R. v. Biggin -----	۹۷۴	۵۴۱
R. v. Birmingham (Overseers) -----	۷۴۹, ۵۶۰	۴۱۹, ۴۲۳
R. v. Blake -----	۷۶۴	۴۳۱
R. v. Blakemore -----	۹۱۶	۵۱۰
R. v. Bliss -----	۵۸۸	۵۳۲
R. v. Bloomsbury -----	۵۵۲	۴۱۶
R. v. Boulter -----	۹۴۴	۵۲۵
R. v. Boyes -----	۲۷۶, ۲۰۳	۱۱۹, ۱۶۳
R. v. Braintree -----	۷۱۴	۴۰۴
R. v. Brampton -----	۶۳۸	۳۶۱
R. v. Brasier -----	۲۴۰-۱۷۰, ۲۴۱	۱۰۱, ۱۴۱, ۱۴۲
R. v. Brazil -----	۹۷۴	۵۴۱
R. v. Brice -----	۲۹۵	۱۷۴
R. v. Bridgwater -----	۹۷۲	۵۴۰

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۲۷	۳۰۲	R. v. Brimilow
۲۹۴	۲۸۴	R. v. Britton
۹۳۵	۵۲۰	R. v. Broughton
۴۱۶, ۳۳۶	۱۹۷, ۲۴۱	R. v. Brown
۶۱۱	۳۴۶	R. v. Budd
۱۳۵, ۱۲۰	۷۲, ۸۱	R. v. Burdett
۴۴۳, ۴۵۴	۲۵۳, ۲۶۳	
۴۹۱, ۵۳۷	۲۶۷, ۳۰۷	
۴۷۰, ۴۹۳	۳۷۳, ۳۷۴	
۹۳۱	۳۷۳, ۳۷۴	
۶۶۳, ۶۶۱	۲۷۸, ۵۱۸	R. v. Burke
۴۱۸	۲۴۲	
۴۱۴	۲۴۰	R. v. Burt
۹۹۸	۵۵۵	R. v. Butcher
۹۰۷	۵۰۵	R. v. Canterbury (Archbishop)
۵۶۶	۳۲۲	R. v. Carpenter
۹۴۴	۵۲۵	R. v. Carr
۲۰۸, ۶۸	۴۱, ۱۲۲	R. v. Castro
۱۲۱, ۷۸۶	۴۴۳, ۵۶۸	
۵۵۲	۳۱۵	R. v. Catesby
۳۹۱	۲۲۷	R. v. Cator
۹۷۰	۵۳۹	R. v. Chitson
۵۹۲	۳۳۶	R. v. Chorby
۸۸۴	۴۹۳	R. v. Christie
۴۰۳, ۲۰۹	۱۲۳, ۲۳۷	R. v. Clarke
۵۲۵, ۴۱۲	۲۳۹, ۳۰۱	
۶۶۵	۳۷۵	R. v. Clewes

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۹۹۸	۵۵۵	R. v. Clifford
۱۹۷	۱۱۶	R. v. Cliviger
۳۳۲، ۳۳۲	۱۹۵، ۱۹۶	R. v. Cockin
۲۰۹	۱۲۳	R. v. Cockroft
۲۰۹	۲۳۷	R. v. Cole
۳۳۲	۱۹۵	R. v. Collier
۹۹۹	۵۵۶	R. v. Collins
۲۲۸	۱۳۲	R. v. Connell
۹۹۸	۳۷۷	R. v. Cook
۳۳۶	۱۹۷	R. v. Cooper
۹۸۳	۳۸۶	R. v. Courvoisier
۸۹۳	۲۹۸	R. v. Cox
۳۷۹	۲۲۰	R. v. Crouch
۳۳۲	۱۹۹	R. v. Cruttenden
۳۲۰	۱۹۹	R. v. Daye
۳۳۳	۱۹۵	R. v. Densley
۳۳۲	۱۹۹	R. v. Dewhirst
۹۷۵	۵۲۲	R. v. Dickman
۹۵۲	۳۹۸	R. v. Dixon
۹۷۰	۳۷۸	R. v. Donnall
۳۳۲	۱۹۵	R. v. Downing
۸۲۰	۲۹۰	R. v. Dunn
۲۷۹	۱۹۳	R. v. Dyke
۹۲۵	۲۹۵	R. v. Dykes

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
R. v. East Farleigh	۴۰۴	۶۱۳
R. v. East Mark	۳۳۴, ۳۳۵	۵۹۰, ۵۸۸
R. v. Edmonton	۳۶۳	۶۴۲
R. v. Eldridge	۳۴۸, ۳۴۴	۸۴۸, ۶۷۰
R. v. Ellis	۵۴۲	۹۷۵
R. v. Endacott	۵۲۵	۹۴۴
R. v. Entrehman	۱۵۳	۲۵۹
R. v. Eriswell	۹۳	۱۵۶
R. v. Esdaile	۴۳۱	۷۶۴
R. v. Esop	۲۹۸	۵۱۹
R. v. Exall	۲۶۳	۴۵۶
R. v. Exeter	۴۲۳	۷۴۹
R. v. Exeter (Chapter)	۲۸۸, ۳۳۶	۵۹۴, ۵۰۱
R. v. Falkner	۴۷۵	۸۵۰
R. v. Farler	۱۶۳	۲۷۶
R. v. Farrell	۹۰	۱۵۱
R. v. Farrington	۲۷۲, ۳۴۸	۱۰۵۳, ۶۵۲
R. v. Ferrand	۵۸۹	۴۷۳
R. v. Fisher	۱۸۵	۳۱۵
R. v. Flaherty	۵۴۱	۹۷۴
R. v. Foster	۴۶۱	۸۲۲
R. v. Francis	۲۶۷	۴۶۴
R. v. Frost	۴۳۵, ۴۳۶	۴۶۴, ۴۰۷
R. v. Fuosey	۴۶۲, ۵۵۶	۴۰۵
	۴۰۸	۷۲۲

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۲۰۸, ۱۹۹	۱۱۴, ۱۲۲	R. v. Garbett -----
۹۴۱	۵۲۳	R. v. Gardiner -----
۹۴۲	۵۲۱	R. v. Gardner -----
۴۰۵	۲۳۵	R. v. Garner -----
۲۶۶	۱۶۳	R. v. Gay -----
۳۰۴	۱۷۹	R. v. Gazard -----
۴۰۵	۲۳۵	R. v. Geering -----
۸۹۴	۴۹۸	R. v. Gibbons -----
۸۹۴, ۸۴۴	۴۷۳, ۴۹۹	R. v. Gilham -----
۸۹۸	۵۰۰	R. v. Gill -----
۳۲۵	۱۹۱	R. v. Gill -----
۵۵۰, ۵۱۶	۲۹۴, ۲۹۴	R. v. Gordon -----
۵۱۲	۳۱۳	R. v. Gordon (Lord. G.) -----
۷۳۸, ۶۲۵	۴۱۶, ۴۱۳	R. V, Gould -----
۱۳۵	۸۱	R. V. Gray -----
۱۳۲	۷۹	R. V. Green -----
۴۶۴	۲۹۶	R. V. Griffin -----
۸۹۸	۵۰۰	R. V. Gutch -----
۵۱۰	۲۹۴	R. V. Hacker -----
۳۰۳	۱۷۹	R. V. Hadfield -----
۴۹۸, ۴۹۳	۸۲, ۱۷۳	R. V. Hadwen -----
۱۳۷	۲۸۴	R. V. Haines -----
۹۴۲	۵۴۰	R. V. Halliday -----
۹۹۸	۵۵۵	R. V. Harborn -----
۱۹۷	۱۱۶	R. V. Hargrave -----
۵۱۴	۲۹۵	R. V. Harborn -----
۲۶۶	۱۶۳	R. V. Hargrave -----

	صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب
R. v. Harringworth	۴۲	۲۵
R. v. Harris	۹۳۷	۵۲۱
R. v. Hartington Middle Quarter	۹۱۴	۵۰۹
R. v. Harvey	۳۰۵	۱۸۰
R. v. Hatfield	۶۷۰	۳۷۸
R. v. Haughton	۸۳۰	۴۶۵
R. v. Hay	۸۹۸, ۶۲۲	۳۵۲, ۱۵۰
R. v. Heath	۳۰۳	۱۷۸
R. v. Hermitage	۵۶۳	۳۲۱
R. v. Hewlett	۳۳۳	۱۹۶
R. v. Higginson	۲۳۳	۱۳۷
R. v. Hill	۲۲۸, ۲۱۵,	۷۰, ۱۲۶
R. v. Hinckley	۱۱۷	۱۳۳
R. v. Hind	۵۵۳	۳۱۵
R. v. Hindmarsh	۷۶۶, ۳۱۵	۱۸۵, ۳۷۶
R. v. Hodge	۲۵۷	۲۹۴
R. v. Hodgkinson	۹۶۸	۵۳۸
R. v. Hodgkiss	۲۱۶	۲۲۱
R. v. Hodgson	۲۰۹	۱۲۳
R. v. Holmes	۲۱۰, ۲۰۹	۱۲۳, ۲۳۸
R. v. House	۹۷۳	۵۲۱
R. v. Howard	۴۳۰	۲۲۹
R. v. Hudson	۵۵۰	۳۱۴
R. v. Hughes	۵۸۸	۳۳۴
R. v. Hughes	۳۷۴	۲۱۷

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
R. v. Hulcott	۵۵۳	۳۱۹
R. v. Hulme	۱۹۶	۱۱۶
R. v. Hunt	۲۲۶	۲۵۸
R. v. James	۵۵۰	۳۱۳
R. v. Jarvis	۲۹۳, ۲۶۶	۱۶۳, ۲۶۶
R. v. Jenkins	۸۴۶	۲۶۳
R. v. Johnson	۷۵۵, ۱۱۶	۷۰۳, ۲۶
R. v. Joliffe	۳۹۵	۲۲۹
R. v. Jones	۵۶۷, ۵۰۳	۲۸۹, ۳۲۳
R. v. Kea	۸۰۹	۲۵۲
R. v. Kent	۹۰۹	۵۰۶
R. v. King	۹۰۵	۵۰۴
R. v. Kirkham	۱۱	۷
R. v. Knaptofft	۲۷۹	۱۶۳
R. v. Knill	۹۱۲	۵۰۸
R. v. Landulph	۹۲۶	۵۲۹
R. v. Langmead	۹۲۲	۲۶۳
R. v. Langton	۳۳۳	۱۹۵
R. v. Lawley (Lady)	۳۶۱	۲۱۰
R. v. Leatham	۱۸۵	۱۱۰
R. v. Lillyman	۳۳۳	۲۰۱
R. v. Lindsay	۸۸۷, ۵۴۰	۲۱۸, ۵۹۱
R. v. Lloyd	۵۲۲	۲۶۱
R. v. Lockhart	۵۸۶	۳۳۳
	۱۳۵	۸۱

صفحہ ترجمہ	صفحہ اصل کتاب	
۹۷۲	۵۴۰	R. v. London (Lord Mayor) -----
۳۶۸	۲۱۴	R. v. Long Buckby -----
۹۰۹	۵۰۶	R. v. Luffe -----
۶۲۰	۳۵۱	R. v. Lumley -----
۵۵۲	۳۱۵	R. v. Lyme Regis -----
۹۳۹, ۶۹۸	۳۹۴, ۵۲۲	R. v. Macdaneil -----
۹۶۸	۵۳۸	R. v. McDonnell -----
۳۷۴	۲۱۶	R. v. M'Guire -----
۲۷۶	۱۶۳	R. v. Magill -----
۹۹۸	۵۵۵	R. v. Malings -----
۶۴۵	۳۶۵	R. v. Mannings -----
۵۴۱	۳۰۹	R. v. Manwaring -----
۹۹۸	۵۵۵	R. v. Manzano -----
۴۰۹, ۳۱۷	۱۸۶, ۲۳۷	R. v. Martin -----
۴۱۱	۲۳۸	R. v. Mayhew -----
۹۴۴	۵۲۵	R. v. Mazagora -----
۶۵۲	۳۶۸	R. v. Mead -----
۷۵۶	۲۲۷	R. v. Meade -----
۲۷۳	۲۷۲	R. v. Mellor -----
۵۸۶	۳۳۳	R. v. Millis -----
۵۴۱, ۳۲۷	۲۲۷, ۳۰۹	R. v. Milne -----
۲۹۵	۱۷۴	R. v. Montague -----
۵۹۳, ۵۱۱	۲۹۳, ۳۳۷	R. v. Moore -----
۲۶۷	۱۵۸	R. v. Morgan -----
۲۵۸	۱۵۲	R. v. Morgan -----

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۵۲	۳۱۵	R. v. Morris
۵۵۶-۴۱۲-۱۲۵	۸۱۲۳۹	R. v. Murphy
۵۲۲	۳۱۴	R. v. Murrey
۵۲۰	۳۱۰	R. v. Muscott
۹۳۵	۵۲۰	R. v. Mytton
۴۲۹	۲۲۳	R. v. Naguib
۸۲۲	۲۶۱	R. v. Nash
۹۵۲	۳۹۸	R. v. Neal
۲۶۶	۱۹۳	R. v. Newton
۸۲۲	۲۶۱	R. v. Nicholas
۲۲۲	۱۴۴	R. v. Noakes
۲۶۶	۱۹۳	R. v. Norton
۸۸۲	۲۹۳	R. v. O'Coigly
۹۹۹	۵۵۹	R. v. Oddy
۲۰۶-۳۳۲	۱۹۵۲۳۹	R. v. Okeman
۳۱۹	۱۸۶	R. v. Osborne
۶۴۰	۲۱۸	R. v. Palmer
۹۶۰	۳۶۸	R. v. Parker
۹۲۲	۵۲۲	R. v. Partridge
۳۳۴	۱۹۹	R. v. Payne
۲۶۹	۱۵۹	R. v. Peel
۲۲۶	۳۶۵	R. v. Perkins
۲۴۶-۲۴۱	۱۴۲۲۱۴۹	R. v. Petrie
۵۸۸	۴۳۲	R. v. Phillips
۵۲۶	۳۰۲	R. v. Phillips

صفحہ ترقیمہ	صفحہ اصل کتاب	
۲۲۷	۱۲۶	R. v. Pike
۲۲۰	۱۲۱	R. v. Powell
۹۰۸-۳۰۲	۱۷۸ و ۵۰۶	R. v. Reading
- ۹۵۶	۵۳۱	
۵۵۰	۳۱۲	R. v. Rees
۸۲۸-۸۲۶	۲۷۳ و ۲۷۲	R. v. Reeve
۹۷۰-۹۶۸	۵۳۸ و ۵۳۹	R. v. Rhodes
- ۹۷۵-۹۶۲	۵۲۰ و ۵۲۲	
۲-۹	۲۲۰	R. v. Rickard
۹۲۲	۵۲۲	R. v. Roberts
۲۰۹	۱۲۳	R. v. Robins
۹۰۹	۵۰۶	R. v. Rook
۸۲۸	۲۷۲	R. v. Rose
۳-۲	۱۷۸	R. v. Rosser
۹۷۲	۵۲۰	R. v. Rouse
۹۷۲	۵۲۰	R. v. Rowland
۲۱۲-۲۱۱ و ۱۳۲	۷۹ و ۲۳۹	R. v. Rowton
۱۰۵۵	۲۲۰ و ۵۹۰	
۲۷۲	۱۶۲	R. v. Rudd
۱۰۲۲	۵۶۹	R. v. Russell
۲۲۸	۱۳۲	R. v. Ruston
۵۸۶	۳۳۳	R. v. St. Benedict
۹۷۷	۵۲۳	R. v. Saunders
۸۲۲	۲۶۱	R. v. Savage
۱۰۲۲	۵۶۹	R. v. Scaife
۲۲۸	۱۶۸	R. v. Schama
۹۷۲	۵۲۱	R. v. Senior

۳۰۵

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
R. v. Serva	۲۵۱	۱۴۸
R. v. Shaw	۹۴۴-۹۴۱	۵۲۳، ۵۲۵
R. v. Schean	۹۶۴	۵۴۱
R. v. Sheppard	۶۵۲-۶۶۳	۲۶۲، ۳۹۸
R. v. Shimmin	۹۹۸	۵۵۵
R. v. Shrimpton	۴۱۴	۲۴۰
R. v. Sichoo	۲۵۹	۱۵۳
R. v. Simmonsto	۸۲۲	۴۶۱
R. v. Simmons	۸۸۰-۸۰۹	۴۵۴، ۴۹۱
R. v. Sippets	۸۲۰	۴۶۰
R. v. Smethurst	۶۶۰	۳۶۸
R. v. Smith	۱۱۵-۱۱۳، ۶۵۳-۶۵۲	۶۹۳، ۳۶۹، ۴۹۳
R. v. Sourton	۹۰۹	۵۰۴
R. v. Sparkes	۸۹۸-۸۹۶	۴۹۹، ۵۰۰
R. v. Spencer	۸۲۰	۴۶۰
R. v. Spilsbury	۸۲۰	۴۶۰
R. v. Stannard	۴۱۶	۲۴۱
R. v. Steel	۸۰۹	۴۵۴
R. v. Sterne	۱۳۶	۸۲
R. v. Stockton	۵۵۲	۳۱۵
R. v. Stokes	۵۱۲	۲۹۴
R. v. Strand Board of Works	۶۴۲	۴۶۳
R. v. Stubbs	۲۶۶	۱۶۳
R. v. Sullivan	۸۵۰	۴۶۵

	صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب
R. v. Swendsen	۲۱۶	۲۴۱
R. v. Tate	۲۷۶	۱۶۳
R. v. Tawell	۶۷۰	۳۷۸
R. v. Taylor	۸۲۰-۲۵۱	۱۲۸ و ۲۶۰
R. v. Teal	-۹۹۸	۵۵۵
R. v. Thistlewood	۸۳۷-۸۳۵	۲۶۹ و ۲۶۸
R. v. Thistlewood	۱۰۰۰	۵۵۶
R. v. Thompson	۸۲۸-۱۱۷	۷۰ و ۲۷۴
R. v. Tippet	۸۵۰	۵۹۲
R. v. Tolson	۷۸۲-۶۱۷	۲۴۲ و ۳۴۹
R. v. Tooke (Horne)	۳۷۵	۲۱۸
R. v. Torpey	۶۲۶	۳۶۵
R. v. Totnes	۵۵۲	۳۱۶
R. v. Travers	۲۳۹-۲۳۷	۱۴۰ و ۱۴۱
R. v. Tucker	۱۷۰	۱۰۱
R. v. Turner	۲۳۷-۲۳۵	۲۵۲ و ۲۵۳
R. v. Twynning	-۲۳۹	۲۵۳
R. v. United Kingdom Electric & Co.	۵۱۶-۵۱۲	۲۹۳ و ۲۹۶
R. v. Upton Gray	۵۳۵	۳۰۶
R. v. Vaughan	۷۸۲-۶۲۳	۳۶۳ و ۳۴۲
R. v. Verelst	۵۵۲	۳۱۵
R. v. Vreones	۹۲۶-۲۳۲	۱۳۷ و ۵۱۵
R. v. Wade	-۹۵۶	۵۳۱
R. v. Walker	۵۵۱-۵۱۲	۲۹۳ و ۳۱۲
R. v. Walking	۳۲۶	۱۹۳
R. v. Walker	۲۵۱-۲۴۳	۱۴۳ و ۱۴۸
R. v. Walker	۷۲۰	۲۱۸
R. v. Walking	۹۹۸	۵۵۵

صفحہ ترجمہ	صفحہ اصل کتاب	
۵۱۱	۲۹۳	R. v. Walter
۱۳۵	۸۱	R. v. Warickshall
۸۴۸-۱۱۶	۷۰۳۴۴	R. v. Warringham
۱۰۰۰	۵۵۶	R. v. Watson
۷۲۵-۱۷۵	۱۰۴۳۱۰	R. v. Weaver
۴۰۵	۲۳۵	R. v. Weeks
۶۷۷	۳۸۲	R. v. Whalley
۸۵۰	۴۷۵	R. v. Wheeling
۴۶۴	۲۶۷	R. v. Whiley
۶۷۰-۲۵۱-۷۲	۴۳۳۱۴۸	R. v. White
۸۴۸	۳۷۸۳۴۴	R. v. Whitehead
۲۱۶-۱۴۲	۸۵۳۱۲۷	R. v. Whitehouse
۱۰۲۲	۵۶۹	R. v. Whiting
۴۱۶	۲۴۱	R. v. Wigley
۹۴۲	۵۲۴	R. v. Wild
۸۹۶-۸۴۶	۴۷۳۳۹۹	R. v. Wilkes
۲۷۶	۱۶۳	R. v. Williams
۲۴۳-۲۴۱	۱۳۳۱۴۳	R. v. Willshire
۵۱۷	۲۹۷	R. v. Wood
۴۱۴	۲۳۰	R. v. Wright
۶۴۲-۵۸۶	۳۳۳۳۶۳	R. v. Wyatt
- ۹۷۴	۵۴۱	R. v. Wylie
۴۰۷-۴۰۵	۲۳۵۳۳۶	R. v. Yates
۴۶۴-۴۰۵	۲۳۵۳۶۷	R. v. Young
۹۴۳-۹۴۱	۵۲۳۰۵۲۲	
۹۴۱	۵۲۳	

صفحہ اول کتاب	صفحہ ترجمہ
Radwell's Case	۳۰۳ ۵۲۹
Raggett v. Musgrave	۳۲۳ ۶۰۵
Raleigh's Case	۹۸۱ ۵۱۵ ۹۲۶-۱۶۵
Rambert v. Cohen	۲۰۹ ۳۵۹
Randle v. Blackburn	۲۵۳ ۸۰۶
Rands v. Thomas	۲۶۹ ۸۳۸
Rann v. Hughes	۲۰۳, ۲۰۸ ۳۵۶-۳۲۸ ۳۶۶ - ۶۲۶
Ratcliffe's Case	۵۳۱ ۵۵۳ ۹۹۲-۹۵۶
Rawlinson v. Greeves	۳۳۸ ۵۹۶
Read v. Brookman	۳۲۶, ۳۳۶ ۵۹۲-۵۶۳
Read v. Jackson	۳۰۸ ۵۳۹
Read v. Lincoln (Bishop)	۵۶۰ ۱۰۰۰
Reed v. Passer	۳۰۹ ۵۲۱
Rees d. Chamberlain v. Lloyd,	۳۱۳ ۵۲۸
Reeve v. Long	۳۰۶ ۶۱۸
Reeves v. Brymer	۳۲۶ ۶۱۲
Remger v. Fogassa	۹۵ ۱۶۰
Renner v. Tolley	۳۲۶ ۶۱۰
Revett (Goodtitle d.) Braham	۲۲۶, ۲۲۵ ۳۹۱-۳۸۸
Reynolds Ex parte	۱۱۹ ۲۰۳
„ v. Reynolds	۳۰۲ ۵۲۶
Rhodes v. Rhodes	۳۵۱ ۶۲۰
Rice, Re	۲۰۵ ۲۵۲
Rice v. Howard	۵۶۸ ۱۰۲۱

	صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب
Richards v. Bluck	۵۵۶	۳۱۶
Richards v. Gellatly	۶۰۵	۳۴۳
„ v. Lewis	۷۱۴	۴۰۴
Richardson v. Willis	۷۲۹	۴۱۲
Richardson's Case	۳۲۰	۱۸۸
Rickards v. Mumford	۵۰۷	۲۹۱
Ridgway v. Ewbank	۴۳۲-۴۲۸	۲۵۰, ۲۴۸
„ v. Hungerford Market Co.	۱۳۸	۸۴
Ridley v. Plymouth Grinding Co.	۸۱۴	۴۵۷
Rist v. Hobson	۵۵۶	۳۱۷
Rivers v. Hague	۱۰۱۱	۵۶۲
Roberts v. James	۵۷۷	۳۲۸
„ (Doe d.) v. Roberts	۸۳۹	۴۷۰
Robins v. Bridge	۱۰۲۹	۵۸۶
Robinson v. Bland	۶۳۸	۳۶۱
Robinson v. Rabinson	۸۷۱	۴۸۶
Robson v. Rocke	۳۹۳	۲۲۸
Roe d. Haldane v. Harvey	۶۲۷	۳۵۵
Roe d. Johnson v. Ireland	۵۹۳-۵۷۸	۳۲۹, ۳۳۷
„ Bree v. Lees	۶۰۳	۳۴۲
„ Eberall v. Lowe	۵۹۸	۳۳۹
„ Brune v. Rawling	۳۸۳	۲۲۲
„ v. Ward	۶۰۳	۳۴۲
Roffe v. Dart	۷۲۳	۴۰۹

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمه
Rolfe v. Hampden	۹۸	۱۶۵
Roscommon's (Earl) Claim	۳۳۸	۵۹۵
Rose v. Calland	۳۳۷	۵۹۳
Ross v. Boyd	۵۴۲	۹۷۵
„ v. Hunter	۳۰۹, ۳۰۹	۵۴۰-۵۳۵
Rowbotham v. Wilson	۲۹۲	۵۰۹
Rowe v. Brenton	۲۹۲	۵۰۹
„ v. Grenfell	۲۹۲	۵۰۹
Rugby Charity v. Merryweather	۳۳۴	۵۸۸
Rugg v. Kmgsmill	۳۳۸	۵۹۶
Russell v. Russell	۱۲۳	۲۰۹
Russell's Case	۹۷۸۹۹	۱۶۷-۱۶۳
Rust v. Baker	۳۴۸	۶۱۴
Rutherford v. Rutherford	۴۸۴	۸۷۱
Ryder v. Wombwell	۶۹	۱۱۵
St. GEORGE'S v. St. Margaret's	۳۱۰	۵۴۲
St. Mary Magdalen v. Att.-Gen.	۳۳۷, ۳۴۱	۶۰۱-۵۹۳
Salisbury (Marquis) v. G. N. Ry. Co. .	۳۴۳	۶۴۱
Samson v. Yardley	۹۴, ۹۴, ۹۶	۱۶۳-۱۶۱, ۱۵۸-۹۱۸
Sanders v. Karnell	۵۱۱	۸۱۴
Sanderson v. Collman	۴۵۷	۸۳۴-۵۳۵
Saph v. Atkinson	۲۴۷	۲۸۹
Sawbridge v. Benton	۳۳۷	۵۹۳
Saye and Sele (Barony) Case	۳۱۱	۵۴۲

صفحات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
۴۲۵-۴۲۲، ۲۴۵	۲۱۸ و ۲۰۸	Sayer v. Glossop.....
	۴۱۰	Scales v. Key.....
۵۶۹	۳۲۴	Scholes v. Hilton.....
۵۳۶	۳۰۶	Schoning & Harlin's Case.....
۸۷۳	۲۸۷	Schookbridge v. Ward.....
۵۷۱	۳۲۵	Scoones v. Morrell.....
۶۲۲	۳۶۳	Scott v. Sampson.....
۴۱۱	۲۳۸	„ v. Scott.....
۱۵۲	۹۲	„ v. Walker.....
۹۸۴	۵۲۷	Seaman v. Netherclift.....
۷۷۲-۱۹۲	۱۱۴ و ۲۳۷	Selfe v. Isaacson.....
۱۰۵۰-۹۳۹	۵۲۲ و ۵۸۶	Sellen v. Norman.....
۱۰۴۹	۵۸۶	Sells v. Hoare.....
۶۱۲	۴۲۷	Shadden v. McElwee.....
۲۵۸	۱۵۲	Shadwell v. Shadwell.....
۱۹۲	۱۱۲	Shallcross (Doe d.) v. Palmer.....
۹۸۴	۵۲۷	Shaw's Case.....
۳۶۸	۱۱۲	Shedden v. Patrick.....
۳۳۱	۱۹۲	Sheffield v. Ratcliffe.....
۹۲۲	۵۱۳	Shelling v. Farmer.....
۲۸۰-۲۲	۲۵، ۲۷۶	Shephard v. Payne.....
۷۲۵	۴۱۰	Shepherd, In re, George v. Thyer.....
۵۶۶-۵۰۳	۲۸۹، ۳۲۲	Shewen (Doe d.) v. Wroot.....
۵۴۱	۳۰۹	Shilling v. Accidental Death Co.....
۲۹۹	۲۸۷	
۷۲۱	۴۱۹	

صفحات ترجمه	صفحات اصل کتاب	
۵۵۰-۵۵۱	۳۱۴, ۳۲۲	Short v. Lee
۵۸۴	۳۳۲	Shuttleworth v. Le Fleming
۵۴۱	۳۰۹	Sichel v. Lambert
۱۹۹-۲۰۳	۱۱۴, ۱۱۹	Sidebottom v. Adkins
۵۳۶-۵۴۲	۳۰۶, ۳۱۰	Sidney v. Sidney
۱۶۶-۳۹۶	۹۹, ۲۳۰	Sidney's Case
۸۵۴	۴۶۶	Silanus Trial
۱۳۸	۸۳	Simmons V. Lillystone
۳۴۸-۳۴۹	۲۱۳, ۲۱۴	„ v. Rudall
۵۳۹	۳۰۸	Simms v. Henderson
۸۳۲	۴۶۶	Simpson, In re. Ex parte Morgan
۶۴۴	۳۶۴	„ v. Att. Gen.
۵۰۶-۶۴۱	۲۹۱, ۳۶۳	„ v. Dendy
۵۹۰	۳۳۵	„ v. Gutteridge
۶۰۶	۳۴۴	Sinclair v. Baggaley
۶۲۵	۴۱۰	Slane Peerage Case
۸۱۴-۸۱۴	۴۵۶, ۴۵۶	Slatterie v. Pooley
۸۱۸-۱۰۵۸	۴۵۹, ۵۹۲	Smartle v. Penhallow
۶۰۵-۶۰۶	۳۴۸	Smith v. Battens
۶۵۱	۴۲۴	„ v. Blakey
۸۰۶	۴۵۳	„ v. Blandy
۴۴۲	۲۵۰	„ v. Devies
۴۵۹	۲۰۹	„ v. Morgan
۶۰۸	۳۴۵	„ v. Stapleton

صفاۃ ترجمہ	صفاۃ اصل کتاب	
۲۳۳	۱۳۷	Smith v. Tebbitt
۸۷۵	۲۸۸	Smith's Case
۶۰۸	۳۲۵	Smout v. Ilbery
۱۳۲	۷۹	Smyth v. Anderson
۵۳۳	۳۰۵	„ v. Wheeler
۶۲۲	۳۶۲	Somerset (Duke) v. Fogwell
۶۳۲	۲۵۱	Soward v. Leggatt
۲۹۸	۱۷۹	Sparke v. Middleton
۳۸۸-۳۸۲	۲۲۵, ۲۲۳	Sparrow v. Farrant
۲۰۵	۲۳۵	Spenceer v. De Willott
۶۲۷	۳۶۶	Spice v. Bacon
۵۷۹	۳۲۹	Spry v. Flood
۹۹۲	۵۵۳	Stafford's (Humphrey) Case
۱۰۱۶-۳۰۲	۱۷۹, ۵۶۵	„ (Lord) Case
۳۷۹	۲۲۰	Stanger v. Searle
۶۳۶	۳۶۰	Stanley v. Bernes
۲۸۲-۱۲۲	۸۵, ۱۶۸	Stapleton v. Crofts
۷۵۱	۲۲۲	Stapylton v. Clough
۷۲۲	۲۱۹	State v. Duncan
۳۰۲	۱۷۸	„ v. Powell
۹۸۳	۵۲۶	Steadman v. Arden
۳۶۱	۲۱۰	Steeds v. Steeds
۶۲۲	۳۶۳	Steel v. Prickett
۶۱۸	۳۵۰	Stevens, In re

اسماء قانون شہادت	صفحات ترجہ	صفحات اصل کتاب
Stevens v. Webb	۱۳۵	۸۱
„ (Goodright d.) v. Moss	۹۱۰	۵۰۶
Steward's Case	۲۳۹	۱۴۰
Stewart v. Canty	۶۰۵	۳۲۳
Stobart v. Dryden	۶۵۷	۴۲۷
Stockdale v. Hansard	۵۲۵	۳۰۱
Stocken v. Collin	۶۰۷	۳۲۴
Stocks v. Ellis	۱۲۹	۸۹
Stone v. Grubban	۶۰۷	۳۲۴
Stones v. Byron	۲۹۵-۲۹۳	۱۶۳, ۱۶۴
Storr v. Scott	- ۲۹۷	۱۷۵
Stott v. Stott	۱۳۲	۷۹
Stowe v. Joliffe	۶۲۵	۳۹۵
Strafford's (Earl) Case	۳۲	۲۱
Straker v. Graham	۱۶۵	۹۸
Streeten v. Black	۸۹۲	۴۹۷
Stroughhill v. Buck	۱۰۰۰	۵۵۹
Sturla v. Freccia	۸۳۲	۴۶۶
Sugden v. (Lord) St. Leonards	۳۴۷	۲۰۲
Sunderland Marine & Co. v. Kearney	۳۵۴-۳۵۳	۲۰۵, ۲۰۶
Surrey Canal Co. v. Hall	- ۱۰۵۱	۵۸۷
Sussex Peerage Case	۲۳۵	۲۵۲
Sutton v. Johnstone	۵۸۸-۵۸۷	۳۳۳, ۳۳۴
Swiftsure, The	۷۲۹-۷۵۱	۴۲۳, ۴۲۴
	- ۷۷۵	۴۳۷
	۵۳۹	۳۰۸
	۷۴۹	۴۲۳

صفاۃ ترجمہ	صفاۃ اصل کتاب	
۵۰۵	۲۹۰	Swinnerton v. Stafford (Marquis) -----
۵۹۶	۳۳۸	Syburn (England d.) v. Slade -----
۳۹۶-۱۶۷	۹۹, ۲۳۰	Sydney's Case -----
۳۶۸	۲۱۴	Sykes. In the goods of -----
۵۵۴	۳۱۶	TALBOT v. Hodson -----
۹۲۶	۵۲۶	Tatham v. Wright -----
۳۶۶	۲۱۳	Tatum (Doe d.) v. Catomore -----
۵۶۹	۳۲۴	Taylor v. Cook -----
۸۹۲	۴۹۷	„ v. Foster -----
۷۴۹	۴۲۳	„ v. Witham -----
۵۵۶	۳۱۷	„ d. Atkins v. Horde -----
۵۹۷	۳۳۸	Tenny d. Whinnett v. Jones -----
۵۶۹	۳۲۴	Tewkesbury (Bailiffs) v. Bricknell, -----
۲۸۳	۲۷۸	Tharpe v. Stallwood -----
۵۳۳	۳۰۵	Thomas v. Cook -----
۷۲۲	۴۱۹	„ v. Russell -----
۵۴۵	۳۱۱	„ v. Thomas -----
۱۰۵۳	۵۸۹	Thomas (Doe d.) v. Beynon -----
۱۶۲	۹۶	Thoma's Case -----
۵۴۱	۳۰۹	Thompson, In re, Langham v -----
۶۳۸	۳۶۱	Thompson -----
۸۰۷	۲۵۴	Thompson v Hopper -----
۵۳۳	۳۰۵	Thomson v. Austen -----
		„ v. Leach -----

صفحہ اول کتاب	صفحہ ترجمہ
Thorne v. Rolff	۳۲۸-۳۲۹ ۹۱۶-۹۱۷
Thornhill, In re	۵۲۷ ۵۲۸
Throckmorton's Case	۹۹ ۱۶۷
Throgmorton v. Walton	۳۲۸ ۶۱۲
Thunder v. Warren	۲۵۸ ۸۱۶
Thurtell and Hunt's Case	۳۹۱ ۶۹۳
Tichbornes Case	۱۳۲۲-۱۳۲۳ ۶۸۵-۶۸۶
Tilman (Doe d.) v. Tarver	۲۲۲-۲۲۳ ۳۸۵-۳۸۶
Tindal v. Brown	۲۲۵ ۳۸۸
Toleman v. Portbury	۲۸۹-۲۹۰ ۵۰۳-۵۰۴
Toll v. Lee	۲۵۲ ۲۳۹
Tomlinson v. Bullock	۲۵۷ ۸۱۵
Topham v. McGregor	۲۷۹ ۲۸۵
Toosey v. Williams	۲۱۰ ۳۶۱
Townson v. Tickell	۳۲۵ ۶۰۸
Tracy Peerage Case	۳۰۵ ۵۳۳
Trinidad Co. v. Coryat	۲۲۸-۲۲۹ ۶۲۲-۶۲۳
Trowel v. Castle	۲۳۷ ۷۷۵
Turton v. Turton	۲۶۶ ۸۳۳
Tutton v. Drake	۲۱۳ ۲۶۷
UNDERWOOD v. Wing	۲۹۲-۲۹۳ ۶۱۱-۵۰۹
VANDER Donckt v. Thellasson	۲۳۲ ۲۰۳
Vaux Peerage Case	۳۵۳ ۶۲۳
Villars, Ex Parte	۲۳۷ ۷۷۵
	۵۶۰ ۱۰۰۷
	۳۰۵ ۵۳۳

	صفحات اصل کتب	صفحات ترجمہ
Virgo v. Virgo	۵۱۱	۹۱۸
Volant v. Soyer	۲۰۰	۲۲۲
Vooght v. Winch	۳۲۹	۵۶۹
WADDINGTON v. Roberts	۳۱۵	۵۵۲
Wadsworth v. Spain (Queen)	۳۵۹	۶۲۵
Wakeman v. Lindsey	۱۶۰	۲۶۱
Waldron v. Ward	۱۶۶، ۲۹۶	۲۹۸-۸۹۲
Walker v. Wilsher	۲۵۹	۸۱۹
Walker's Case	۱۵۲	۲۵۸
Wall's Case	۳۰۶	۵۲۶
Wallwyn v. Lee	۳۳۹	۵۹۸
Walter v. Gunner	۳۲۹	۵۶۹
Warburton v. Parke	۲۳۲	۵۸۲
Ward v. Ward	۳۳۶	۵۹۲
Waring v. Waring	۱۳۶	۲۳۲
Warren v. Anderson	۲۱۸	۳۶۶
Warren v. Brown	۳۳۲	۵۸۵
Warren v. Warren	۳۳۴	۵۸۸
Wartney (Doe d.) v. Grey	۴۰۶	۶۱۸
Washington v. Brymer	۳۴۶	۶۱۲
Watkins v. Watkins	۳۰۶	۵۲۶
Watson v. Clark	۳۶۱	۶۲۶
" v. Gray	۳۶۴	۶۶۶
" v. McEwan	۱۱۵	۱۹۵

صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Webb v. Hewitt	۲۱۰ ۳۶۲
„ v. Ross	۲۵۷ ۴۲۲
Webster v. Birchmore	۳۲۸ ۶۱۵
Wedge wood V. Hart	۲۵۲ ۴۲۰
Welch v. Seaborn	۳۰۵ ۵۳۲
Welcome v. Upton	۳۲۲ ۵۶۹
Weld v. Hornby	۳۲۹ ۵۷۸
Welsh (Doe d.) v. Langfield	۷۸۱ ۲۲۶ ۴۲۵-۱۳۰
Wentworth v. Lloyd	۲۹۸ ۸۹۲
West v. Sackville	۱۰۵ ۱۷۷
„ v. State	۲۹۲ ۵۱۲
Western Bank of Scotland v. Needell	۲۶۸ ۸۳۵
Wharram v. Wharram	۲۰۶ ۳۵۲
Wheeler v. Merchant	۴۹۸ ۱۵۰۰ ۸۹۹-۸۹۵
Whinnett (Tenny d.) v. Jones	۳۳۸ ۵۹۷
White, In re	۳۰۲ ۵۲۸
White v. Carroll	۱۱۲ ۱۹۲
White v. Foljambe	۳۱۳ ۱۳۳۸ ۵۹۶-۵۲۹
„ v. Greenish	۳۲۰ - ۶۰۰
„ v. Hill	۲۶۷ ۸۳۵
„ v. Lincoln (Lady)	۱۶۰ ۲۷۱
„ v. Lisle	۳۵۵ ۶۲۹
Whiteley v. King	۳۲۵ ۵۷۲
Whittick (Doe d.) v. Johnson	۳۲۳ ۶۰۶
	۳۶۵ ۶۲۵

مقدمات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
Whyman v. Garth	۲۰۴۳۵۹	۸۱۹-۳۵۱
Wideman v. Walpole	۳۴۳۱۵۳۲	۹۵۸-۶۰۶
Wigley v. Treasury Solicitor	۵۹۲ ۳۰۹	- ۱۰۵۹ ۵۴۱
Wilcox v. Gotfrey	۵۳۲	۹۵۹
Wilding v. Sanderson	۱۷۷	۳۰۱
Wiles v. Woodward	۴۶۶	۸۳۲
Wilkins (Doe d.) v. Cleveland (Marquis)	۳۱۲	۵۴۹
Wilkinson v. Payne	۲۸۷	۵۰۱
„ v. Proud	۳۳۲, ۳۱۹	۵۸۲-۵۶۱
Williams v. East India Co	۳۰۲	۵۴۶
„ v. Eyton	۳۳۷	۵۹۵
„ v. Quebrada Land & Co	۴۹۸	۸۹۲
„ v. Thomas	۵۵۷	۱۰۰۲
„ v. Williams	۴۸۶, ۴۹۱	۸۸۰-۸۷۱
William's Case	۴۴۲	۷۸۴
Willman v. Worrall	۴۱۸	۳۷۶
Wilson v. Allen	۴۲۸	۵۹۵
„ v. Hodges	۴۴۵	۶۱۵
„ v. Rastall	۴۹۷, ۴۹۹	۵۹۷-۵۹۳
„ v. Tunman	۵۵۷ ۴۷۷	- ۹۱۰ ۴۸۲
„ v. Wilson	۷	۱۲
Winberg v. Winberg	۴۸۶	۸۷۱
Wing v. Angrave	۳۵۳	۶۲۲

مقدمات ترجمہ	صفحات اصل کتاب	
Winstone, In the goods of	۳۲۸	۶۱۶
Winterbottom v. Derby (Lord)	۳۲۸, ۳۳۲	۵۸۹-۵۹۶
Wintle, In re	۱۰۲	۱۶۶
Wolley v. Brownhill	۳۳۶	۵۹۵
Wood v. Pringle	۵۵۶	۱۰۰۲
Woodward v. Buchanan	۳۳۵	۲۰۶
„ v. Goulstone	۲۰۶	۳۵۳
Woolcombe v. Ouldridge	۳۲۹	۵۸۰
Worcester Trustees (Doe d) v. Rowlands	۳۳۵, ۵۵۹	۱۰۰۶-۲۲۹
Worral v. Jones	۱۵۹	۲۶۰
Worth v. Gilling	۸۳	۱۳۹
Wotton, In the goods of	۲۰۶	۳۵۵
Wright v. Holdgate	۳۱۱, ۵۰۶	۹۱۰-۵۲۲
„ v. Howard	۳۲۶	۵۶۳
„ v. Lainson	۳۳۲	۶۰۶
Wright v. Mithies	۲۸۵	۵۰۳
„ (Doe d.) v. Tatham	۴۱۶, ۵۲۹	۹۲۶-۶۲۶
Wrotesley v. Adams	۳۲۵	۶۱۰
Wyllie v. Moot	۳۲۶	۵۶۹
Wynne, In re	۵۳۳	۹۶۰
YARDLEY v. Arnold	۸۵, ۱۲۶	۲۱۶-۲۲۲
Yewin's Case	۵۶۵	۱۰۱۶
Yorke v. Brown	۳۲۲	۶۰۶
Young v. Auster	۲۰۸	۲۵۸

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
Young v. Clare Hall (Master)	۴۲۶	۷۵۵
„ v. Honner	۲۲۶	۳۹۱
„ v. Raincock	۴۶۶	۸۳۳
„ v. Slaughterford	۱۲۰	۲۳۸
Young Manfg. Co., In re	۴۲۸	۷۵۸



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اصول شہادت

مُقَدِّمہ

۱ (۱) ۱

حصہ اول

شہادت اور ثبوت عام طور پر

صفحات ۱ تا ۱۳

صفحات ۱ تا ۱۳

۶ - ۴ بذریعہ دلیل

۶ - ۴ بذریعہ حواس

۷ - ۴ (۲) فیصلہ تصدیق

۸ - ۵

۹ - ۶

۱۰ - ۶

۱۱ - ۶ (۱) مادی اور فیزیائی

۱۲ - ۶ (۲) حادثات اور

حالات اشیاء

۱۳ - ۶ (۳) مثبت و منفی

۱۲ - ۸

۱۳ - ۸

ثبوت

شہادت

تقسیم واقعات

قانون اور واقعات میں تعلق ۲ - ۱

۲ - ۲ تنقید واقعات

۲ - ۲ فہم انسانی :-

(الف) تصورات کے خزانہ ۲ - ۲

(۱) حس ۲ - ۳

(۲) فکر ۲ - ۳

(ب) اشیاء جن کا شعور ہوگا ۵ - ۳

(۱) تصورات میں تعلق ۵ - ۳

(۲) موجود حقیقی ۶ - ۴

(ج) شدت یقین ۶ - ۴

(۱) علم ۶ - ۴

وجدانی ۶ - ۴

داخلی و خارجی شہادت

گواہی پر اعتبار کرنے کا فطری جہان

صفحہ اول کتابت

صفحہ اول کتابت

(۱) بیان کی حیثانی ۲۳-۱۴

(۲) امکان و احتمال ۲۳-۱۴

غلط بیانی - ناقص بیانی وغیرہ ۲۵-۱۶

تقسیم شہادت ۲۶-۱۶

(۱) شہادت بلا واسطہ

اور بالواسطہ ۲۶-۱۶

(الف) شہادت بلا واسطہ ۲۶-۱۶

(ب) شہادت قراین ۲۶-۱۶

قطعی ۲۶-۱۶

قیاسی ۲۶-۱۶

(۲) ہادی اور تحقیقی شہادت ۲۶-۱۶

(۳) ابتدائی اور کسب شہادت ۲۸-۱۸

(۴) پہلے سے مقرر کردہ

شہادت ۳۰-۱۹

سجلین (ریکارڈس)

وصیت نامہ معاہدہ وغیرہ ۳۱-۱۹

پالیمانی حبس ۳۲-۲۰

(۱) دفعہ: قانون کی تعریف صحیح طور پر یوں کی گئی ہے کہ وہ انسانوں کے لیے ایک قاعدہ عمل ہے جس کو مقتدر اعلیٰ نے مقرر و مشتر کیا ہے۔ اور جس کی تعمیل سزا و جزا کی تہدید سے کرائی جاتی ہے۔ لیکن گواہانوں کے افعال قانون کے موضوع ہیں۔ مگر وہ اس کے وجود کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ قاعدہ وہی رہتا ہے۔ چاہے اس کے اطلاق کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ وہ ہمیشہ سزا دی جائے گی۔ اگر قتل یا چوری کروے۔ اگر کسی شخص کی زمین یا اس کا سامان خرید و توخر کو اس کی قیمت ادا کرنی چاہئے۔ قانون کے قاعدے ہوتے ہیں۔ گو کسی قتل یا سرقت کا بھی ایک باب

سج کی تہدیدیں

(۱) قضائی تہدید ۱۴-۹

(۲) اخلاقی تہدید ۱۶-۱۰

(۳) مذہبی تہدید ۱۶-۱۰

اعتبار جو انسانی گواہی پر کیا جاسکتا ہے ۱۹-۱۲

(الف) صحیح بیان کرنا کا ارادہ ۱۹-۱۲

(۱) عرض یا نصیب ۱۹-۱۲

(۲) سابقہ مقول ۱۹-۱۲

برصداقت ۱۹-۱۲

(۳) طرز اور ڈھنگ ۲۰-۱۲

(ب) قابلیت گواہ ۲۲-۱۴

(۱) مشاہدے کے

مواقف ۲۲-۱۴

(۲) مشاہدے کی قوت ۲۲-۱۴

(۳) قرائن کی اہمیت ۲۳-۱۴

(۴) حافظہ ۲۳-۱۴

متوافق و متضاد گواہیاں ۲۳-۱۴

گواہی کی جانچ ۲۳-۱۴

(۲) دفعہ: قانون کی تعریف صحیح طور پر یوں کی گئی ہے کہ وہ انسانوں کے لیے ایک قاعدہ عمل ہے جس کو مقتدر اعلیٰ نے مقرر و مشتر کیا ہے۔ اور جس کی تعمیل سزا و جزا کی تہدید سے کرائی جاتی ہے۔ لیکن گواہانوں کے افعال قانون کے موضوع ہیں۔ مگر وہ اس کے وجود کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ قاعدہ وہی رہتا ہے۔ چاہے اس کے اطلاق کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ وہ ہمیشہ سزا دی جائے گی۔ اگر قتل یا چوری کروے۔ اگر کسی شخص کی زمین یا اس کا سامان خرید و توخر کو اس کی قیمت ادا کرنی چاہئے۔ قانون کے قاعدے ہوتے ہیں۔ گو کسی قتل یا سرقت کا بھی ایک باب

نہ کیا جائے۔ اور گوہر قرض جو لیا جائے یا بندی وقت و ایمانداری سے ادا کر دیا جائے۔
قاعدے کا وجود اس وقت تک جب تک کہ کوئی فعل کیا جائے جس سے وہ متعلق
ہو سکے اور گویا صورت شکل اختیار کر کے نظری رہتا ہے۔ اس مقولہ قانونی کے کہ
”واقعات سے قانون بنتا ہے“ یہی معنی ہوتے ہیں۔ اور اسی لیے عدالتوں کے
فرض میں مشکوک و نزاعی واقعات کی تحقیق بھی داخل ہے۔ اور تحقیق واقعات
پر علم اصول قانون کے اصولوں کا اطلاق بھی ہے۔

دفعہ (۲) عدالتوں میں ثبوت طلب واقعات کی تحقیق تصفیہ بالکل
اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح عام لوگ مشکوک یا نزاعی واقعات کا تصفیہ
کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ قانون صریح کی رو سے بعض قواعد غیر جانبداری
اور صحیح فیصلہ حاصل کرنے یا بعض خرابیوں کو جو تحقیق کے ضمن میں پیدا ہو سکتی ہیں
دور کرنے کے لیے مقرر ہیں۔ اور یہ فرق انسانی خود ساختہ قانون و قدرتی قانون
کے فرق کے مشابہ ہے۔ اس کے متعلق بیکن (Bacon) نے کیا خوب کہا ہے
کہ ”قدرت میں انصاف کے سرچشمے ہیں جن سے تمام مدنی قوانین مثل نہروں
کے نکلے ہیں۔ اور جس طرح پانی میں ان زمینوں کا جن بہ سے وہ بہتا ہے رنگ
اور مزہ آجاتا ہے۔ اسی طرح مدنی قوانین بھی ان مقامات اور حکومتوں کے لحاظ
سے جہاں وہ رائج ہوتے ہیں مختلف ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہی ماخذ سے
نکلے ہیں۔ پس جس طرح قدرتی قانون کے مطالعے کو انسانی خود ساختہ قانون کے
مطالعے پر سبقت ہے۔ اسی طرح صداقت کی دریافت میں انسانی ذہن کے خزانوں
کی تحقیق کو ان مصنوعی قواعد کی تحقیق پر سبقت ہونی چاہئے جو اس کی تائید میں
وضع کئے گئے ہیں۔ اسی لیے اس مقدمے کے دو حصے ان دو مضامین سے متعلق

۱۔ سابتہ دیباچہ میں کہہ دیا گیا ہے اور یہاں بھی مکرر کہا جاتا ہے کہ اس کتاب کی دفعات کو سابق اڈیٹر نے بعض
جگہ مختصر کر دیا ہے اور بعض جگہ ان میں اضافہ کیا ہے۔ لیکن مصنف کی ترتیب پر جگہ باقی رکھی گئی ہے۔
۲۔ ترقی علم (“The Advancement of Learning”) از بیکن۔ کتاب۔

ہوں گے۔

دفعہ (۳۱) : فہم انسانی پر تین نقطہ ہائے نظر سے غور کیا جاسکتا ہے۔ یعنی ماخذ ہائے تصورات کے نقطہ نظر سے ان اشیاء کے لحاظ سے جن کا ذہن انسانی کو شعور ہوتا ہے۔ اور واقعات یا قضیات کی صداقت یا بطلان کے متعلق ہمارے یقین کی شدت کے لحاظ سے۔

دفعہ (۳۲) : مابعد الطبیعیات کے بلند پایہ علما کے نزدیک ہمارے تصورات کے

ماخذ حس یا فکر ہیں۔ حس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حس داخلی۔ یعنی وجدانی شعور خود ہمارے وجود اور ان خیالات کا جو ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔ علم و یقین کے تمام اقسام میں سے یہ قسم بہت ہی صاف شہیہ سے بالا ہے۔ اور علم و یقین کے تمام اقسام کی بنیاد ہے۔ ڈیکارٹ (Descartes) اور لاک (Locke) گو ان کے نظام دوسری خصوصیات میں کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ اس پر متفق ہیں۔ ”میں فکر کرتا ہوں اس لیے میں موجود ہوں“ ڈیکارٹ کا مشہور مقولہ ہے۔ اور لاک کہتے ہیں کہ ”اگر میں باقی تمام اشیاء کے وجود کے متعلق شک بھی کروں تو یہی شک خود میرے وجود کے شعور کا باعث ہوتا ہے۔ اور مجھے اس پر شک کرنے نہیں دیتا“ سر ٹامس براؤن (Sir Thomas Brown) نے کہا ہے ”لا اور یہ یہ جو کہتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے ہیں۔ اسی قول سے اپنی تردید آپ کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ باقی ساری دنیا سے زیادہ جانتے ہیں“

۱۔ فہم انسانی (Human Understanding) مصنف لاک (Locke) کتاب باب ۱۔
۲۔ Traite des Preuves (کتاب شہادت) مصنف بانئے (Bonnier) دفعات ۶ و ۷۔ طبع دوم۔
لاک نے اپنی کتاب مذکورہ بالا دفعہ ۴ میں حس داخلی سے مراد و فکر، لی ہے۔

۳۔ Principia Philosophiae فقرہ (۱) نوٹ ۷۔

۴۔ لاک کی کتاب مذکورہ بالا۔ کتاب ۴۔ باب ۹۔ دفعہ ۳۔

۵۔ دفعہ ۵۵ Religio Medici (طلب مذہبی)

سوفسطائیوں کا مقولہ ہے کہ بغیر حس کے شعور ممکن نہیں ہے۔ اس میں لیبنتز (Leibnitz) یہ ضروری و دانشمندانہ اضافہ کرتے ہیں کہ ”سوائے خود شعور کے“ (۲) حس خارجی یعنی وہ خاصہ جس کے ذریعے سے خارجی اشیاء کے وجود کا شعور ہمارے ذہن کو خارجی احساسات کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ انھیں دو احساسات سے ہمارے باقی سب تصورات ”فکر“ کے عمل سے پیدا ہوتے ہیں۔ حس کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ وہ خاصہ ہے جس کے ذریعے سے ذہن کو خود اس کے کسی فعل یا عمل کے ذریعے سے تصورات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ذہن کا یہ عمل یا تو ان تصورات پر کار فرما ہوتا ہے جو راست احساسات کے ذریعے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یا ایسے دوسرے تصورات پر جن کا تعلق بلا واسطہ یا بالواسطہ ان حاصل شدہ اول الذکر تصورات سے ہوتا ہے۔

دفعہ (۵) : ذہن انسانی کو دو قسم کی اشیاء کا شعور ہوتا ہے۔ (۱) تصورات کے باہمی تعلقات کا۔ اس عنوان کے تحت ریاضی اور ریاضی کے مسائل صداقتیں آتی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے تصورات کے باہمی تعلقات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ذہن سے باہر ان تصورات کے مطابق کوئی چیز نہ ہو۔ مثلاً ایک مساوی القائم مثلث یا دائرے کی خاصیتیں بہر حال اور

- ۱۔ اس مقولے کو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں ”سوفسطائی مقولہ“ کہا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو مقالہ اول از ڈوگالڈ اسٹورٹ Dugald Stewart (۱۷۶۹-۱۸۲۸) ص ۱۱۳ (یعنی) مقولے کی معنی کا نام معلوم نہ ہو سکا۔
- ۲۔ یہ ارسطو (Aristotle) کی کتاب ”De Anima“ کے ایک مقولے سے بہت شبہ ہے۔
- کتاب ۲۔ باب ۵۔ اس کی مکمل تشریح۔ ڈوگالڈ اسٹورٹ کے مقالے میں جس کا حوالہ آخری نوٹ میں دیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔
- ۳۔ لاک کتاب ۲ باب اول۔ اور بانیس کی کتاب مذکورہ صدر (دیکھئے نوٹ ۱) دفعہ (۵) طبع ثانی۔
- ۴۔ لاک کتاب (۲) باب (۱)۔
- ۵۔ ایضاً کتاب ۴۔ باب (۱)۔
- ۶۔ ایضاً کتاب (۴) باب (۱) دفعات ۴ تا ۶۔

بلاشبہ صحیح ہیں۔ چاہے ایک مکمل مساوی القائمہ مثلث یا مکمل دائرہ دنیا میں پایا جاتا ہو یا نہیں۔ اور ہیئتِ داں ان خموں کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔ جن کو اجسامِ فلکی قوت سے متحرک کئے جانے پر بنا سکتے ہیں۔ اور جن کے مانند نمونے قدرت میں جہاں تک ہم جانتے ہیں۔ نہیں ہیں۔ (۲) وجودِ ہائے حقیقی یعنی اشیاءِ جو ذہن سے باہر خارج ہیں۔ ذہن میں ان کے متعلق تصورات کے مطابق موجود ہوتی ہیں۔

دفعہ (۶)۔ شدتِ یقین کے متعلق ذہنِ انسانی کی خاصیتیں علم اور فیصلے

یا تصدیق پر مشتمل ہیں۔ صحیح معنی میں علم سے مراد ہمارے تصورات کی موافقت یا عدم موافقت کا واقعی ادراک ہے۔ اور ایسے ہی ادراک کے متعلق ”یقین“ کی حد مناسب طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔ علم وجدانی ہوتا ہے جب کہ اس کی موافقت کا ادراک فوراً تصورات ہی کے مقابلے سے حاصل ہوتا ہے۔ علم مدلل ہوتا ہے۔ جب کہ یہ ادراک بالواسطہ ہوتا ہے مثلاً ریاضی صدائیں جن کے ثبوت کو ذہن نے قبول کر لیا ہو۔ اور جب ہمارے حواس کے ذریعے سے ہم کو خارجی اشیاء کے وجود کا ادراک ہوتا ہے تو ہمارا علم حسی کہلاتا ہے۔ لیکن علم و یقین عادتاً ایک ثانوی معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ یعنی ظن غالب یا یقین معقول کے معنوں میں مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مالِ مسروقہ کو مسروقہ جانتے ہوئے لپا یا یہ کہ ہم کو کسی واقعے کے وجود

۱۔ دیکھئے De Morgan, on Probabilities صفحہ ۹۔

۲۔ لاک کتاب چہارم باب اول دفعہ (۷)۔

۳۔ ایضاً کتاب ۴ باب ۱۴۔ دفعہ ۴۔ اور باب (۱) دفعہ ۷۔

۴۔ ایضاً کتاب ۴ باب ۱۔ دفعہ ۲۔

۵۔ ایضاً کتاب ۴۔ باب ۴۔ دفعات ۱۸ و ۷۔

۶۔ ایضاً کتاب ۴۔ ابواب ۱۱ و ۱۲۔

کا یقین یا اخلاقی طور پر یقین ہے وغیرہ۔

دفعہ (۷۱)۔ (۲) = ذہن کی دوسری خاصیت ”فیصلہ“ یا تصدیق گو

شدت یقین کے لحاظ سے علم سے کمتر درجہ رکھتا ہے۔ تاہم فکر و عمل انسانی کے لیے اس کو مساوی اہمیت حاصل ہے۔ اور علم اصول قانون سے متعلق ہونے کی وجہ سے وہ ہماری زیادہ توجہ کا محتاج بھی ہے۔ یہ وہ خاصیت ہے جس کے ذریعے سے ہمارے ذہن تصورات کو دوسرے درمیانی تصورات کی مدد سے جن کا تعلق ان تصورات سے یا تو مستقل اور غیر تبدیل نہیں ہوتا یا ایسا نہیں سمجھا جاتا ہے۔ موافق یا غیر موافق۔ اور واقعات یا قضیات کو صحیح یا باطل قرار دیتے ہیں اس کی بنیاد اس موافقت یا عدم موافقت اور صداقت یا بطلان کے متعلق وہ احتمال یا قرینہ ہے جو ہمارے علم مشاہدے و تجربے سے ان کے مطابق یا مغایر ہونے کی بنا پر مستنبط ہوتا یا قیاس کر لیا جاتا ہے۔ فیصلہ اکثر دوسروں کے مشاہدے یا تجربے کی گواہی پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ اول الذکر کی ایک شاخ ہی ہوئی۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں ہمارا یقین بیان کرنے والوں کی صحت بیانی و صداقت کے قیاس پر مبنی ہوتا ہے۔

دفعہ (۸)۔ علم اور یقین چونکہ بہت کم امور کے متعلق حاصل ہوتے ہیں انسان نہ صرف اپنے اکثر افکار میں بلکہ چھوٹے بڑے۔ اہم و غیر اہم معاملات زندگی میں بھی فیصلہ (تصدیق) وطن غالب پر عمل کرتے ہیں۔ قوت فیصلہ

۱۔ قانون قدرت و اجانب از پونڈارف Puffendorf, jus Nat. et Gent. کتاب ۱۔

باب ۲۔ دفعہ ۱۱۔ اور Analogy of Religion از بٹلر Butler. مقدمہ۔

۲۔ لاک کتاب ۴۔ باب ۱۵۔ دفعہ (۱)۔ اور باب ۱۴۔ دفعہ ۳۔

۳۔ لاک ۴۔ باب ۱۵۔ دفعات ۳ و ۴۔ باب ۱۴۔ دفعہ ۴۔ اور بٹلر کی کتاب۔ انا لوجی آف ریلیجن کا مقدمہ۔

۴۔ لاک ۴۔ باب ۱۵۔ دفعہ (۴)۔

۵۔ ایضاً باب ۱۴۔ دفعہ (۱)۔ انا لوجی آف ریلیجن از بٹلر مقدمہ۔ Judicial Evidence مصنفہ و منتظم

Bentham جلد ۴ صفحہ ۳۵۱ تیز شہادت مصنفہ بکلیٹ Gilbert طبع چارم صفحہ ۲ و ۳۔

نہ صرف واقعاتی امور پر استعمال کی جاتی ہے۔ جو حواس کے مشاہدے میں آنے کی وجہ سے انسانی گواہی کے ذریعے سے قابل ثبوت ہوتے ہیں۔ بلکہ عمل ہائے قدرت اور دوسری ایسی اشیاء پر بھی استعمال کی جاتی ہے۔ جو حواس کے ذریعے سے دریافت نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور اسی لیے اس کے تحت وہ کثیر التعداد مضامین آجاتے ہیں۔ جن کی تحقیق قیاس اور استقراء سے ہوتی ہے۔ لیکن یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ایک ہی امر کے متعلق ایک شخص کو علم و یقین حاصل ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کو ظن اور گمان۔ مثلاً جب کوئی شخص یا تو اصول ریاضی کی لاعلمی کی وجہ سے یا ان کے ثبوت کو سمجھنے کی طرف مائل نہ ہونے کی وجہ سے کسی ریاضی صداقت کو دوسرے شخص کی گواہی پر جو اس کو سمجھتا ہے۔ قبول کر لیتا ہے۔ اس صورت میں اس کے پاس اس صداقت کی صرف ظنی شہادت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے مختبر کے پاس مدلل ثبوت ہے۔

دفعہ (۹)۔ علم اور فیصلہ (تصدیق) کا ایک اور بڑا فرق ظاہر کرنا باقی

ہے۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ علم کی تین قسمیں ہیں۔ لیکن فیصلے (تصدیق) سے جو مختلف درجوں کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ اس کی قسمیں بیان کرنا طاقت انسانی سے باہر ہے۔ کیونکہ جس حد تک واقعات و قضیے ہمارے سابقہ علم۔ مشاہدے اور تجربے کے مطابق ہو سکتے ہیں۔ وہ لازمی طور پر بے انتہا مختلف ہو سکتی ہے۔ فیصلے کے مختلف اقسام کو حدود طمانیت۔ اعتماد

۱۔ لاک کتاب (۴) باب ۱۶۔ دفعات ۱۲ و ۵۔

۲۔ ایضاً دفعہ ۱۲۔ اور کتاب شہادت (زیادے دفعات ۹۔ الخ طبع دوم۔

۳۔ لاک کتاب (۴) باب (۱۵) دفعہ ۱۔ اور باب (۱۴) دفعہ (۳)۔ گر نیلف (Green) کی شہادت

جلد ۱۔ طبع شانزدہم۔ دفعہ ۱۔ نوٹ ۱۔ نیز کتاب شہادت مصنفہ تھیے (Thayer) باب ۱۶۔

لکھ دیکھئے اور دفعہ (۱۶)۔

ظن غالب۔ ظن۔ گمان۔ قیاس۔ شک۔ بے اعتمادی۔ اور بے اعتباری وغیرہ سے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دفعہ (۱۰) : لفظ ثبوت سے صحیح طور پر مراد کوئی شے ہے۔ جو بالواسطہ یا

بلا واسطہ ذہن انسانی کو کسی واقعہ یا قضیے کی صداقت یا بطلان کا یقین دلاتی ہے۔ اور چونکہ صداقتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ان کے ثبوت بھی مختلف ہوتے ہیں مثلاً کسی ریاضی مسئلے یا شکل کے ثبوت وہ درمیانی تصورات ہیں جو سلسلہ دلیل کی مختلف کڑیاں ہوتی ہیں۔ ایسی کسی شے کا ثبوت جو استقرار سے ثابت کی جاتی ہے۔ وہ واقعات ہوتے ہیں۔ جن سے یہ شے مستنبط ہوتی ہے۔ اور عام واقعاتی امور کے ثبوت ہمارے حواس گواہوں کی گواہی۔ دستاویزات وغیرہ ہیں۔ ثبوت سے مراد وہ یقین بھی لیا جاتا ہے جو صحیح معنی میں ثبوت سے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔

دفعہ (۱۱) : لفظ شہادت سے اس کے اصلی معنی میں صاف ظاہر۔ عیاں یا مشہور ہونے کی حالت مراد ہوتی ہے۔ لیکن ہماری زبان کی ایک

۱۔ لاک کتاب ۴۔ باب ۱۶۔ دفعات ۶ تا ۹۔

۲۔ ”دیوانی قوانین ان کی قدرتی ترتیب سے“ مصنفہ ڈوماٹ Domat, Les Lois Civiles dans

leur ordre Naturel, ۳۔ عنوان ۶ شہادت مصنفہ بائیے دفعہ ۵۔ طبع دوم۔

۳۔ ڈوما کتاب صفحات مذکورہ بالا۔

۴۔ Matthaeus de Probationibus (یعنی دو ثبوت) از میتھیس باب اطل نوٹ ۱

Huberus, Praelectiones Juris Civiles (یعنی مقدمہ قانون روم مصنفہ ہیویرس)

کتاب ۲۲۔ عنوان ۳۔ نوٹ (۲)۔ شہادت از گر نیلیف طبع شانزویہم دفعہ ۱۔

۵۔ در لغت، از جانسن Johns. Dict. خارج مالک کے مقنن لاطینی لفظ 'evidentia' (شہادت)

اور فرانسیسی لفظ 'Evidence' کے معنی عام طور پر اس یقین کے لیتے ہیں جو ہمارے حواس کی گواہی

ان کی تصریف کی وجہ سے اس سے مراد وہ امور ہوتے ہیں۔ جو کسی شے کو ظاہر کرتے یا ثابت کرتے ہیں۔ اسی معنی میں یہ عام طور پر ہماری قانونی کتابوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی استعمال ہوگا۔ اس معنی میں شہادت کی اچھی تعریف یوں کی گئی ہے کہ۔ کوئی امر واقعی جس کا اثر۔ رجحان۔ یا مقصد کسی دوسرے واقعے کے ثبوت یا تردید کے متعلق ذہن میں یقین پیدا کرنا ہوتا ہے۔ وہ واقعہ جس کو ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے ”اصل واقعہ“ کہلاتا ہے اور جس واقعے کے ذریعے سے اس کا ثبوت بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کو ”شہادتی واقعہ“ کہتے ہیں۔ جب اس سلسلے کے دو سے زیادہ حصے ہوتے ہیں۔ تو درمیانی کڑیاں بلحاظ نیچے کی کڑیوں کے اصل واقعات ہوتے ہیں۔ اور بلحاظ اوپر کی کڑیوں کے شہادتی واقعات۔ ان درمیانی کڑیوں کو ”متبادل“ اصلی و شہادتی واقعات کہیں گے۔

دفعہ (۱۲) : آئندہ ہم اپنی توجہ ”واقعات کی صداقت“ تک۔ جو اس

بقیہ حاشیہ نمبر (۵) صفحہ گزشتہ۔ سے پیدا ہوتا ہے۔ دیکھئے Quintilian Inst. Orat (یعنی کتاب خطابت مصنفہ کوئینٹیلین کتاب ۲۔ باب (۲)۔ ”لغت قانونی“ از کالون Calvin lexic. jurid اور لغت لاطینی از اسٹیفانس Steph. Thesaur. Ling. Lat.) نیز روم کے ”قوانین دیوانی“ حصہ اول کتاب ۳۔ عنوان (۶)۔ اور شہادت مصنفہ بانے ۶۔ ۸۔ ۹۔ ۲۰ وغیرہ طبع دوم۔ شہادت کے انگریزی قانون میں جو معنی لیے جاتے ہیں ان معنی کے لیے لاطینی اور کلیسائی قانون ”Probatio“ (ثبوت) کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور فرانسیسی مصنفین ”preuve“ یعنی ثبوت کا لفظ۔

۱۔ تارن فریج میں بھی اس کے یہی معنی ہیں۔ دیکھئے ماسوا اور کتابوں کے میقات ٹریٹھی ۱۔

ایڈورڈ دوم ۱۱۴۱ عنوان Replegg. - وائیڈورڈ سوم ۵۔ ۶۔ ۱۱۔

۲۔ Bentham's Judicial Evidence یعنی عدالتی شہادت مصنفہ پنجم صفحہ ۱۱۔ شہادت سے مراد کوئی ثبوت ہے۔ چاہے وہ اشخاص کی گواہی ہو کہ سرکاری تحریروں یا دوسری تحریروں کی واقعے کی مزید تصریف و تفہات ۱۳۔ ۱۴ میں کی گئی ہے۔

۳۔ عدالتی شہادت مصنفہ پنجم صفحہ ۱۸۔

کتاب کا صحیح موضوع ہے۔ محدود کرتے ہوئے پہلے واقعات کے بعض اقسام پر غور کریں گے۔ علم اصول قانون سے ان کا خاص تعلق ہونے کی وجہ سے ان سے واقف رہنا مناسب ہوگا۔ پس واقعات کی پہلی قسم تو یہ ہے کہ واقعات یا تو ”مادی“ ہوتے ہیں یا ”نفسیاتی“۔ مادی واقعات سے مراد وہ واقعات ہیں جو کسی غیر ذی روح شے سے متعلق ہوتے ہیں۔ یا اگر وہ کسی ذی روح شے سے متعلق ہوتے ہیں تو اس کے ان خواص کی وجہ سے نہیں جن سے وہ شے ذی روح ہوتی ہے۔ اور نفسیاتی واقعات وہ واقعات ہیں جو کسی ذی روح شے سے اس کے ان خواص کی وجہ سے جن کی بنا پر وہ ذی روح ہوتا ہے متعلق ہوتے ہیں۔ پس ایسی اشیا کا وجود جو دکھائی دیتی ہیں۔ ذی روح کارندوں کے افعال ظاہری یا کسی مقدمے کے واقعات متعلقہ وغیرہ پہلی قسم کے تحت آتے ہیں۔ اور دوسری قسم کے تحت وہ واقعات آتے ہیں جو صرف کسی شخص کے ذہن ہی میں موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً احساسات یا یاد جن کا اس کو شعور ہو۔ مثلاً کسی قضیے سے آدمی کا ذہنی اتفاق۔ خواہشات و جذبات جن سے وہ متاثر ہو۔ ارتکاب افعال میں اس کا قصد و ارادہ وغیرہ۔ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ نفسیاتی واقعات گواہوں کی گواہی سے ثابت نہیں کئے جاسکتے اور یہ بھی کہ ان کا وجود یا تو ذوق کے اقبال سے دریافت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ اور تقریر سے خیالات کا پتا چلتا ہے۔ یا مادی واقعات پر قیاس کرنے اور نتیجہ نکالنے سے۔ لیکن اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ انسان کا ذہن بھی اتنا ہی موضوع شہادت ہے جتنی کہ اس کے باطن کی حالت۔ اور اسی لیے گواہوں کو اپنی ذہنی حالت کی بلا واسطہ گواہی دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ گو دوسروں کی ذہنی حالت کی گواہی دینے کی

۱۵۔ عدالتی شہادت از منہم صفحہ ۴۵۔

۱۶۔ ثبوت قطعی از ماسکارڈس Mascard. de Prob. concl. صفحہ ۹۳ منہم کی عدالتی شہادت

صفحات ۸۲ و ۸۵۔ ایضاً جلد سوم صفحہ ۶۔ ۵۔ لک ۱۱۸۔ ب۔

۱۷۔ ثبوت قطعی از ماسکارڈس صفحہ ۹۴۔ عدالتی شہادت از منہم ۸۲ و ۸۵۔ جلد اول۔ ایضاً جلد سوم صفحہ ۶۔

نہیں۔

فقہ (۱۳) : واقعات کی اور دو میں بھی ملحوظ رکھئے پہلی تقسیم کی رو سے واقعات

یا تو حادثات ہیں۔ یا حالات۔ یا حادثات سے مراد کوئی حرکت یا تغیر ہے۔ جو یا تو قدرتی طور پر واقع ہوتا ہے یا انسانی ارادے سے۔ آخری صورت میں اسے ”عمل“ یا ”عمل“ کہتے ہیں۔ کسی درخت کا گرنا ایک حادثہ ہے۔ درخت کا وجود

”حالت“ ہے اور دونوں واقعات ہیں۔ واقعات کی دوسری تقسیم کی رو سے واقعات یا تو مثبت ہیں یا منفی۔ یہ ایسا فرق ہے جو بہ خلاف گزشتہ

دو تقسیموں کے واقعات کی ماہیت سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے طرز بیان سے متعلق ہے۔ جو ان کے ذکر کے لیے ہم اختیار کرتے ہیں۔ کسی حالت اشیا کا وجود

ایک مثبت واقعہ ہے۔ اس کا عدم وجود ایک منفی واقعہ۔ لیکن واقعات جو حقیقت میں موجود ہوتے ہیں۔ مثبت ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک منفی واقعہ

کی حقیقت اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ ایک مثبت واقعہ کا عدم ہے۔ اور کسی منفی واقعہ کا عدم اس کے مقابل و مخالف مثبت واقعہ کے وجود کے مساوی ہے۔

فقہ (۱۴) : واقعات کے وجود یا عدم کے متعلق ہمارے اطمینان کا ماخذ

یا علت یا تو ہماری ادراکی یا ذہنی قوتوں کا عمل ہے۔ یا دوسروں کی ایسی ہی قوتوں کا عمل جو ان کی گفتگو یا طرز عمل سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے پہلے کو شہادت داخلی

اور دوسرے کو شہادت خارجی کہہ سکتے ہیں۔ شہادت خارجی کا قانونی کارروائیوں

۱۔ ملک بنام کنگ ۱۸۹۷۔ ایکٹس بیج ۲۱۴۔ نسل بنام کلیمنٹس لارپورٹ ۹ کا من پلین ۱۳۹۔ ولسن بنام ولسن

۲۔ پروویٹ و ڈیورس رپورٹس ۲۳۵ و ۲۴۴۔ ہارڈویک بنام کولسن فنلے و نلسن رپورٹس ۵۳۱۔

۳۔ عدالتی شہادت از جیمز صفحہ ۴۷۔ جلد اول۔

۴۔ ایضاً۔

۵۔ ایضاً صفحہ ۴۹۔

۶۔ ایضاً صفحہ ۴۸۔

۷۔ ایضاً صفحہ ۴۹ و ۵۰۔

۸۔ صفحات ۵۱ و ۵۲۔

میں اور تقریباً تمام دوسری چیزوں میں جو اہم حصہ ہے۔ اس کی وجہ سے مناسب ہے کہ ہم کسی قدر تفصیل سے انسانی گواہی۔ اعتبار کے وجوہات اور ان خطرات پر جن سے ایسی گواہی سنتے وقت محفوظ رہنا چاہئے غور کریں۔

دفعہ (۱۵) : ذہن انسانی کے اس قوی رجحان کو کہ دوسروں کے بیان

کئے ہوئے امور کو صحیح باور کرے عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تصدیق روزمرہ کے مشاہدے سے ہوتی ہے۔ اور یہ بھی مساوی طور پر یقینی ہے کہ اس رجحان کا ایک سبب یہ ہے کہ ہمارے تجربے میں فی الجملہ انسانی گواہی میں جھوٹ سے بہت زیادہ سچ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سوال کہ کیا اس رجحان کا یہ ایک ہی سبب ہے۔ اختلاف آراء کا باعث ہوا ہے۔ قانون قدرت پر لکھنے والے مصنفین بیان کرتے ہیں کہ انسان میں قدرت نے ایک اخلاقی جبلت و دیوت کی ہے۔ جو ان صورتوں میں جہاں قوت اور سرعت مطلوب ہوں۔ اور جہاں عقل و فکر کی قوتیں یا تو بچت نہ ہوں یا اگر بچت ہوں تو سست ہوں۔ اسکے عمل کی محرک ہوتی ہے۔ اور اکثر مصنفین کا خیال ہے کہ دوسروں کے بیانات کو باور کرنے کا رجحان اسی فطری قوت یا جبلت کے عمل میں پایا جاتا ہے۔ انکی حجت ہے کہ انسان کی ساخت ایسی ہے کہ جو علم وہ اپنے ذاتی تجربے سے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ لازمی طور پر بہت محدود ہوتا ہے۔ اور جب تک اس کو فطرت کے کسی اعلیٰ عطیے کی وجہ سے اس قابل نہ بنایا جائے۔ بلکہ مجبور نہ کیا جائے کہ وہ دوسروں کے علم و تجربے سے مستفید ہو سکے۔ دنیا کی نہ تو حکومت ہو سکتی ہے اور نہ ترقی۔ وہ کہتے ہیں کہ زیر بحث رجحان کا جبلی ہونا۔ اس نشینی واقعے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رجحان بچپن میں بحید قوی ہوتا ہے۔ اور کم ہوتا جاتا ہے۔ جب تجربے کی بنیاد ہم کذب و فریب سے

۱۔ دیکھئے اصول قانون قدرت و اجانب از برلام کوئے Burlamaqui, Principes du

Droit de la Nature et des Gens. حصہ دوم باب سوم۔

واقف ہوتے ہیں۔ دوسرے مصنفین اس تمام بحث سے انکار کرتے ہیں۔ اور اصرار سے بیان کیا جاتا ہے کہ بچوں میں دوسروں پر پورا پورا اعتبار کرنا جو دیکھا جاتا ہے یہ ان کے تجربے کے تمام تر یا تقریباً تمام ترکیب طرفہ یا ناقص ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ سنتے ہیں اس کو صحیح تصور کرتے ہیں۔

دفعہ (۱۶)۔ بہر حال یہ امر یقینی ہے کہ انسانوں کے اپنے باہمی معاملات میں

سچ بولنے اور عدا جھوٹ کہنے سے اجتناب کرنے کی تین تہدیدیں ہیں۔
 قدرتی تہدید۔ اخلاقی یا اجتماعی تہدید اور مذہبی تہدید۔ پہلے قدرتی تہدید پر غور کیجئے۔ انسان اور انسان کے درمیان باہمی اعتماد تحصیل علم۔ نوع انسان کی مرفہ اعلیٰ بلکہ سماج کے خود وجود کے لیے ناگزیر ہونے کی وجہ سے خالق اکبر نے سچ کے بہت گہرے چٹھے انسان کے سینے میں پیدا کئے ہیں۔ بقول بنتھم (Bentham) قدرتی تہدید اپنی خاصیت میں کلیتہً جسمانی ہے۔ کیونکہ آرام پسندی اور سہل انگاری سے پیدا ہوتی ہے۔ حافظہ اختراع سے زیادہ کار فرما ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ واقعات

۱۔ "شہادت" از گرنلیف طبع شانزدہم۔ دفعہ ۷۔ اور وہ کتابیں جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

۲۔ عدالتی شہادت از بنتھم صفحات ۱۲۷ تا ۱۳۰۔ اور اخلاقی سیاسی فلسفہ از پالے Paley's Moral and Political Philosophy. کتاب (۱) باب (۵)۔

۳۔ عدالتی شہادت از بنتھم صفحات ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ مزید بیان کے لیے شہادت مصنفہ گرنلیف طبع شانزدہم دفعات ۱۳۷۷۔

۴۔ عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۱۹۸۔ جلد پنجم ایضاً صفحہ ۶۲ تا ۶۳۔ اور بانٹے کی کتاب محو دفعات ۲۲ تا ۲۲۲۔ طبع دوم ہم نے ان وجوہات کی بناءً جن کا ذکر تم میں کیا گیا ہے۔ بانٹے کے الفاظ "قدرتی تہدید" کو بنتھم کے الفاظ "جسمانی تہدید" پر ترجیح دیکر اختیار کر لیا ہے سچ کی قانونی یا سیاسی تہدیدوں اور طرف کا۔ جو مذہبی عقاید کے محض اخلاقیات ہیں۔ اور دونوں اپنی ماہیت میں مصنوعی ہیں ذکر حصہ دوم میں زیادہ مناسب ہوگا۔

۵۔ عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۲ صفحہ ۲۔

۶۔ ایضاً جلد ۱ صفحات ۲۰۲ اور دیکھئے "شہادت" مصنفہ اسٹارکی Stark. Ev. جلد ۱۔ طبع سوم صفحہ ۱۴۱۔

جس طرح گزرے ہیں۔ اسی طرح ان کو بیان کرنا حافظے کا کام ہے۔ یہ فی الواقع جیسے گزرے ہیں۔ اس کے خلاف بیان کرنا اختراع کا کام ہے۔ اور عام طور پر حافظے کے کام کا اختراع کے کام سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگا کہ اختراع بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ حافظے سے جو تصورات ذہن میں آتے ہیں۔ پہلے اور گویا از خود آتے ہیں۔ اختراع اور تخیل سے جو تصورات ذہن میں آتے ہیں وہ محنت و دشواری کے بغیر نہیں آتے۔ پہلے حافظے کے پیش کردہ تصورات آتے ہیں۔ ان کو ترک کرنا ہوتا ہے۔ وہ مسلسل آتے ہیں اور مسلسل ہی ان کو ترک کرنا ان پر دروازہ بند کرنا ہوتا ہے۔ جھوٹے واقعات جن کے لیے تخیل پر زور دینا ہوتا ہے۔ بغیر محنت کے سمجھائی نہیں دیتے۔ یہی نہیں بلکہ تلاش سے کچھ سمجھائی بھی دیتے ہیں۔ تو دوسرے بھی ان کی جگہ سمجھائی دیتے ہیں۔ اس طرح پر سوچنے کی محنت پر انتخاب کی محنت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہنتم کا یہ قول اگرچہ اپنی حد تک صحیح ہے۔ لیکن یہ امر بہت مشکوک ہے کہ کیا وہ قدرتی تہدید کا پورا بیان ہے۔ ہائے نے اپنی کتاب "Traite des Preuves" (شہادت) میں مقولہ بالا پر سختی سے حملہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ گواہوں کی سچائی کی قدرتی تہدید۔ ذہن انسانی کے اس طاقتور جذبے میں پائی جاتی ہے۔ جو انسانوں کو سچ کہنے۔ اور سچ سے بے وفائی کرنے کی صورت میں اپنے پر ظلم کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ کہ سچ اور انصاف دو قطب تارے ہیں۔ جن کی طرف ذہن انسانی آلودہ نہ ہونے کی صورت میں ہمیشہ مائل رہتا ہے۔ ملا رڈ بکین نے بھی اس مسئلے کے متعلق کچھ ایسے ہی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ہنتم اسی

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ گزشتہ۔ نیز ایضاً صفحہ ۲۰ طبع چہارم۔

۱۔ طبع دوم دفعہ ۲۲۱۔ ایک دوسری جگہ طبع دوم دفعہ ۵ میں وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ سچ بھی ہے کہ انسان کے دل میں سچ کہنے کا رجحان ہے اسی طرح جس طرح اشیاء میں زمین کی طرف کھینچے جانے کا تلب بھی انسان آزاد ہوتے ہیں۔ اور وہ مختار ہیں کہ اس رجحان کی اطاعت کریں یا نہ کریں۔ اور وہ لوگ جو یہ اعلان کرتے ہیں۔ ابھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اطاعت نہیں بھی کرتے ہیں۔

۲۔ صداقت پر مضمون۔

کتاب کے ایک دوسرے حصے میں قدرتی تہدید کی ایک شاخ تہدید ہمدردی کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ یہ وہ جذبہ ہے جو ہم کو جھوٹ کہنے سے اس خیال کی وجہ سے باز رکھتا ہے کہ ہمارے جھوٹ سے دوسروں کو تکلیف اور نقصان پہنچے گا۔ اور ان کے نزدیک قدرتی تہدید کی خامی یہ ہے کہ وہ بہ نسبت خاص واقعات میں سچ کہلوانے کے جھوٹ کا کلیۃً انسداد کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ منہج کی قدرتی تہدید کی تعریف کا لحاظ کرتے ہوئے یہ بلاشبہ صحیح بھی ہے۔

دفعہ (۱۷)۔ اخلاقی تہدید کو ایک لفظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ بنی نوع

انسان نے اپنے باہمی معاملات میں سچ کے فائدے اور جھوٹ کے نقصانوں کو معلوم کر کے قصداً سچ کے ترک کرنے کو اجماعاً نہایت مذموم فعل ٹھہرایا ہے اور اسی لیے جیسا کہ بہت سے مصنفوں نے کہا ہے کہ ”جھوٹے“ کے لفظ ہی میں بدنامی ہے۔ اخلاقی تہدید کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ چونکہ اس کی ساری قوت اس وقت پر منحصر ہے جو انسان دوسروں کی رایوں کو دیتے ہیں۔ اس لیے وہ ان کو سکھاتی ہے کہ وہ اپنی خامیوں کو عوام کی نظر سے چھپائیں۔ گو اس میں سچ کی قربانی کیوں نہ ہو جائے۔

دفعہ (۱۸)۔ آخر میں مذہبی تہدید کا ذکر باقی ہے۔ یہ اس عقیدے پر مبنی

ہے کہ حکمران عالم کو سچ پسند اور جھوٹ سے نفرت ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی طریقے پر ایک کی جزا اور دوسرے کی سزا دیتا ہے۔ تورات کے نویں حکم کی رو سے جھوٹی گواہی دینا منع ہے۔ اور اس شخص کو پسند کیا گیا ہے جو ”باوجود اپنے

۱۔ عدالتی شہادت از منہج ملکہ منجم صفحہ ۶۳۶۔

۲۔ ایضاً صفحات ۲۰۷ و ۲۰۸۔

۳۔ قانون قدرت و اجانب ”از پروفڈار فہ کتابکے باب دفعہ ۱۔ عدالتی شہادت از منہج کتاب باب ۱۱۔ دفعہ ۵۔ اعدا لارڈ بکن کا مضمون صداقت پر۔

نقصان کے سچ کہتا ہے اور بدلتا نہیں“ (دیکھئے سرود پنجم) اور قرآن شریف
 ناطق ہے کہ ”اپنے حلف نہ توڑو۔ کیونکہ (ان میں) تم نے خدا کو اپنا گواہ
 ٹھہرایا ہے۔“ (دیکھو سورہ شانزدہم) اور جھوٹی قسموں کو اس دنیا کی برائیوں
 اور آخرت کی سزا کے وعیدوں کے ساتھ منع کیا ہے۔ گود و جگہ سورہ دوم
 و پنجم میں (یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر حلف میں کوئی لفظ بے سوچے سمجھے کہہ دیا جا
 تو خدا اس کی سزا نہیں دیتا۔ جھوٹ کی الہی سزا چونکہ پوشیدہ اور مستقبل کی
 بات ہوتی ہے۔ اس لیے اس تہدید کا اثر اتنا نہیں ہے جتنا کہ بصورت دیگر
 ہوتا۔ اور دروغ حلفی کے مرتکب اکثر ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جن کے
 ایمان پر شبہ نہیں ہو سکتا۔

فقہ ۱۹: ان تینوں تہدیدوں کا اثر اس سے بہت زیادہ ہے جتنا کہ

بادی النظر میں سمجھا جاسکتا ہے۔ ان کا عمل بطور سچ کہلوانے کی علت اور راست
 بیانی کو انسانوں کے لیے عادی و قدرتی امر بنانے کے بہم و مسلسل ہے۔ برخلاف
 اس کے جھوٹ کی ہر ترغیب کو ہم ایک قسم کی انحل قوت ہی
 سمجھ سکتے ہیں جس کا عمل شاذ و نادر اور اتفاقی صورتوں میں ہوتا ہے۔
 یوں تو بہت کم اشخاص ہی کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہر وقت سچ
 بولتے ہیں بہتوں کے نزدیک اس کی پابندی وہم و اتفاق اور حالات پر
 موقوف ہوتی ہے۔ جھوٹ کہنے کی بعضوں کی عادت پرانی ہوتی ہے۔
 اور بعض جماعتیں بعض دوسری جماعتوں سے بعض امور پر پابندی سے گویا
 بطور اصول کے سچ نہیں کہتی ہیں۔ لیکن اخراجات کے لیے ہر ایک تخفیف

۱۔ نیز لیوٹیکس ۶-۵-۵ Leviticus vi. 5-5 جہاں حکم ہے کہ جھوٹی قسم سے جو چیز حاصل ہوتی ہے اس کو

واپس کر دو۔ اور اپنے پاس سے اس میں اس کا پانچواں حصہ شریک کر کے مالک کو دے دو۔

۲۔ نیز سورہ پنجم میں فرمایا گیا ہے کہ قسم کا کفارہ دس آدمیوں کو معمولی کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک
 مسلمان کو غلامی سے آزاد کرنا یا ان تین امور میں سے کسی ایک کی استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھنا ہے۔

کر دینے کے بعد بھی روزانہ جو سچ بولا جاتا ہے۔ اس کی مقدار جھوٹ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور منتقم نے بہت اچھا کہا ہے کہ ”دنیا کے بڑے سے بڑے جھوٹے شخص کے منہ سے اگر جھوٹ بجائے سچ کے ایک مرتبہ نکلا ہو تو سو مرتبہ سچ نکلا ہوگا۔“

دفعہ (۱۲۰)۔ لیکن یہ کہہ دینا بہت ہی ضروری ہے کہ عمل کے وہ سرچشمے

جنہیں ہم نے ”تہدیدات صداقت“ سے موسوم کیا ہے۔ غلط راہ پر بھی ہو سکتے۔ یعنی بجائے سچ کے جھوٹ بھی کہلوا سکتے ہیں۔ اگر قدرتی تہدید کی بنیاد سہل انگاری ہے تو یہی سہل انگاری جہاں جھوٹے واقعات کے اختراع سے باز رکھتی ہے۔ وہاں اس سے بھی باز رکھتی ہے کہ حافظے پر زور دے کر جو کچھ دیکھا ہے اس کو پوری طرح بیان کر دیا جائے۔ اور اگر اس کی بنیاد صداقت اور انصاف پسندی ہے تو وہ شخص جو شہادت دینے بلا یا جائے خیال کر سکتا ہے کہ سچ کے چھپانے سے اغراض انصاف پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً اس صورت میں جب کہ سچ کہنے سے ایک ایسا ملزم مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ جس کا چالان اگرچہ قانوناً صحیح ہے۔ لیکن اخلاقاً خلاف انصاف۔ یا جس کے آئندہ کے اچھے چال چلن کی ضمانت اس کی رائے میں بجائے سزا پانے کے جھوٹ جانے میں ہوتی ہے۔ لیکن زیر بحث تہدیدوں میں اخلاقی تہدید سے زیادہ کوئی تہدید خود اپنے خلاف کارفرما نہیں ہوتی۔ چال چلن جس کو سماج کا ایک حصہ برا کہتا ہے۔ دوسرا اس کی بہت تعریف کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو بعض جماعتوں کی اچھی رائے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نظر میں اپنے

۱۔ بائیں کتاب نمولہ دفعہ ۱۵ طبع دوم۔

حصہ ثالثی شہادت از منہ صفحہ ۸۲۔ ہم نے کہیں ایک ایسے ملک کا ذکر پڑھا ہے۔ جہاں کے باشندے اس کے جغرافیہ کے متعلق تمام سوالات کے عمداً اور باقاعدہ طور پر جھوٹے جوابات دیتے ہیں۔ تاہم ایک سیاح نے اس کے متعلق مطلوبہ معلومات حاصل کر لے۔ جبکہ اس نے ان سے ضمنی اور ذیلی امور پر سوالات کئے جن کے جوابات میں

کو ذیل کر کے بھی اس کو حاصل کرتے ہیں۔ اور سچ یا جھوٹ جو اس مقصد کے لیے مفید ہو۔ کہتے ہیں۔ مارکوٹیس بکارتیہ Marquis Beccaria کہتے ہیں کہ گواہ کا اعتبار ایک حد تک کم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کسی ایسی خانگی جماعت کا رکن ہوتا ہے۔ جس کے دستور و عقائد یا تو اچھے معلوم نہیں ہوتے ہیں۔ یا عوام کے طریقوں سے علحدہ ہوتے ہیں۔ ایسے شخص میں نہ صرف اس کے اپنے جذبات ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کے بھی۔ مذہبی تہدید سے بھی جھوٹ کی حمایت ہوتی ہے۔ مذہب کے بعض اشکال بعض صورتوں میں اس کو جائز رکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات مذہبی اشخاص نے اپنے مذہب کو بدنامی سے بچانے کے لیے سچ کو قربانی کر دیا ہے۔

دفعہ (۲۱)۔ انسانی گواہی کا اعتبار صحیح معنی میں گواہ کے اپنے بیانات

سے واقفیت کے ذرائع اور اس کے ان کو صحیح بیان کرنے کے مجبوری تناسب سے ہوتا ہے۔ آخر الذکر کے تخمینے میں تین امور پر توجہ کرنی چاہئے۔ (۱) اس امر پر کہ کیا اس کو کوئی ذاتی غرض یا تعصب ہے۔ جو اس کو سچ سے منحرف کر دے۔ (۲) سابقہ موقعوں پر اس کی صداقت پر۔ جو یا تو

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ گزشتہ سچ قدرتی طور پر نکل آیا۔ اور معلومات مطلوبہ کا مواد فراہم کر دیا۔

۱۔ Dei Delitti e delle Pene (قانون الہی والہی سزا) مصنفہ بکارتیہ دفعہ (۸)۔

۲۔ Code of Gentoo Laws etc (مجموعہ دھرم شاستر) مصنفہ ہال ہڈ۔ Halhed.

جس کا بعد کے صفحوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب ۲۔ حصہ (۱)۔ باب (۲) مذہب اور اخلاقیات پر

لکھنے والے اساتذہ نے اس امر پر بہت غور کیا ہے کہ کیا سچ سے انحراف کبھی جائز ہے

اور اگر ہے تو کب؟ دیکھئے "قانون قدرت و جانب" از پروفنڈارف کتاب (۴) باب (۱) دفعات، واپس

بعد الی شہادت از ہتھم کتاب (۱) باب (۱۱)۔ دفعہ ۵۔ اور اخلاقی و سیاسی فلسفہ مصنفہ پالے کتاب ۳۔

حصہ اول باب ۱۰ غیر فنی کتاب (۱) باب (۵) گرام طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سچ کہنے کا وجہ قاعدہ ہے جھوٹ کی سخت

اگر ہے تو اشتنا ہے۔

۳۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۴۳۔ اور نوٹس۔

خود ہمارے تجربے سے یا قابل اعتبار شہادت سے ظاہر ہوتی ہو (۳) گواہی دیتے وقت کے اس کے طرز عمل اور وضع قطع پر۔ ایک کلیائی قانون دیا کہتے ہیں کہ "جج کو گواہوں پر سوالات پر صورت میں کرنا اور ان کا اظہار پوری توجہ سے لینا چاہئے۔ ہر واقعے کے متعلق اس کو خاص طور پر پوچھنا چاہیے۔ یعنی وجوہات، اشخاص، وقت و مقام۔ دیکھے اور سنے ہوئے امور۔ واقعی علم۔ اعتبار کرنے پر آمادگی۔ اور کسی دوسرے واقعے کے متعلق جو اس کی دانست میں اہم اور اہم زیر بحث سے متعلق ہو اس کو پوچھنا چاہئے۔ نیز اس کو گواہوں کے چہرے ان کی مستقل بیانی اور فکر و تردد۔ جس کے ساتھ وہ اپنا بیان دیتے ہیں۔ ذہن نشین کرنا اور فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ الفاظ سے زیادہ گواہوں کے طرز وضع سے بعض وقت جب کہ گواہ آمادہ بھی نہ ہوں اصل واقعات منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری ایک کتاب میں ہے کہ "کھڑے میں گواہ کے طرز عمل اور شہادت دیتے وقت اس کے طریقے پر سوالات ابتدائی کے وقت بھی اور جرح کے وقت بھی توجہ کرنا اکثر خود گواہی سے کم اہم نہیں ہوتا ہے۔ گواہ کا اپنے فریق کے مفید گواہی دینے میں پیش پیش رہنا اور جوش و اشتیاق دکھانا واقعات میں مبالغہ کرنا۔ مخالف شہادت دینے میں پس پیش کرنا۔ اس کا جواب دینے میں دیر کرنا اس کے ٹالنے کے جوابات۔ اپنے جواب کے اثر کا اندازہ کرنے کے لیے نہ سننے یا نہ سمجھنے کے بہانے سے اس کا وقت لینا سوال کو سننے یا سمجھے بغیر جواب دینے میں اس کا جلدی کرنا۔ ایسے حالات کی تفصیلات بیان کرنے میں اس کا ناقابل ہونا جن کے متعلق اس کی گواہی اگر جھوٹی ہے تو اس کو جھٹلایا جاسکتا ہے۔ یا ایسے حالات کی تفصیلات بیان کرنے میں اس کی

ص ۱۳

۱۔ اصول قانون کلیائی از لانس نوٹس Lancelottus Institutiones juris canonici

کتاب (۳) عنوان (۱۴) دفعات ۱۱ و ۱۲۔

۲۔ "شہادت" مصنفہ اشار کی صفحہ ۵۴۵ طبع سوم۔ ایضاً طبع چہارم صفحات ۸۶۲ - ۸۶۳۔

مستعدی جن کے متعلق وہ جانتا ہو کہ اس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ یہ تمام امور کم و بیش اس کے سچے نہ ہونے کی نشانیاں ہیں۔ برخلاف اس کے بلا لحاظ نتائج سوالات کے جواب دینے پر اس کی آمادگی اور صاف دلی اور خصوصاً معاملے سے متعلق تمام حالات کو بیان کرنے میں اس کی بلا کسی پس و پیش کے آمادگی۔ جس کی وجہ سے اگر اس کی گواہی جھوٹی ہے تو اس کے جھٹلانے کی بہت گنجائش نکل آتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کے بہت سے امور اس کے سچے ہونے کی قوی ذاتی علامتیں ہیں۔ لیکن اس بیان کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔ ایک حال کے مصنف کہتے ہیں کہ ”ایک گواہ بہت ہی ایماندار ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس کی وضع قطع اور طرز عمل بعض لحاظ سے قابل ملامت اور زبرد و نوبیح کا مستحق ہوتا ہے۔ ذہن کی ساخت عادت اور طرز زندگی سے اس کی زبان اور وضع تا شاید اور اجڑ ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اس کا مطلب کسی کی امانت یا بیرونی نہیں ہوتا ہے۔ ایسی بے ادب اور ناشائستہ طبیعت یا وضع کے ساتھ ساتھ سچ کہنے کی عادت۔ جھوٹ سے نفرت اور سچی شہادت دینے کی خواہش اور مستقل ارادہ پائے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ گھبراہٹ۔ پریشانی۔ سوالات کے جواب دینے میں پس و پیش کا طرز عمل۔ اور خود متضاد یا مذہب جوایات بھی لازمی طور پر گواہ کی بے ایمانی کے ثبوت نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ طرز عمل شرم یا بزدلی کے باعث ہو سکتا ہے یا وہ قدرتی اور لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کسی ماہر و مشاق اور شاید بے اصول اڈوکیٹ کے اظہار کا جس کا مقصد اپنے سوالات میں گواہ کو پھانسا۔ پکڑنا۔ بدحواس کرنا۔ اور اس سے کوئی بات اور ہر بات کہلوانا۔ اور اس کی تردید کروانا ہوتا ہے۔ اظہار دیتے وقت اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر گھمانا گواہ کا قابل ملامت طرز عمل بھی۔ لیکن ایک بالکل ہی نئے مجمع میں اس کا یہ طرز عمل شاید ظائف عادت و فطرت بھی نہیں۔ اور بے توجہی اور گھبراہٹ جو ادھر ادھر دیکھنے سے

پیدا ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ کام کے وقت اس کے جلدی سے اور بغیر کافی غور کے جو بات دینے کا باعث ہو۔ لیکن ان سب باتوں میں عدالت سے عہد ہے ادبی مقصود نہیں ہو سکتی ہے۔ اور باوجود ان تمام باتوں کے گواہ بہت ہی ایماندار ہو سکتا ہے۔ نیز کبھی کبھی یہ ہم سب کو پیش آتا ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے ایک لفظ کے بجائے دوسرا لفظ استعمال کر جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معنی ہمارے مطلب سے بالکل جدا ہو جاتے ہیں۔ بغیر جاننے ہوئے ہم وہ کہہ جاتے ہیں جو ہمارا مطلب نہیں ہوتا۔ اسی طرح گواہ بھی نادانستہ خود اپنی تردید کر سکتا ہے۔

دفعہ (۲۲)۔ کسی شخص کا واقعات کو صحیح بیان کرنا موقوف ہوتا ہے۔

(۱) اس کے ان امور کے جن کو وہ بیان کرتا ہے شاید اس کے موقع 'نیز' (۲) اس کے ادراک و مشاہدے کے قدرتی یا مکتوبہ طاقتوں پر۔ اور یہاں یہ دریافت کرنا اہم ہے کہ آیا وہ ایک عقلمند اور سنجیدہ مزاج شخص ہے یا خبیالی اور عجیب و غریب امور کا دلدادہ۔ نیز کیا اس کو کوئی تعصب ایسا تو نہیں ہے جس کی وجہ سے اس کی قوت فیصلہ تو متاثر نہیں ہو گئی ہے۔ (۳) اس امر پر کہ کیا جو حالات وہ بیان کر رہا ہے۔ ایسے تھے کہ اس کی توجہ ان کی طرف یا تو ان کے ذاتی اوصاف کی وجہ سے یا ان کے اس سے متعلق ہونے کی وجہ سے ہو سکتی تھی "جہاں ایک ماہر کیمیا یا طبیعیات کو ایک خطرناک زہر نظر آتا ہو وہاں بادر چٹخانے کی ماما برتنوں میں ایک چھوٹے سے دھبے کے سوائے کچھ نہیں دیکھتی۔ اور بادر چین کے نزدیک تو وہ بچو ان کے خود کھا جانے کی ایک کافی وجہ ہوگی۔ جہاں ماہر نباتیات کو ایک نادرا اور شاید بالکل نیا پودا نظر آتا ہو وہاں کاشت کار صرف ساک پات دیکھتا ہے۔ اور جہاں ایک ماہر معدنیات کو کچی دھاتوں کا ایک نیا مرکب نظر آتا ہے جس میں کوئی بالکل نئی دھات شامل ہو۔ وہاں مزدور کو مٹی کے ڈھیلے کے سوا کچھ اور نظر نہیں آتا کہ اس میں اور دوسرے مٹی کے ڈھیلوں میں کوئی فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ

کچھ زیادہ بھاری اور تکلیف دہ ہو۔ (۲) گواہ کے حافظے پر۔ اور یہاں دیکھنا یہ چاہئے کہ کیا وہ معاملہ قدیم ہے یا جدید۔ اور کیا اس نے اپنے حافظے کو کسی تحریر کے معائنے سے یا گفتگو سے تازہ کیا ہے یا نہیں۔

دفعہ (۲۳)۔ ایک ہی امر پر متعدد گواہیوں کی شہادتی وقعت فرداً فرداً ہر گواہی کی شہادتی وقعت کا مرکب نتیجہ ہوتی ہے۔ لیکن جب گواہیاں باہم مخالف اور متضاد ہوتی ہیں تو ہم کو چاہئے کہ ان کی اضافی وقعت سے جو بہترین نتیجہ نکال سکتے ہیں نکالیں۔

دفعہ (۲۴)۔ کسی قسم کی بھی گواہی ہو اسے وقعت دیتے وقت دو چیزوں کو بھی

نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ (۱) بیان کے مختلف حصوں کی باہمی موافقت۔ (۲) امور بیان کردہ کا ممکن و قرین قیاس یا ناممکن و بعید از قیاس ہونا۔ امکان یا احتمال امور بیان کردہ کی ایک قسم کی تائیدی یا جوابی شہادت ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم کہ چکے ہیں۔ احتمال سے مراد کسی شے کے صحیح ہونے کا قرینہ ہے۔ جو اس امر کے ہمارے علم۔ مشاہدے اور تجربے سے مطابق ہونے پر مبنی ہوتا ہے۔ جب کوئی فرضی واقعہ قوانین قدرت کے جن کو اس غرض کے لیے قائم اور غیر متبدل سمجھا جاتا ہے۔ اس قدر خلاف ہوتا ہے کہ کسی ہی شہادت ہو ہم کو اس کا یقین نہیں ہو سکتا تو اس فرضی واقعے کو ناممکن یا جسمانی طور پر ناممکن کہا جاتا ہے۔

۱۔ ا۔ عدالتی شہادت "از مجموعہ صفحات ۱۶۲ و ۱۶۵۔

۲۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۷۳ اور نوٹس۔

۳۔ دیکھئے اوپر دفعہ ۷۔

۴۔ عصر جدید کی عدالتی کاروائیاں اس مفروضہ پر کی جاتی ہیں کہ قوانین قدرت قائم اور غیر متبدل ہیں خرق عادات کی بے اعتباری کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے مسئلہ طور پر شاذ و نادر ہونے کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ اگر ان کے وقوع کو عدالتیں بطور فیصلوں کے ایک اصول کے اختیار کر لیں تو یہ امر سخت خطرناک ہوگا۔

اسی طرح کوئی امر اخلاقی طور پر بھی ناممکن ہوتا ہے اور یہ اخلاقی عدم امکان اعلیٰ درجے کے عدم احتمال ہی کا دوسرا نام ہے۔

فقہ ۲۵: چونکہ انسانوں کے علم - مشاہدے و تجربے میں حد درجہ

فرق ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے امکان اور احتمال کے تصورات بھی لازمی طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہم ہمیشہ یہ دیکھتے ہیں کہ بیان کردہ واقعات کے اعتبار کے متعلق نہ صرف بہت ہی متضاد رائیں قائم کی جاتی ہیں۔ بلکہ کسی واقعے کو جس کو ایک شخص ممکن و قرین قیاس سمجھتا ہے۔ اس کو دوسرا شخص عملاً ناممکن سمجھتا ہے۔ اس قسم کے عدم امکان کے متعلق ہمارے تصورات کم و بیش اتنے ہی صحیح و درست ہوں گے جتنی کہ قوانین قدرت سے ہمیں واقفیت ہوگی۔ کیونکہ بہت سے نادر واقعات کے متعلق جو بظاہر ان قوانین کے خلاف نظر آتے ہیں۔ تحقیق پر معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ دوسرے قوانین کے جو پہلے معلوم نہیں تھے۔ مستقل نتائج ہیں۔ شاہ سیام کے اس قصے کا اکثر ذکر کیا جاتا ہے کہ اس سے یورپ کے متعلق ڈچ کنفر نے جو کچھ کہا اس کو صحیح باور کر لیا۔ لیکن جب اس نے کہا کہ سرما میں وہاں پانی اتنا جم جاتا ہے کہ اس پر آدمی کھوڑے اور ہاتھی چل سکتے ہیں۔ تو بادشاہ نے اس کو صاف جھوٹ قرار دے دیا۔ ساڑھے تین سو سال پہلے جب کو لمبس نے اپنے اس ایقان کو ظاہر کیا کہ مغرب کی جانب ہزار فی کر کے ہوئے جزائر شرق الہند تک پہنچنا ممکن ہے تو دنیا کے تمام عالم اس کا عملاً ناممکن ہونا

۱۔ اس کے ناممکن ہونے کا اس کو یقین بھی ہو سکتا ہے مثلاً قیاسی شہادت کے ایک بظاہر لیکن دراصل غلط سلسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ الف نے مقام ب پر ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ ج کو اس کا جرم قرن قیاس نظر آتا ہے لیکن د ذوری جانتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کیونکہ جرم کے ارتکاب کے وقت وہ مقام ن پر تھے اور انھوں نے الف کو وہاں دیکھا تھا۔

۲۔ لاک کتاب ۴ باب ۱۵ دفعہ ۵۔

دلیلوں سے ثابت کرنے کو تیار تھے۔ اور ہمارے زمانے میں دہانی جہازوں کے ذریعے سے بحراوقیانوس کو طے کرنے کے منصوبے کے متعلق اسی قسم کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اسی طرح اس دعوے کو کہ انگلستان کو ایک گاڑی میں ساٹھ میل فی گھنٹے کی رفتار سے طے کیا جاسکتا ہے۔ یا اس دعوے کو کہ ایک پیام برقی رفتار سے سمندر کے سیکڑوں میل پار چالیس یا ساٹھ گز کی گہرائی کے نیچے سے پہنچایا جاسکتا ہے۔ — نئی نوع انسان کا کم از کم اکثر حصہ قرن ۱۸ء تک ایسا ضروری جھوٹ سمجھتا تھا کہ جس کی تردید تک کی ضرورت نہیں تھی اور صرف یہ کہنا ہی کہ اسی طرح ایک پیام بحراوقیانوس کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ کسی شخص کو بطور ایک لاعلاج پاگل کے قید کر دیتا یا اس کو شیطان کا کارندہ قرار دے کر زندہ جلوا دیتا۔ اور آخر میں ملحوظ رکھئے کہ ایک ہی امر کو مختلف اشخاص ممکن یا قرین احتمال بہت ہی مختلف وجوہات کی بنا پر سمجھتے ہیں۔ بیاروں کے ابتدائی زمانے میں بعض جاپانیوں نے سینٹ پیٹرس برگ میں ایک غبارے کو بلند ہوتے ہوئے دیکھا۔ لیکن کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ اور جب ان سے ان کی بی پروائی کا سبب پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ یہ سوائے جادو کے کچھ نہیں۔ اور جاپان میں کثرت سے جادو کر مارتے ہیں۔

دفعہ ۲۶: اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے یہ کہنا باقی ہے کہ انسانی گواہی میں جھوٹ اکثر غلط بیانی۔ ناقص البیانی یا مبالغے کی شکل میں پایا جاتا

۱۔ دیکھئے سوانح کولمبس مصنفہ واشنگٹن ایرونگ، Life of Columbus, by Washington Irving

جلد ۲ کتاب ۲ باب ۲ Testimony of Rocks مصنفہ ملر Miller میں از منہ وسطی

میں دنیا کی جو ہیئت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے عجیب نقشے کی ایک نقل دی گئی ہے۔

۲۔ ”عدالتی شہادت“ از منتہم جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ منتہم کی کتاب عدالتی شہادت کا باب عدم امکان عدم حتمی

گو ایک ایسا خاکہ ہے جو پورا نہیں کیا گیا اور جو غلطیوں سے بھی خالی نہیں ہے تاہم اس کا پڑھنا مفید

ہوگا دیکھو کتاب ۵ باب ۱۶۔

ہے نہ کہ کلیۃً دروغ گوئی کی شکل میں ”جو شخص پوری طرح سچ نہیں بیان کرتا ہے سچ سے بغاوت کرتا ہے۔ کوئی جھوٹ کبھی آدھا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا کہ جب وہ کسی یقینی سچ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی لیے انگریزی عدالتوں کے حلف کے الفاظ بہت ہی جامع ہوتے ہیں۔ کہ اظہار دینے والے گواہ کو ”سچ۔ پورا سچ۔ اور سوائے سچ کے کچھ نہیں کہنا چاہئے“ اس طرح ہر شخص مبالغے سے شرکا ایک بڑا دروازہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ سچ تصویر کا اصل حصہ ہوتا ہے۔ اور من گھڑت تصویر کی آب و تاب۔ اس لیے واقعے کو قصے سے جدا کرنے اور تصویر کو اس کے اصلی رنگ میں دیکھنے۔ اس سے زیادہ صبر و ذہانت کی ضرورت ہے جتنی کہ اکثر آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ یا جتنی کہ وہ استعمال کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ سچ کی آمیزش سے صاف دلوں کا شہرہ باقی نہیں رہتا۔ اور بدلوں کے فوری اعتبار کرنے پر صادم ہو جاتا ہے۔

دفعہ (۲۷)۔ شہادت کے مختلف اقسام ہیں۔ جو کو ایک حد تک

بے قاعدہ ہیں۔ لیکن ان کو ذہن نشین رکھنا مفید ہوگا۔ پس پہلے تو بہ لحاظ اس امر کے کہ اصل واقعہ شہادتِ واقعی سے — واقعہ ثابت شدنی واقعہ ثابت شدہ سے — یا تو بلا واسطہ متبادر یا بطور نتیجے کے اخذ ہوتا ہے۔ شہادت بلا واسطہ یا بلا واسطہ ہوتی ہے۔ لیکن علم اصول قانون میں معمولاً بلا واسطہ شہادت ایک ثانوی مفہوم میں مستعمل ہوتی ہے۔ یعنی ان صورتوں تک محدود سمجھی جاتی ہے۔ جن میں راست اصل واقعہ یعنی واقعہ ثابت شدنی کی گواہوں۔ اشیاء۔ یا دستاویزات کے ذریعے سے گواہی دی جاتی ہے۔ شہادت بالواسطہ جس کو

ص ۱

۱۔ ۱۱ لک ۳۸۔ الف۔ 4 Inst. Epil. —

۲۔ قانون شہادت از ٹیلر Tayl. Evid. طبع یازدہم دفعہ ۵۴۔ اور وہ لکچر جن کا دہاں حوالہ دیا گیا ہے۔
۳۔ تمام شہادت یا تو بلا واسطہ یا بالواسطہ ہے۔ بلا واسطہ جب کہ ہم جس امر کو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ خود دستاویزات شہادت میں ہوتا ہے۔ اور بالواسطہ جب کہ جو ہمارا مقصد ہوتا ہے وہ دوسرے

قانونی کارروائیوں میں "قرآنی شہادت" بھی کہتے ہیں۔ یا تو قطعی ہوتی ہے یا قیاسی۔ قطعی جب کہ اصل اور شہادت واقعے میں — یعنی واقعہ ثابت شدنی اور واقعہ ثابت شدہ میں — تعلق قوانین قدرت کا کوئی ضروری نتیجہ ہو۔ اور قیاسی جب کہ یہ نتیجہ کم و بیش درجے کے احتمال پر مبنی ہو بلکہ آمد میں ہو خیر الذکر کو قیاسی شہادت کہتے ہیں۔ — ظاہر ہے کہ یہ اس لفظ کا ایک ثانوی مفہوم ہے۔ کیونکہ قیاسی شہادت تو شہادت بلا واسطہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ وہ گواہوں کی صداقت اور دلائل کی صحت کے قیاس پر مبنی ہوتی ہے۔

دفعہ (۱۲۸)۔ نیز شہادت یا تو مادی ہوتی ہے یا شخصی۔ مادی شہادت سے

بقیہ حاشیہ نمبر (۳) صفحہ گزشتہ۔ دلائل و شہادت سے بطور نتیجہ اخذ ہوتا ہے Vinnius. Jurisp. Contract کتاب ۲ باب ۲۵۔ شہادت مصنفہ اس کی صفحہ ۱۵ طبع سوم اور ایضاً صفحہ ۲۱ طبع چہارم۔ ۱۔ اس امر میں شبہ ہو سکتا ہے کہ کیا یہ دو حدیں صحیح معنی میں مترادف اور ہم معنی ہیں۔ تشریحی شہادت۔ شہادت بالواسطہ کی وہ نوع ہے جس کو قانون صریح عدالتی تصدیق کی بنیاد و تفسیر دینے کے لیے کافی قریب سمجھتا ہے۔ مثلاً جب فلسفیانہ یا تاریخی صداقتیں نتیجہ بعید بطور یا واقعات پر قیاس کے ذریعے سے حاصل کی جائیں۔ تو ان صداقتوں کی شہادت کو شہادت بالواسطہ کہیں گے۔ لیکن اس کو قرآنی شہادت نہیں کہہ سکتے۔ قرآنی شہادت پر مزید دیکھئے دفعات ۲۹۳-۲۹۵۔ نیچے نیز دیکھیے مصنف کے فرزند جیمز دس مرحوم کا ایک جامع بیان "تشریحی شہادت" از دس نیچے نیز دیکھیے Wills on Circumstantial Evidence. طبع ششم ۱۹۱۲ء میں دیکھئے۔

۲۔ "شہادتیں پہلے ان دوستوں میں منقسم ہیں۔ کیونکہ بعض شہادتیں ضروری ہوتی ہیں جن کو یونانی مثبت کہتے ہیں۔ اور دوسری غیر ضروری جن کو وہ علامتیں کہتے ہیں۔ اول الذکر وہ ہیں جو دوسری طرح پر نہیں ہو سکتیں۔ دوسری وہ ہیں جو قطعی نہیں ہوتیں اور جن کو یونانی احتمالی کہتے ہیں Inst Orat۔ کتاب خطابت از کوآن ٹیلیس Quintilian کتاب ۵ باب (۹)۔

۳۔ دیکھئے اوپر دفعہ (۷)۔

۴۔ "عدالتی شہادت" از منہم صفحہ ۵۳۔ جلد ۱۔

مراد وہ شہادت ہوتی ہے۔ جس کا ماخذ اشیا ہوتی ہیں۔ اور اشخاص بھی ان کے ان خواص کے لحاظ سے جو ان میں اور اشیا میں مشترک ہوتے ہیں۔ اسی شہادت یا تو بلا توسط ہوتی ہے۔ جب کہ ہمارے حواس کو اشیا کا شعور ہوتا ہے یا خبری جب کہ اس کے وجود کو دوسرے ہم سے بیان کرتے ہیں۔ شخصی شہادت وہ ہے جو کسی انسان سے یا تو اس کے بیان یا ارادی علامات سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ شہادت جو چہرے و طرز عمل کے غیر ارادی تغیرات کے مشاہدے سے فراہم ہوتی ہے مادی شہادت ہی کے تحت آتی ہے۔

دفعہ (۲۹) : شہادت کی تیسری تقسیم خاص توجہ کی محتاج ہے۔ خود اس کی

ذاتی اہمیت کی وجہ سے بھی۔ اور اس لیے بھی کہ وہ انگریزی قانونی کارروائیوں کے کل نظام میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے: تمام شہادت یا تو ابتدائی ہوتی ہے یا غیر ابتدائی۔ ابتدائی شہادت سے مراد ایسی داخلی یا خارجی شہادت ہوتی ہے۔ جس کی بنفسہ کچھ شہادت کی وقعت ہو۔ غیر ابتدائی شہادت جس کو مکسوی۔ خبری یا سماعی شہادت بھی کہتے ہیں وہ ہے جو اپنی قوت کسی دوسری شہادت سے یا اس کے ذریعے سے حاصل کرتی ہے۔ اور اس مکسوی شہادت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) جبکہ بیان کردہ زبانی شہادت زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جائے۔ یہ سنی سنائی یا سماعی شہادت لفظ کے صحیح اور اصلی معنوں میں ہے۔ (۲) جبکہ بیان کردہ تحریری شہادت۔ تحریری شہادت کے ذریعے سے دی جائے (۳) جبکہ بیان کردہ

۱۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۲۶۔ یہ قانون روما کی ”شے اور واقعے کی شہادت ہے“ ثبوت قطعی از ماسکارڈ صفحہ ۸

نعت قانونی از کالون۔ کانسی ٹوشنل رپورٹس از ہاگرڈ Hagg. Cons. Rep صفحہ ۱۰۵ نیز نیچے دیکھئے

دفعات ۱۹۶ تا ۲۱۴۔ اور مادی شہادت کی تفصیلی بیان کے لیے دیکھئے نیچے ضمیمہ الف۔

۵۔ عدالتی شہادت از ہنتم جلد ۱۔ صفحہ ۵۳۔ ۵۴ میں جو تعریف کی گئی ہے ہم اس سے کسی قدر ہٹ گئے ہیں۔

۶۔ دیکھئے نیچے دفعات ۲۸، ۲۹، ۳۰ تا ۵۰۔

زبانی شہادت۔ تحریری شہادت کے ذریعے سے دی جائے۔ (۴) جبکہ بیان کردہ تحریری شہادت۔ زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جائے (۵) جبکہ مادی شہادت کی یا تو زبانی یا الفاظ کے ذریعے سے یا اور طرح پر خبر دی جائے۔

۱۔ عدالتی شہادت از منقہم جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ [یہ تقسیم جو منقہم کی ایجاد کردہ کئی تقسیموں میں سے ایک ہے نہ تو بہت صحیح اور نہ مفید ہے۔ منقہم شروع تو اس کو گواہانہ شہادت کی ایک قسم شمار کرنے سے کرتے ہیں۔ اور ان آخری الفاظ میں وہ ہر شہادت کی بیان کو داخل سمجھتے ہیں چاہے وہ زبانی ہو کہ دستاویزی۔ حلفی ہو کہ غیر حلفی۔ اس کے بعد وہ ابتدائی شہادت کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ وہ شہادت ہے جس میں ذی ادراک گواہ خود واقعہ زیر بحث کی عدالت کو اطلاع دیتا ہے۔ غیر ابتدائی شہادت وہ جس میں کہ اس واقعے کی اطلاع کسی دوسرے یا درمیانی شخص کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ (صفحہ ۵) یہاں تک تو یہ محض شہادت بلا واسطہ اور سنی سنائی شہادت کا فرق ہوا۔ ایسی غیر ابتدائی شہادت کی پانچ قسمیں ہیں یعنی وہ جن کو بسٹ نے اوپر بیان کیا ہے لیکن ان پانچ قسموں کی تفصیلی مثالیں دیتے وقت وہ اپنے کو ان بیانات تک محدود نہیں رکھتے جو صحیح معنی میں گواہانہ ہیں یعنی خارجی واقعات کے بیانات ہیں۔ بلکہ اس میں ایسی تحریری شہادت کو بھی داخل کرتے ہیں جو اپنی ماہیت میں محض معاہداتی یا تصرفاتی واقعہ ہوتی ہے۔ مثلاً انتقال جائیداد کی کوئی دستاویز اس لیے حسب اقسام مذکورہ بالا نمبر ۲ و ۴ ”جب بیان کردہ تحریری شہادت“ عدالت میں دوسری تحریری یا زبانی شہادت کے ذریعے سے دی گئی ہو اور یہ کسی دستاویز انتقال کے مضامین پر شامل ہو تو نہ صرف یہ کہ وہ گواہانہ شہادت کی مثال نہیں ہے۔ بلکہ وہ غیر ابتدائی شہادت کی بھی مثال نہیں ہے۔ کیونکہ وہ من و عن خود منقہم کی ابتدائی شہادت کی تعریف ہے۔ اس لیے کہ اس میں زیر بحث واقعے کی عدالت کو اطلاع خود ذی ادراک گواہ زبانی یا تحریری طور پر دیتا ہے۔ یہی تنقید پانچویں قسم پر بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں شہادت چونکہ مادی ہے صاف طور پر گواہانہ نہیں ہو سکتی۔ اور جب عدالت کو اس کی اطلاع زبانی یا اور طریقہ پر خود ذی ادراک گواہ دے تو صاف طور پر وہ ابتدائی شہادت ہوگی نہ کہ غیر ابتدائی شہادت۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ بسٹ ابتدائی اور غیر ابتدائی شہادت کی منقہم سے زیادہ وسیع تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اول الذکر کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ ایسی شہادت ہے

وفا (۳۰) : بمقابلہ ذاتی شہادت کے مکتوبی شہادت کی کمزوری تصور ہے جسے غور و فکر پر ظاہر ہو جائے گی۔ صاف ترین صورت لیجئے۔ یعنی جس میں بیان کردہ زبانی شہادت زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ الف انظار دیتا ہے کہ بے اس نے اس سے کہا کہ اس نے ایک واقعہ دیکھا ہے۔ اگر ب خود انظار دینے والا گواہ ہوتا تو اس کی گواہی صرف دو اعتبار سے غلط ہو سکتی تھی۔ یعنی وہ جو کہتا ہے کہ اس نے دیکھا ہے ممکن ہے کہ اس میں اس کی غلطی ہو یا یہ کہ عمداً جھوٹ بول رہا ہو۔ لیکن جب الف کا بیان ہم تک بواسطہ ب پہنچے تو اس میں غلطی کے دو اور موقع زیادہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ ممکن ہے کہ ب نے الف کے الفاظ کو غلط سمجھا ہو یا یہ کہ ان کو عمداً غلط بیان کر رہا ہو۔ یہ صحیح ہے کہ دو جھوٹ یا غلطیوں سے بچ کے

بقیہ حاشیہ نمبر (۱) صفحہ گزشتہ : جس کی خود کچھ اپنی شہادتی وقعت ہوتی ہے۔ اور نو خرا ل ذکر وہ شہادت ہوتی ہے جو اپنی قوت کسی دوسری شہادت کے ذریعے سے حاصل کرتی ہے۔ لیکن ہنرم کی غیر ابتدائی شہادت کی پانچ قسموں کو اختیار کرنا ان کی بھی ایسی ہی لغوش کا باعث ہوئی ہے۔ مثلاً قسم چہارم کے تحت جب کہ مضمون دستاویز کی منقولی شہادت کسی ایسے گواہ کی گواہی پر شامل ہو۔ جس نے دستاویز کو پڑھا ہو تو اس گواہی میں اسی طرح کچھ خود اپنی ذاتی شہادت کی وقعت ہوتی ہے جس طرح کسی دوسرے امر واقعہ کے متعلق گواہ کی گواہی میں۔ پس اسی لیے یہ گواہی خود اسی کی تعریف کے لحاظ سے ابتدائی شہادت ہوگی نہ کہ مکتوبی۔ اور یہی تنقید زیادہ صاف طور پر قسم پنجم پر بھی ہوتی ہے۔ دراصل ابتدائی اور مکتوبی شہادت کی اس پوری تقسیم کو مٹرکسن (Gulson) بے قاعدہ اور بے معنی سمجھتے ہیں۔ دیکھئے فلسفہ ثبوت (Philosophy of Proof) ص ۳۰ تا ۱۳۴۔ ان کی حجت ہے کہ کوئی شہادت دراصل ابتدائی نہیں ہے۔ سوائے اس شہادت کے جس کا ادراک خود عدالت کو ہوا ہو ایسی شہادت کی نسبت کرتے باقی تمام شہادت کم و بیش مکتوبی ہے۔ لیکن چونکہ بقول مل کوئی ایسا راستہ اور اک نہیں ہے۔ جس میں نیچے کا کچھ نہ کچھ غنم نہ ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ بلا واسطہ اور راوی شہادت کا بہت تھوڑا حصہ ہی کلیتہً ابتدائی ہوتا ہے بیانات جو ابتدائی شہادت ہیں اور جو مکتوبی شہادت ہیں ان کے فرق کے لیے دیکھئے دفعہ ۴۹۵ نیچے (ریڈیج و دہریم)

ظاہر ہو جانے کا ایک موقع ہے۔ گو یہ کمزور ہوتا ہے۔ مثلاً جب یہ سوال ہو کہ کیا ن کسی خاص مقام پر کسی خاص وقت تھا؟ اور الف وہاں ہوا اور اس کو دیکھے لیکن ب کو دھوکا دینے کی نیت سے اس سے کہے کہ ن۔ وہاں نہیں تھا۔ ب اس پر اعتبار کر لے لیکن دھوکا دینے کی نیت سے ج سے کہے کہ الف نے اس سے کہا ہے کہ ن وہاں تھا۔ الف کے اس بیہینہ بیان پر جس کی تصدیق ب نے کی ہے بھروسہ کرنے سے ج کو سچ معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ جتنے واسطوں کے بعد شہادت ہم تک پہنچے اتنا ہی خطرہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر مزید گواہ یا واسطے کے اٹھانے سے غلطی کے دوئے مواقع فراہم ہو جاتے ہیں۔

دفعہ (۳۱)۔ ہم شہادت کی ایک اور تقسیم کا جس کی وقعت اکثر نظر انداز کر دی گئی ہے ذکر کریں گے شہادت یا تو پہلے سے مقررہ و معینہ ہوتی ہے یا وقتی اور اتفاقی۔ ہنتم نے پہلے سے مقررہ شہادت کی تعریف ایک جگہ کی ہے کہ جب ”کسی دکتا ویزی شہادت کا تیار کرنا یا محفوظ رکھنا محکمہ جات یا اشخاص کے نزدیک قرین مصلحت ہو۔ کیونکہ بالآخر اس سے کوئی غرض وابستہ ہوتی ہو۔ (یعنی بغرض کہ اس سے آئندہ کسی متوقعہ واقعے کے وقوع پر کسی حق کو قائم یا وجوب کو نافذ کیا جائے) تو ایسی تیار یا محفوظ کردہ شہادت پہلے سے مقرر کردہ شہادت ہوتی ہے“

۱۔ دیکھئے Calcul des Probabilities (یعنی تخمینہ احتمالات) از لاکرویوا (Lacriox) دفعہ ۱۴۲۔

۲۔ مکسوی شہادت کے ذریعے سے تاریخی واقعات کے ثبوت کے لیے دیکھئے نیچے دفعہ ۵۰ تا ۵۲۔

۳۔ پہلے سے مقررہ شہادت۔ عدالتی شہادت از ہنتم جلد ۱ صفحہ ۲۵۶، ایضاً صفحہ ۴۳۵۔

۴۔ پہلے سے معینہ شہادت۔ کتاب شہادت از بانیئے و نفعات ۱۹۷ اور ۳۷۸ طبع دوم، اور جلد دوم کتاب دوم۔

۵۔ ”اتفاقی شہادت“۔ Rationale of Evidence (یعنی معیار شہادت) از ہنتم ضمیمہ الف باب ۸۔

۶۔ عدالتی شہادت از ہنتم جلد ۲ صفحہ ۴۳۵۔

ایک دوسری جگہ وہ اس کو تحریری شہادت کہتے ہیں جو اس مقصد سے تیار کی جاتی ہے کہ کسی غیر مصرحہ مقدمے یا کارروائی کے وقوع پر کام آسکے۔ اس عنوان کے تحت سرکاری دستاویزات مثلاً ریکارڈس (یعنی سجلات) رجسٹر وغیرہ بھی آتے ہیں۔ اور مہری دستاویزات۔ وصیت نامے اور دوسری تحریریں بھی جن کا مقصد آئندہ مقبوضات پر ثبوت میں سہولت ہم پہنچانا ہوتا ہے۔ اور جن کو خانگی اشخاص یا تو قانون صریح کے احکام کی مطابقت میں تیار کرتے ہیں۔ یا اپنی اور دوسروں کی سہولت کے نقطہ نظر سے بلکہ یہ فرض کر لینا غلط ہے کہ اس قسم کی شہادت لازمی طور پر تحریری ہونی چاہیے۔ جب کوئی شخص کوئی فعل یا بالعمد کرنا چاہتا ہو۔ اور خاص اشخاص کو گواہ بنانے کے لیے بلائے تاکہ وہ آئندہ مقبوضات پر اس فعل کی گواہی دے سکیں تو ان کی شہادت بھی اسی طرح پہلے سے مقررہ یا معینہ ہوتی ہے۔ جیسے تمام دستاویزات کی جو زبان حال سے کہتی ہیں کہ اپنے مضامین کی گواہی دینے کے لیے لکھی گئی ہیں اینگلو سیکسن (Anglo-saxon) قوانین میں متعدد مثالیں ایسی ہیں جن میں بیع کا خاص جماعت اشخاص کی موجودگی میں یا خاص مقامات پر ہونا ضروری تھا۔ قانون السداد فریب۔ ۲۹ چارلس دوم باب ۳ کی دفعہ (۵) کی رو سے اراضی کے وصیت نامہ جات پر موصی کے دستخط اور تین گواہوں کی گواہی ضروری ہوتی تھی۔ اسی قانون کی دفعہ ۱۹ کی رو سے ”زبانی وصیت“ یعنی منقولہ اشیاء کی زبانی الفاظ کے ذریعے سے وصیت بالٹل تھی جب تک کہ موصی ”اشخاص موجودہ کو۔ یا ان میں سے بعض کو اس کی ایسی وصیت پر گواہ رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا“ اس کے قانون وصیت نامہ جات نے

۱۔ عدالتی شہادت از منقح جلد ۵۶۔

۲۔ دیکھئے کتاب شہادت از بانئے طبع دوم دفعات ۳۴۹ و ۳۸۰۔

۳۔ دیکھئے ان قوانین کو جو گرین لیف کی شہادت جلد اول طبع شانزدہم دفعہ ۲۶۲ نوٹ (۴) میں جمع کئے گئے ہیں۔

۴۔ یہ حکم قانون وصیت نامہ جات ۱۸۳۷ء کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ (۱) ولیم چارم ادرا۔ وکٹوریہ باب (۲۶)۔

اس دفعہ کے احکام کو اور قوی کر دیا۔ کیونکہ اس کی رو سے تحریری وہیت نامہ
 موہی کے دستخط اور کلمہ از کلمہ دو گواہوں کی اس دستخط کے متعلق گواہی ضروری
 قرار دے دی گئی ہے۔ اور قانون تشریح اعضاء انسانی (انٹمی ایکٹ)
 Anatomy Act ۱۸۳۲ء (۲ و ۳ ولیم چارم باب ۷۵) کی دفعہ ۸ کی رو سے
 قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص یا تو بذریعہ تحریر جو اس کی زندگی میں لکھی گئی ہو
 یا زبانی طور پر دو یا دو سے زیادہ گواہوں کی موجودگی میں اپنے ایسے مرض
 کے زمانے میں جس سے اس کا انتقال ہو جائے ہدایت کر سکتا ہے کہ اس کی
 نعش کا تشریحی تجزیہ وغیرہ کیا جائے۔

دفعہ (۳۱)۔ (الف) پہلے سے مقررہ شہادت کی سب سے اہم قسم

شاید وہ ہے جو ہمارے پارلیمانی قانون کی رو سے پہلے سے مقرر کی جاتی ہے۔
 ۱۸۳۲ء سے پہلے کسی منتخب کنندہ کے حق انتخاب کو ثابت کرنے کا کوئی
 طریقہ نہیں تھا۔ جب تک کہ اس پر اعتراض نہ کیا جائے۔ اور بذریعہ
 انتخاب اس کے حق میں اس کا تصفیہ نہ کر دیا جائے تو قانون اصلاح
 Reform Act (ریفارم ایکٹ) ۱۸۳۲ء کی رو سے ہر حلقے کے حق رائے
 رکھنے والے انتخاب کنندگان کا فہرستوں میں داخلہ ضروری قرار دیدیا گیا
 اور ان کی وقتاً فوقتاً نظر ثانی کے لیے پیرسٹر مقرر کئے گئے۔ اس قانون
 کی وہ دفعات جن کے تحت یہ داخلے کئے جاتے تھے۔ قانون اندراج
 رائے دہندگان پارلیمنٹ (۶ و ۷ و کٹوریہ باب ۱۸) کی رو سے منسوخ اور
 از سر نو بنائے گئے۔ اور پارلیمانی اور بلدی اندراجات کے قواعد اب

۱۵۔ میتھیو باب ۱۸ آیت ۱۶ و ۱۵ Matt. xviii. 15, 16 میں جو ہدایت دی گئی ہے وہ صاف طور

پر پہلے سے مقررہ غیر مکتوبی شہادت کی ایک مثال ہے۔ ”اگر تیرا بھائی تیرے پر زیادتی کرے
 تو توجا اور اس سے اس کی زیادتی کا ذکر کر لیکن اگر وہ تیری نہ سمجھے تو اپنے ساتھ ایک یا دو
 گواہوں کو لے جاتا کہ ان کے منہ سے ہر حرف ثابت کیا جاسکے۔ نیز دیکھتے ”پیدائش“

اسی موخر الذکر قانون اور ان قوانین کے تحت جن کے ذریعے سے اس کی
ترمیم کی گئی ہے ہوتے ہیں۔ اور قانون خفیہ رائے دہی (بیلٹ ایکٹ)
(Ballot Act) سیکشن ۳۵ و ۳۶ و کٹوریہ باب ۳۳ دفعہ ۷ میں حکم ہے کہ
”کوئی ضلع یا شہر کے کسی انتخاب میں کوئی شخص رائے دینے کا مستحق

نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کا نام رائے دہندوں کے حالیہ رجسٹر میں جو
ایسے ضلع - یا شہر کے لیے حکم مرتب ہوا ہو۔ موجود نہ ہو۔ اور ہر شخص
جس کا نام ایسے رجسٹر میں ہو مستحق ہوگا کہ رائے دینے کا کاغذ طلب اور
حاصل کرے۔ اور رائے دے۔ لیکن اس دفعہ کے کسی حکم کی رو سے
کوئی ایسا شخص رائے دینے کا مستحق نہیں ہوگا۔ جس کو کسی قانون
موضوعہ یا پارلیمنٹ کے قوانین عمومی کی رو سے رائے دینے سے منع
کیا گیا ہے۔ اور نہ وہ کسی تادان سے جو رائے دینے پر بطور سزا مقرر کیا گیا
ہو محفوظ رہے گا۔“

اس دفعہ کے اثر پر مقدمہ اسٹو بنام جولیف Stowe v. Joliffe،
میں پوری طرح غور کیا گیا۔ اور قرار دے دیا گیا کہ رجسٹر ناطق ہے۔ وقت
انتخاب کے لیے بھی اور انتخاب کے بعد کے لیے بھی۔ اور اسی لیے کسی
درخواست متعلق انتخاب کی بنا پر رجسٹر شدہ اشخاص کے نام خارج
نہیں کئے جاسکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کے استثناء کے تحت
آتے ہوں۔ یعنی عورتیں۔ نابالغ غیر ملکی وغیرہ ہوں۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۷ صفحہ گزشتہ Genesis xxiii, 17, 18, ۲۳-۱۸۹۱۷ -

۱۔ مثلاً نابالغ۔ قانون ۷۸ ولیم سوم باب ۱۵ دفعہ ۷ کی رو سے۔

۲۔ مثلاً امرا یا عورتیں۔ (دیکھئے چورلسن بنام سنگس۔ لارپورٹ (۴) کا من ٹیس صفحہ ۳۷۴ یا غیر ملکی۔

۳۔ نمبر ۲۔ سیکشن ۱۷ لارپورٹ ۹ کا من ٹیس ۷۳۴۔ اور ۴۲ لاجرل کا من ٹیس ۲۶۵۔ نیز ۳۱ لائسنس ۷۹۵

اور ۲۷ ویلی ریورٹ ۹۱۱۔

۴۔ پارلیمنٹ اور بلدیہ کے انتخابات میں اناٹ کی رائے دہی کی بابت اب دیکھئے ”قانون نمائندگی

برطانوی نوآبادیات میں بھی ایسے ہی قوانین رائج ہیں۔ لیکن مملکت
 انڈیانا Indiana State (مالک متحدہ امریکا) میں کوئی رجسٹری ضروری
 نہیں ہے۔ اور ہر رائے دہندے کا حق اعتراض کئے جانے پر اسی کے حلف
 سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اگر اعتراض کرنے والا بھی جواب میں قسم
 کھاتا ہے۔ تو رائے دہندے کو چاہئے کہ اسی حلقے یا مقام کے کسی معزز شہری
 کو جو جائیداد غیر منقولہ کا مالک ہو پیش کرے تاکہ وہ حلف اٹھا کر کہہ سکے کہ
 رائے دہندہ کو حق رائے حاصل ہے۔

بقیہ حاشیہ نمبر ۹ صفحہ گزشتہ۔ عوام ۱۹۱۸ء۔ (۸۹۶ جاریہ پنجم باب ۶۲ دفعہ ۴)۔
 ۱۰۔ دیکھئے مثلاً قانون مقننہ انٹاریو ۱۸۶۹ء۔ ۳۲ وکٹوریہ باب ۲۱۔ دفعہ ۷ قانون انتخابات صوبہ جات
 برطانوی کولمبیا۔ ۶۱ وکٹوریہ باب ۶۶ دفعہ ۱۱۔ "قانون انتخابات ۱۹۰۲ء نیوزی لینڈ نمبر ۲۱۔ دفعات
 ۶۵ و ۶۲۔

حصہ دوم

عدالتی شہادت

صفحہ اصل کتاب صفحہ ترجمہ

عدالتی شہادت ۲۲-۳۶

تعریف ۲۲-۳۷

اس کے قواعد یا قواعد اخراجی ہیں یا توقیفی ۲۳-۳۸

اس کی ضرورت و افادہ ۲۳-۳۹

معین علم اصول قانون ۲۴-۴۰

مکمل و غیر مکمل انصاف ۲۴-۴۱

انسان ساختہ قانون کا مآخذ ۲۴-۴۱

جن اصولوں سے انسان ساختہ

قانون بنتا ہے وہ عدالتی شہادت ۲۴-۴۱

سے بھی متعلق ہوتے ہیں ۲۴-۴۱

(۱) دریافت واقعات میں

عدالتوں کی صوابدید کو محدود ۲۵-۴۲

کرنے کی ضرورت ۲۵-۴۲

سرکاری و خانگی اختیار

سماعت میں فرق ۲۴-۴۵

صفحہ اصل کتاب صفحہ ترجمہ

(۲) عدالتی فیصلہ جہانگیر کی ضرورت ۲۷-۴۵

امور واقعاتی کے تصفیے ۲۸-۴۶

بار شہوت ۲۸-۴۷

قیاسات قانونی ۲۹-۴۹

مختلف اقسام ۲۹-۴۹

مصنوعی قیاس کا بیجا استعمال ۳۱-۵۲

شہادت جو تکلیف صرف دناخیر

کی بنا پر بنا قابل انحال ہوتی ہے ۳۲-۵۲

(۳) عدالتی شہادت کے قواعد

بناتے وقت فیصلوں کے نتائج ۳۴-۵۸

پر بھی نظر رکھنی چاہئے ۳۴-۵۸

(۴) قانونی و تاریخی صداقت

کی ضمانتوں میں فرق ۳۶-۶۲

قانونی شہادت کو فلسفانہ

تاریخی شہادت سے مخلوط کرنے کی غلطی ۳۹-۶۶

صفحہ اول کتاب صفحہ ۱۲

صفحہ اول کتاب صفحہ ۱۲

- اس کی مصلحت ۵۲-۸۸
 اس کی بے انتہا خرابیاں ۵۳-۸۹
 (۵) ثبوت کے متعدد ذرائع کا
 ضروری گردانا ۵۶-۹۴
 اس کے فوائد ۵۶-۹۴
 برائیاں ۵۷-۹۴
 روشنی و کلیسیائی فقہ کا عمل ۵۷-۹۴
 عدالتی شہادت کے بجا استعمال ۵۹-۹۹
 خاص کر وہ ۵۹-۹۹
 (۱۱) مصنوعی قانونی یقین ۵۹-۱۰۰
 فقہ کا حرارت نما یقین ۵۹-۱۰۴
 عدالتی گواہوں پر سزا ۶۲-۱۰۵
 احتمالات کا اطلاق ۶۲-۱۰۵
 (۲) فیصلے کے دو گونہ اصول ۶۲-۱۰۵
 تقسیم مضمون ۶۳-۱۰۷
 ہدایتی مقولات ۶۳-۱۰۷

- قانونی شہادت کی صدا کی اہم ضمانتیں ۴۰-۶۶
 (۱) صدا یا سچ کی ساری قانونی تہذیب ۴۱-۶۸
 دروغ حلفی کی قدیم سزائیں ۴۱-۶۹
 قانون دروغ حلفی ۴۱-۶۹
 دروغ حلفی کی انتہائی سزا ۴۱-۶۹
 دروغ حلفی کے چالان ججوں کی ۴۱-۷۰
 ہدایت پر ہوتے ہیں ۴۱-۷۰
 دروغ حلفی کس کو کہتے ہیں ۴۱-۷۰
 (۲) حلف ۴۲-۷۰
 تعریف حلف ۴۲-۷۱
 حلف کے مختلف اشکال و ضوابط ۴۳-۷۲
 فوائد حلف کی بحث ۴۴-۷۴
 حلف کے بجائے اقرار صالح ۴۶-۷۷
 (۳) پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے ۴۷-۷۸
 اشکال قانونی انسداد و فریب ۴۷-۷۸
 (۴) مشتبہ اشخاص کی شہاد کا اخراج ۵۲-۸۷

دفعہ (۳۲) ”قدرتی“ یا ”اخلاقی“ شہادت کے فرق کو ظاہر کرنے کے لیے

ہم نے اب تک مضمون شہادت پر عدالت اور علم اصول قانون سے علیحدہ رہ کر غور کیا ہے۔ اب ہم عدالتی شہادت پر غور کریں گے جو اول الذکر کی ایک نوع ہے۔ تاکہ اس کے اہم فرق اور خصوصیات ظاہر ہو جائیں۔

دفعہ ۳۳ ”عدالتی شہادت وہ شہادت ہے جس کو عدالت پائے انصاف ان واقعات کے ثبوت یا تردید کے لیے جن کے وجود کی ان کے سامنے بحث ہوتی ہے۔ قبول کرتی ہیں۔ واقعات سے یہاں

مطلب کسی مقدمے یا کارروائی کے اہم واقعات متعلقہ سے ہے جن پر ان کے متعین ہونے کے بعد قانون کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگرچہ منطقی طور پر کسی قانون کا وجود یا عدم بھی ایک سوال واقعاتی ہے۔ لیکن قانون دان اور وکلا شاذ و نادر ہی اس کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور قانون سے یہاں ہماری مراد ہر ملک کے اس قانون عام سے ہے جس کا وہاں کی عدالتوں کو بغیر ثبوت کے علم ہوتا ہے۔ عام طور پر ان کو مقامی رواجات یا مالک کے غیر کے قوانین کا علم نہیں ہوتا۔ اور ان قوانین و روایات کو ان کے رو برو بطور واقعہ شہادت سے ثابت کرنا ہوتا ہے۔

دفعہ (۳۲)۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ عدالتی شہادت جس شہادت کی ایک

نوع ہے۔ اور بڑی حد تک قدرتی شہادت ہی ہے۔ جس میں قانون صریح کے قواعد سے ترمیم ہوتی ہے۔ اور قیود عاید کئے جاتے ہیں۔ یہ قواعد

۱۔ پانڈکٹس (مجموعہ قوانین روما) مولف ویٹ. voet ad Pand. کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۸
مقدمہ قانون روما از میو بیس Huberus, Prael. jur. civ. کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۷
اصول قانون معاہدہ از وینیٹس Vinnius Jurisp. - Contr. کتاب ۱۸ باب ۲۵ کتاب شہادت
از بانی۔ دفعات ۲۳ و ۲۴ طبع دوم۔ دیکھئے لک برٹلٹن. co. Litt. ۲۸۳ الف

۲۔ پانڈکٹس از مینیس Heine. ad Pond فقہ ۴ دفعہ ۱۹۔ ایضاً فقرہ ۱۱ دفعہ ۱۰۳۔ لک برٹلٹن
۱۱۵ باب ۱۷۵ "شہادت" از ٹیلر دفعہ ۲۷ طبع یازدہم۔ تصادم قوانین از اسٹوری
Story, Conf. Laws, دفعہ ۱۶۴ اور بعد طبع پنجم "شہادت" مصنفہ فیلپ دایاس صفحہ ۶۲۴
Ph. and Am. Ev.

۳۔ دیکھئے کلگ بنام بیوی۔ کیپٹل ۱۶۶ مرنہ نام ہینرک ۲ ایضاً ۱۵۴۔ مالک متحدہ امریکا میں اگر اس کے خلاف کوئی شہادت نہ ہو تو ملک غیر کے قانون کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ یہی ہے جو مالک متحدہ میں رائج ہے لیکن جب فرق بیان کیا جاتا ہے تو اس قانون کو بطور واقعہ ثابت کرنا ہوتا ہے۔ کلگ بنام بیوی۔ ۲۹۲
۴۔ "شہادت ایک فعل عدالتی ہے جو امر مشکوک و نزاعی کے متعلق عدالت کو یقین دلاتی ہے"

کچھ تو اپنی ماہیت میں اخراجی ہیں۔ اور ایسے واقعات کو جو بنفسہ قابل لحاظ ہوتے ہیں بطور قانونی شہادت ناقابل ادخال ٹھیراتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جن کو تو قیعی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی جو قدرتی شہادت کو مصنوعی وقعت دیتے ہیں اور بعض صورتوں میں تو ایسے واقعات کو بھی شہادت قرار دیتے ہیں جن میں نظری طور پر فی نفسہ کوئی شہادتی وقعت نہیں ہوتی۔

فقہہ (۳۵)۔ اور یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے قواعد کی ضرورت کیا

ہے۔ اور ان سے فائدہ کیا؟ جب قدرتی اور عدالتی شہادت کا موضوع مساوی طور پر مشکوک و نزاعی واقعات ہوتے ہیں۔ اور صداقت ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے تو کیا ایسے قواعد جن سے سچ کی دریافت میں عدالتوں پر

بقیہ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ گزشتہ۔ یانڈ کٹس آر پینیکس فقرہ ۴ دفعہ ۱۱۵ "شہادت کو فی ایسا واقعہ ہے جس سے ہماری رائے کو مدعی یا مدعی علیہ کے موافق فیصلہ کرنے کے لیے قانونی یقین حاصل ہوتا ہے" **Matth de Prob** باب انوٹ ۱۔ نیز دیکھئے مجموعہ قانون رومارویٹ کتاب ۲۲ عنوان ۱۱۔ کتاب کا پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔ کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۲۔ "شہادت وہ ذریعہ ہے جس سے ان امور کے متعلق جو عدالتوں میں نزاعی ہوتے ہیں۔ قانونی طریقوں سے یقین حاصل ہوتا ہے۔ اس تعریف سے "قانونی طریقوں" کو حذف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ شہادت انھیں متعدد قانونی طریقوں پر مشمول ہوتی ہے۔ یعنی شہادت گواہوں کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ یا دستاویزات یا واقعہ شہادتی یا قیاس قانونی۔ یا رائے یا اور بھی متعدد مختلف طریقوں سے۔ اسی لیے قانونی طریقے کہنا بالکل مطابق عقل ہے۔ اور اس لیے بھی کہ جتنے طریقوں سے کوئی امر قانوناً ثابت ہوتا ہے۔ اتنے ہی طریقوں کو شہادت کہتے ہیں۔ اور جب یہ مطابق بیانات عرضی دعویٰ ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ وہ عرضی دعویٰ کا ثبوت ہوتی ہے۔ "ثبوت" از ماسکارڈس

سوال ۲۔ نوٹ ۱۶-۲۱-۲۲-۲۳۔

۱۔ دیکھئے "شہادت" از فینسن Phipson. Ev. طبع ششم صفحہ ۵۰

قیود عاید ہوتے ہیں۔ قانون کا بیکار بلکہ مضر حصہ نہیں ہیں۔ لیکن غور کرنے پر ظاہر ہوگا کہ عدالتی شہادت کا ایک نظام نہ صرف موثر و مفید ہے۔ بلکہ اس کی قطعی ضرورت بھی ہے۔ انسان ساختہ قانون کی ماہمیت اور عدالتوں کے فرائض کے لحاظ سے اس کی موجودگی ناگزیر ہے۔ اور یہ کہ کچھ ایسا ہی نظام ہر ملک کے قانونی اداروں میں — ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلا کسی استثنا کے پایا جاتا ہے۔

دفعہ (۳۶) — شہادت جو عدالت ہائے انصاف میں پیش ہوتی ہے

وہ چونکہ علم اصول قانون کی گویا ایک شاخ ہے۔ اس لیے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اس حجم ماہمیت اور اس کے اصولوں کے مطابق ہوگی مضمون پر نظر غائر ڈالنے سے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں وجوہات کا جو قانون صریح کی پیدائش کا باعث ہوئے۔ تقاضا ہے۔ کہ قانون شہادت کو بھی جس کی قانون صریح کے اطلاق میں بہت ضرورت ہوتی ہے۔ حکماً مرتب کر دیا جائے۔ لیکن اس امر کو اچھی طرح ظاہر کرنے کے لئے ہمیں ایک فرق کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔ جس کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے بہت سی غلطیاں یا غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ قدرتی قانون پر لکھنے والے اساتذہ کے قول کے بموجب انصاف یا تو اصلی ہوتا ہے یا عرضی۔ اول الذکر سے جس کو بعض وقت یکا انصاف۔ کامل انصاف۔ یا صحیح معنی میں انصاف بھی کہتے ہیں۔ مراد ایسے انصاف سے ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم دوسرے شخص کے متعلق ایسے فرائض پورے کرتے ہیں۔ جن کا وہ ایک سخت اور کامل وجوب کی

۱۔ اصول قانون قدرت و اجانب از برلاکوئی Burlamaqui, Principes du Droit

de La Nature et des Gens, حصہ اول باب اول دفعہ ۱۱ قانون جنگ و صلح از گروٹیوس

Grotius, De Jur. Bell. ac Pac. کتاب اباب اول دفعہ ۱۱ اصلی انصاف لازمی امور کا لحاظ کرتا ہے

اور عرضی انصاف مناسب امور کا

بنایہ مستحق ہوتا ہے۔ اور جن کی اگر تعمیل نہ کی جائے تو وہ جبراً کرانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور آخر الذکر سے ایسے فرایض کی ادائیگی مراد ہوتی ہے۔ جو ایک غیر مکمل اور غیر لازم وجوب سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کی تعمیل اس طرح پر جبراً نہیں کرائی جاسکتی۔ بلکہ ہر شخص کی عزت اور ضمیر پر موقوف رہتی ہے۔ ہمارے ان فرایض کو انسانیت خیرات اور کرم کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ انسان ساختہ علم اصول قانون کے تحت اصلی یا مکمل انصاف سے وہ انصاف مراد لینی چاہئے جس کا بطور ایک صاف قانونی حق کے مطالبہ ہو سکتا ہے۔ اور عرضی یا غیر مکمل انصاف سے وہ انصاف جس کی طرف عدالتیں یا تو توجہ ہی نہیں کریں یا اگر کرتی ہیں تو صرف نصف تانہ اختیار سماعت کے تحت قانون کی سختی کو روکنے اور اس میں کمی کرنے کی حد تک کرتی ہیں

دفعہ (۳۷)۔ جو بھی معاشرے پیدا۔ اور اقتدار اعلیٰ اور ماتحتی کے

تعلقات قائم ہوئے۔ ہماری فطرت کی خامیوں نے انسان ساختہ قانون کی ضرورت کو واضح کر دیا۔ انسانی تعلقات کی بے شمار صورتیں ہوتی ہیں۔ ہر صورت میں کامل انصاف کرنا تو ہمہ داں۔ پاک و بے خطا ذات قدوس صفت ہی کا خاص امتیاز ہے۔ کیونکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف آنکھ ایسی ہو کہ جو واقعات کو جس طرح وہ دراصل گزرے ہوں صاف دیکھ لے۔ متنازعین کے دعووں پر فیصلہ ایسا ہو۔ جو کہ اتنا ہی بے خطا ہو۔ جتنا کہ بے لوث۔ بلکہ دوزینی بھی ایسی ہو کہ جو اس فیصلے کے تمام راست نتائج کو اور ان کے بعید سے بعید اثرات کو دیکھ لے۔ مفکرین بنی نوع انسان کو ایسے کمال کے ممکن الحصول ہونے سے ناامیدی بہت پہلے ہی ہو گئی۔ اور چونکہ قدرت کے مشاہدے نے انہیں سکھلایا تھا کہ اعلیٰ مقاصد عام قوانین

۱۔ قانون قدرت کی نقل کرتا ہے۔ قول ڈاؤن ج جسٹس بہ مقدس شیفیلڈ بنام رائٹ کلف ۲۲ رول ریپورٹس ۲۰۲۔ جس امر کو قدرت صحیح قرار نہیں دیتی قانون بھی صحیح قرار نہیں دیتا۔ گاک برسٹن صفحہ ۲۳۸ ب۔

کے مستقل عمل ہی سے اچھی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے انھوں نے معاشرے کی حکومت کے لیے عام قواعد بنانے کا خیال کیا۔ یعنی ایسے قواعد مرتب کرنے کا جو اس اصول پر مبنی ہوں کہ زیادہ سے زیادہ صورتوں میں زیادہ سے زیادہ سرت و صداقت حاصل کرنی چاہئے۔ چاہے ان پر مستقل عمل سے عرضی یا غیر مکمل انصاف کی کتنی ہی خلاف ورزی یا خاص صورتوں میں کتنا ہی نقصان ہو۔ اس مقصد کے لیے حاکم مجاز کی جانب سے ہر ملک میں جو قواعد مقرر ہوتے ہیں۔ ان کو اس ملک کا انسان ساختہ قانون کہتے ہیں۔

دفعہ (۳۷)۔ قانون سازی کے ان اصولوں کو عدالتی شہادت سے متعلق

کرنے کے وجوہات اگرچہ کم عیاں ہیں لیکن ویسے ہی اطمینان بخش ہیں جیسے وہ وجوہات جو خود قانون سازی کے ان اصولوں کے باعث تخلیق ہوئے ہیں۔ اس لیے پہلے تو ہم یہ بتائیں گے کہ علت و معلول کے تعلقات بدلتے ہیں۔ بشمار ہوئے ہیں خاص کر جب ہم ان صورتوں کو بھی شمار کریں جن میں معلول اپنی آخری علت سے بلا واسطہ ماخوذ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ کسی درمیانی علت کا ایک درمیانی نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ”وہی نظام قانون بہترین ہے جو کم سے کم امور عدالت کی صوابدید پر چھوڑتا ہے لیکن عدالت کے اختیار

۱۔ اس امر پر قانون عمومی کے دلائل قوی اور اساتذہ متفق ہیں: ”جو اصول اکثر صورتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ قانون اسی کو اختیار کرتا ہے۔“ کتاب جوسٹس صفحہ ۲۳۸۔ الفارنسٹوٹ ۱۲۷، کک ۱۲۷، بک ۶، مالک۔ لائون بریڈ نے ملک بنام باشندگان ہارنگ ورتھام ٹون ولبورن پرنس ۱۸۰۲ میں کہا ہے کہ ”شاید ہی کوئی قاعدہ ایسا ہوگا جس کی سختی سے پابندی سے کوئی نہ کوئی ممکنہ تکلیف نہ ہوتی یا نہ ہو سکتی ہو۔ پھر بھی قواعد کے معین ہونے کی سہولت جو تمام لحاظات سے بالا ہے۔ ایسی ہے کہ عدالت ہائے انصاف کو ان کے اختیار کرنے پر راجح کر دیا ہے۔ اور وہ کسی خاص تکلیف کا جو طباعی سے بتلایا جاسکتا ہے کہ ان کے اطلاق میں پیش آئے گی لحاظ نہیں کرتے ہیں۔“

۲۔ Augm. Scient از سکن کتاب ۸ باب ۳ عنوان ۱۶ مقولہ ۴۶ دیکھئے نیچے دفعہ ۷۹۔

چاہے ان کو کتنی ہی باریکی سے اصلی قانون کے قواعد کی رو سے متعین کیا جائے۔ بہت جلدنی الحقیقت غیر محدود ہو جاتے ہیں۔ اگر ان پر واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دیدینے سے روک نہ لگائی جائے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ منظم مملکت کے قوانین کی رو سے ایسے قواعد مقرر ہیں جن سے ایسی شہادت کی جو عدالتی فیصلے کی بنیاد ہو سکے کیفیت اور کبھی کبھی کمیت بھی منضبط ہو جاتی ہے۔ اور اس امر میں انسان ساختہ قانون کے دوسرے حصوں کی اس سے مشابہت پوری پوری ہے۔ کسی عام قاعدے کی بنا پر شہادت کے اخراج سے خاص صورتوں میں سچ بھی خارج ہو سکتی۔ اور اسی وجہ سے نا انصافی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس شرکاء بے اندازہ معاوضہ اس استحکام سے ہو جاتا ہے جو اس قاعدے کے عام نفاذ سے انسانوں کے حقوق کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کے اس احساس سے جو ان کے قلوب میں اس یقین کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ان حقوق سے قانون کے تحت ہی محروم کئے جاسکتے ہیں۔ عدالتوں کی مرضی سے محروم نہیں ہو سکتے۔ قانون انگلستان نے اس خصوص میں جو دو بڑے قیود عدالتوں پر لگائے ہیں وہ یہ ہیں کہ پہلے تو ججوں اور راکسین جیوری کو واقعات کا فیصلہ ان کے ذاتی علم کی بنا پر کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اور سوائے ان امور کے جو ان کے سامنے شہادت سے ثابت کئے جائیں۔ ان کو امر نزاعی سے متعلق ہر امر کی بابت گویا ایک قانونی حالت لاعلمی میں کر دیا ہے۔ اس قانون کا مقولہ ہے کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں کجج کو علم ہے اگر اس کو شہادت کی بنا پر

۲۶۵

۱۔ ہنری چارم ۴ سطر پلاوڈن Plowd. ۸۳-۱۔ لیونارڈ Leon ۱۶۱۔ نیچے کے نوٹس کے حوالے بھی دیکھئے اور نیچے دفعہ ۸ بھی کلیسائی فقہا اس امر میں کسی قدر غیر محتاط تھے۔ دیکھئے فرامین گرے گوری نہم Decret. Greg. IX کتاب ۵۔ عنوان ۴ سطر لغت قانونی از کالون عنوان نوٹوریم Notorium 'مجموعہ قانون کلیسائی از گلبرٹ Gibert, Corpus jur Canon. مقدمہ آخری حصہ عنوان باب۱۱ فقرہ ۲۔ نوٹ ۱۱ اور قانون کلیسائی از ڈیوش Devot Inst. Jur. Canon.

علم نہ ہو۔ اور یہ اصول کہ ”جس امر کی شہادت نہیں اس کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ اس کا وجود ہی نہیں ہے۔“ کسی امر کی شہادت نہ ہونا اور اس کا موجود نہ ہونا ایک ہی بات ہے۔“ جو شہادت سے ظاہر نہیں وہ موجود نہیں ہے جس کا یقین نہیں اس کا وجود نہیں ہے۔ جو فلسفے کی رو سے بہت ہی غلط ہیں لیکن ہمارے علم اصول قانون میں پوری طرح صحیح ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ سماعت شہادت ہی کی شرط مقدم قرار دیدی ہے کہ اصل واقعے اور شہادت واقعے میں صاف و علانیہ تعلق ہونا چاہئے۔ ”وہم و خیال پر اعتبار کرنے پر کوئی مجبور نہیں ہے“ شہادت عیاں ہونی چاہئے یعنی صاف اور ایسی جو آسانی سے سمجھ میں آتی ہو۔ یہ دراصل ایک بڑے اصول کے جو ہمارے تمام قانون پر حاوی ہے۔ مختلف اطلاقات ہیں۔ اور وہ اصول یہ ہے کہ ”قانون میں بعید وجہ کا نہیں بلکہ قریب وجہ کا لحاظ ہوتا ہے۔“ اس کی دو ایک مثالیں کافی ہیں۔ اگر ہر امر کا اس کے آخری ماخوذوں تک پتا چلایا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ کسی مجرم کی کٹہریں موجودگی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ کتاب ۲ بعنوان ۱۳ - دفعہ ۱۰ - نوٹ ۱ -

۳۵ بلسٹروڈ ۱۱۵ - ہم کسی معلوم امر (ذاتی علم) کی بنا پر فیصلہ نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ یہ امر ہم کو قانونی کارروائی کے بعد معلوم نہ ہو۔ قول چیف جسٹس ہرل - ہانسارڈ ایدورڈ سوم ضخیمہ چہارم صفحہ ۶ -

۳۵ لک ۴ الف - ۵ لک ۵ ب - ۱۲ - ایضاً ۵۲ - ۱۳۴۲ - ۳ بلسٹروڈ Bulst. ۱۱۰ - ہو بارڈ

۲۹۵ - اٹائیز رپورٹ ۴۰۲ - ۴ - مین وولز بی ۴۲۴ - ونگہام ۴۴ - ونگہام ۳۹ سلسلہ نو - ۴ مین وولز بی ۳۴

۳ سنٹ از جنکس Jenk. Cent. صفحہ ۵ مقدمہ ۳۶ -

۴۱۲ انٹی ٹیوٹ ۴۷۹ -

۵۵ ڈیویس Davys. ۳۳ - اصول متعارفہ قانون از لافٹ Lofft. ۵۵۵ -

۴۱ لک ۲۸ الف اور ۶۶ ب - ۱۰ لک ۵۵ الف نیز دیکھیے ”مقولات“ از بیکن - ذیلی اصول ۳ - ٹلٹن رپورٹس ۹۸ اصول متعارفہ قانون از لافٹ ۵۵۹ -

۴۱ لک ٹلٹن ۲۸۳ الف -

۴۱ مقولات قانونی از بیکن - قاعدہ اول - ۱۲ - ایسٹ ۶۵۲ - ۱۴ مین وولز بی ۴۸۳ - ۱۸ اکا من بیچ ۳۷۹

کامیاب مگر بڑا سبب اس کے والدین۔ اس کی تعلیم دوسروں کی مثالیں خود
قانون یا خود وہی جج جس کے سامنے مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ ہوتا ہے۔ مگر
عدالت ان تمام امور کا لحاظ نہیں کرتی۔ اور صرف وجہ قریب۔ خود
اس کے فعل۔۔۔ ہی کو دیکھے گی۔ اسی طرح کسی قرضے کی عدم ادائیگی قریبی
وجہ تو مدیون کی غفلت ہے۔ لیکن اس کی آخری وجہ ممکن ہے کہ دوسروں
کا قصور ہو۔ جن کا قانونی یا اخلاقی فرض تھا کہ اس کو روپیہ دیتے۔

دفعہ ۳۹ و ۴۰۔ یہاں ایک غلط اصول پر غور کرنا چاہئے جو علم اصول

قانون کے بعض نظام اور بنیاد کی کتاب ”عدالتی شہادت“ میں ہر جگہ پایا جاتا
ہے۔ یعنی یہ مفروضہ کہ اس انصاف میں جو باپ اپنے خاندان میں کرتا
ہے۔ اور اس انصاف میں جو قانونی عدالتیں انسان اور انسان کے
درمیان کرتی ہیں۔ کامل مشابہت ہے۔ مگر یہ مقولہ ارسطو کے زمانے کا ہے کہ
دولت عامہ یا مملکت کو خاندان سے مخلوط نہیں کرنا چاہئے۔ اور یہ نہیں
سمجھنا چاہئے کہ ایک بڑا خاندان ایک چھوٹی مملکت سے جدا نہیں ہے۔
اور بہت تھوڑے سے غور و فکر سے ان کا فرق ظاہر ہو جائے گا۔ باپ اپنے
خاندان میں ایک قسم کا عرضی یا غیر مکمل انصاف کرتا ہے۔ قدرتی اور
انسانی قانون دونوں کی رو سے اس کو اپنے بچوں پر نسبتاً قطعی اختیار حاصل
ہے۔ اور یہ ناگزیر طور پر ایسے اشخاص کے عمل کی رہبری اور تعمیر سیرت
کے لیے ضروری ہے۔ جن میں عقل و تجربہ تقریباً غیر موجود ہوتے ہیں۔ اور
محبت پدری کا احساس اتنا قوی ہوتا ہے کہ یہ اختیار عام طور پر اطمینان
کے ساتھ باپ کو دیا جاسکتا ہے۔ لیکن مقتدر اعلیٰ یا جج کے معاملے میں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۸ جو رسٹ ۹۶۲۔ ۶۰ بسٹ و اسمتھ ۱۸۸۰۔ ہارین و رور فورڈ پورٹس ۶۱۔

۱۹۔ ان صفحات میں بنیاد کی تفصیلی ترویجی سابق اڈیٹر نے ان کو مختصر کر دیا ہے۔

۲۰۔ سیاسیات از ارسطو Aristotle's Politics کتاب ۱۔ باب ۱۔

جو اپنے جیسے پختہ عقل کے انسانوں پر یہودی عامہ کے لیے حکومت کرتے ہیں۔ صورت حال ہی جدا ہوتی ہے۔ ایک خالص غیر محدود شاہی بلا خبیہ حکومت کی قدرتی و اصلی شکل ہے۔ لیکن کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ آج کل بھی بہترین شکل ہے۔ اور تمام دوسری قسم کی حکومتوں کو ختم کر دینا چاہئے۔ برخلاف اس کے یہ کتنی فضول حجت ہوگی کہ دستوری شاہی چونکہ کسی ملک کے لیے بہترین قسم کی حکومت ہے۔ ہر خاندانی شخص کو ایک ایسی حکومت اپنے خاندان میں قائم کرنی چاہئے۔ ان تفسیروں کو بیان کرنا ہی ان کی تردید کرنا ہے۔ مگر یہ بھی تو اسی قسم کی حجت ہے کہ عام عدالتی تحقیقات میں پہلے سے مقررہ ضوابط بیکار رہیں۔ کیونکہ وہ خاندانی کارروائیوں میں بیکار بلکہ اس سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۴۱۔ نیز واقعات کی بحث میں عدالت کا فریضہ ان کے

وجود کے نظری سوال تک محدود نہیں ہے۔ کیونکہ گو ٹھیک فیصلے یا یقین کے لیے مواد پیش ہو یا نہ ہو فیصلہ کرنا چاہئے۔ جس کے بعد اگر فوراً نہیں تو بہت جلد اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ مملکت کا فائدہ اس میں ہے کہ مقدمے میں طوالت نہ ہو۔ ”مقدمہ بازی“ بے پایاں نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ مقدمہ باز محض فانی ہیں۔ مدعی اور مدعی علیہ عدالت کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ انفرادی اور معاشی مفاد عدالت سے متقاضی ہوتے ہیں کہ ایک یا دوسرے کے حق میں فیصلہ اور جلد فیصلہ دیا جائے۔ جج کے لیے یہ مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ یہ ”امر شکوک معلوم ہوتا ہے۔ میں اپنا فیصلہ ملتوی رکھتا ہوں“ اور مقدمہ خارج کر دے۔ تاکہ وہ وقتاً فوقتاً غیر معین زمانے تک از سر نو چلایا جائے۔ مقدمے کی ساری تکلیف اور تلخی باقی رہے۔ ہر فریق کو علانیہ

۲۸۵

۱۔ گک ٹلٹن ۱۰۳ الف ۳۰۳ ب۔ ۲۔ گک ۱۰ الف اور ۴ الف۔ ۱۱ ایضاً ۱۶ الف۔

۱۲۔ ہائیڈ بر پاؤنگٹن۔ کتاب ۵ عنوان ۱۔ نوٹ ۵۳۔ ۱۴۔ کامن بیچ ۴۰ فیصلہ جسٹس دلس۔

ترغیب ہو کہ پلڑے کو اپنی طرف جھکانے کے لیے جھوٹی شہادت بنائے۔ اور قوم کا نقصان اس کے کم سے کم دو ارکان کی توجہ دوسرے مفید پیشوں سے ہٹانے کی وجہ سے ہو۔ لیکن اغراض انصاف کے لیے مقدمے کو ایک معین مدت کے لیے بڑھا دینا ایک بالکل ہی جدا امر ہے۔

دفعہ ۲۲۔ اس لیے مقنن کا فرض اصلی قوانین کے وضع کرنے اور

عدالتی کارروائیوں کے ضوابط مقرر کرنے سے پورا نہیں ہو جاتا ہے۔ کامل طور پر انصاف کرنے کے لیے اس کو ایک قدم اور آگے بڑھنا چاہیے اور چارے مقدمے کی نوعیت کچھ ہو۔ اور اصل صداقت کا معلوم کرنا کتنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو۔ امور واقعاتی کے تصفیے میں جو عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں۔ عدالتوں کی رہبری کے لیے قواعد مقرر کرنا چاہیے۔ ایسی مشکل صورتوں میں وحشت و جہالت کے زمانے میں بہ خاص معاملے کا تصفیہ یا تو بے ترتیبی سے کیا جاتا تھا۔ یا خود سرانہ طور پر تمام صورتوں کے لیے ایک ہی سخت قواعد مقرر کئے جاتے تھے۔ یا تو ہمارے ہمارے سے مدد لی جاتی تھی۔ مثلاً صداقت کی آگ اندر پانی سے آزمائشوں کی صورت میں اور یہ قدیم و جدید دونوں زمانوں میں رائج رہے ہیں۔ یا آزمائش وسطیٰ کی عدالتی لڑائیوں کی مثال میں۔ جن میں ناپاکی اور دلیری سے خدا سے دعا کی جاتی تھی کہ فریق متفرق ہو جائے۔ یا بعض وقت جیسے کلیسیائی حلف و جنگ کے ہمارے اسلاف کے پرانے طریقوں میں۔ جن میں بلاوجہ سمجھ لیا جاتا تھا کہ اس شخص کے حلف سے سچ ظاہر ہو جائیگا۔ جس کو کہ اس کے چھپانے میں گہری دلچسپی ہے۔ برخلاف اس کے ان مالک کے

۱۔ قواعد عالیہ عدالت حکم ۲۶ قاعدہ ۲۱۵ R.S.C. ord. xxxvi. Rule 21.

۲۔ بانٹے نے اپنی کتاب قانون شہادت میں ان کی ایک اچھی تفصیل بیان کی ہے۔ دفعات ۴۵۱-۴۵۲۔
طبع دوم۔ نیز دیکھئے Blackstone's Commentaries (یعنی شروحات بلاکسٹن) جلد ۴ باب ۱۲۔

قوانین جہاں علم اصول قانون کے اصول سمجھے جاتے ہیں۔ اس مشکل کو ایسے قاعدے بنانے سے جن سے بار ثبوت منضبط ہوتا ہے حل کرتے ہیں۔ ان میں دراصل اکثر بار ثبوت کے قدرتی اصولوں کو مصنوعی وقعت دی جاتی ہے۔ اس کی اچھی توضیح ایک ملک غیر کے قانون داں نے ایک دوسری زبان (فرنج) میں کی ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے یہ دریافت کرنا کہ کس حد تک ایک معلوم امر سے فلاں نامعلوم علت کا وجود عقلاً ممکن ہو جاتا ہے۔ عام طور پر کلیۃً جج کی سمجھ پر موقوف ہوتا ہے۔ لیکن اہم ترین صورتوں میں قانون نے چند مواقع کی استواری حاصل کرنے اور چند مباحث کو ختم کرنے کے لیے قیاسات قائم کیے ہیں۔ جن کی پابندی جج کو کرنی ہوتی ہے اور ایک متونی قابل جج نے ایک مقدمے میں کہا ہے کہ ”واقعات کے قابل یا ناقابل ادخال ہونے کے متعلق قانون شہادت دو لحاظات پر مبنی ہے۔ یعنی نظری نقطہ نظر سے امر نہ پر بحث پر کن واقعات سے روشنی پڑتی ہے۔ اور کن واقعات کا لحاظ عملی طور پر ممکن ہے۔ شاید اگر ہم بجائے ساٹھ سو سال کے ہزار سال زندہ رہتے تو ہر امر نزاعی پر پوری طرح روشنی پڑتی۔ اگر اس سے تمام ممکنہ طور پر متعلق امور کی فرداً فرداً

بقیہ حاشیہ گزشتہ از Devotus Institutionis juris Canonicae (یعنی اصول قانون کلیسائی مصنف ڈیوٹس) کتاب ۳ - عنوان ۹ - دفعہ ۲۶ - نوٹ ۱۳ اور دفعہ ۳۰ نوٹس - اور گمین کی کتاب ”زوال و اختتام سلطنت روم“ Gibbon's Decline and fall of the Roman Empire باب ۳۸ - معجزانہ مداخلت کے متعلق ان دلیرانہ دعاؤں کی ناپاکی اور حماقت کے علاوہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے خطرات سے ترکیبوں سے بچا جاتا تھا۔ اور اسی لیے یہ آگ اور پانی کی آزمائشیں زیادہ تر ظاہری تھے حقیقی نہیں۔ لہ کتاب شہادت از بانٹن دفعہ ۱۰ طبع دوم۔

۱۱۔ رولف پنچ بمقدمہ اثرنی جنرل بنام ہچکا ک (۱۸۴۹) ۱۱ جوریسٹ ۴۷۸ - ۴۸۲ منتخب مقدمات ۱ - اچیکر ۹۱ - ۷۴ - رسل وریان R. R. ۵۹۲ -

تحقیق کی جاتی۔ اور اس سے متعلق ہر امر کی صداقت کی تحقیقات مہینوں ہوا کرتی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بہتر بھی ہوتا۔ لیکن فی الوقت یہ طریقہ ناممکن پایا گیا ہے۔

فقہ ۴۳: یہ قانونی قیاسات دو قسم کے ہیں۔ ۱۔ ان میں سے اکثر میں قانون

کسی امر کی موجودگی کو اس وقت تک فرض کر لیتا ہے۔ جب تک اس کی شہادت سے تردید نہ ہو۔ ۲۔ رومنی فقہاء ان کو قیاس قانونی یا غیر قطعی قیاس قانونی کہتے تھے۔ اور انگریزی قانون وائ ان کو غیر قطعی یا قابل تردید قیاسات قانونی کہتے ہیں۔ قیاسات کی دوسری قسم قطعی و ناقابل تردید قیاسات کی ہے۔ گو ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ان کے خلاف کوئی شہادت قابل ادخال نہیں ہوتی۔ ان کو قطعی قیاس قانونی کہتے ہیں۔ اور یہ صحیح معنی میں قیاس کی ایک قسم ہے۔ ان میں "قانون کے حکم سے کسی امر کا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ جس سے وہ امر ثابت اور یقینی قرار پاتا ہے۔ اسی قسم میں ادائی قیمت کا معاہدہ آتا ہے۔ جس کا قانون خریدی اشیاء سے قیاس کرتا ہے۔ ارادہ قتل یا ضرر شدید پہنچانا جس کا زہر کھلانے یا مہلک ہتھیار استعمال کرنے سے قیاس ہوتا ہے وغیرہ ان میں سے بعض تو عالمی علم اصول قانون کے قیاس قطعی سمجھے جاسکتے ہیں۔ اور ان کی بڑی مثالیں قیاس حقیقت ہے۔ جو جائداد کے مسلسل و پیرامن قبضے سے

منہ

- ۱۔ قیاسات قانونی اور واقعاتی کے لیے پیچھے دیکھئے دفعات ۱-۲۷ آگے دیکھئے دفعات ۲۹۶ تا ۳۱۳ Thayer Pr. on Tr. Evidence فقہ کی شہادت پر اصلی کتاب صفحات ۲۵۲ تا ۲۵۹ اور شہادت مصنفہ فلیس طبع ششم صفحہ ۶۷ تا ۸۲۔
- ۲۔ (de Praesumptionibus) (قیاسات) مصنفہ الکلیاٹس (Alciatus) فقرہ ۲ نوٹ ۳۔
- ۳۔ "قیاسات" مصنفہ منوچیس Menochius de Praesumptionibus کتاب اسوال ۳ نوٹ ۱۷۔
- ۴۔ "شہادت" مصنفہ پوئیچے جلد اولہ دفعہ ۸۰۷۔

پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ قیاس جو عدالت مجاز کے فیصلوں کو صحیح ٹھہراتا۔ اور برقرار رکھتا ہے۔ ہم اس مقولے کی طرف پہلے بھی اشارہ کر چکے ہیں کہ "ملکت کا فائدہ اس میں ہے کہ مقدمے میں طوالت نہ ہو" اس میں اضافہ کرنا چاہئے کہ "قانون ہوشیاروں کی نہ کہ سست آدمیوں کی مدد کرتا ہے" نیز "طویل مدت گزرنے کے بعد قیاس ہوگا کہ ہر کام باضابطہ کیا گیا تھا" اگر ایک طویل مدت تک پر اس قبضے کا اثر قطعی نہ ہو تو نہایت قیمتی حقوق نہ صرف مسلسل نزاع کے موضوع بن جائیں گے بلکہ ان کی حقیقت کی اصلی شہادتیں مرور زمانہ سے کم یا تلف ہو جانے پر سلب یا تلف بھی کر دیے جائیں گے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ قدرتی قانون اور اقوام کے صریح قانون دونوں کے مصنفوں نے ملکیت کے حاصل کرنے کے مختلف طریقوں میں حق قدامت یعنی تھوڑی یا زیادہ مدت کے مسلسل استعمال یا قبضے کو بھی ایک طریقہ تسلیم کیا ہے۔

۱۔ اوپر دفعہ ۴۱۔

۲۔ لک ۲۶ ب ۴ ایضاً ۱۰۔ ۸۲ ب ۲ بارٹ رپورٹس Hobart Reports ۲۴۲۔ ۲۵۱ لوسانگو کے وپرس
Bonsauquet and Puller Reports ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷

دفعہ ۴۴۔ اس لیے یہ امر بہت ہی تکلیف اور خرابی کا باعث ہوگا

کہ کسی دیوانی یا فوجداری مقدمے کو آخری عدالت مجاز کے فیصلہ کر دینے کے بعد۔ فریقین اپنی مرضی سے اس کو از سر نو یا توبینہ غلطی یا نئے دلائل یا بہتر شہادت کی حقیقی یا عینہ دریافت کی بنا پر چلا سکیں۔ بہت تھوڑے سے غور و فکر سے ظاہر ہوگا کہ اگر کوئی ایسی حد مقرر نہ کی جائے۔ جس پر عدالتی کارروائیاں لازمی طور پر ختم ہو جائیں تو کوئی شخص بھی جان۔ مال و آزادی سے امن و چین کے ساتھ شمتع نہ ہو سکے گا۔ اور غیر منصف مزاج۔ ضدی اور جھگڑا لوار شخص خصوصاً وہ جن کے پاس دولت و اثر ہو سماج کو اپنے رجم و کرم پر سمجھا کریں گے۔ اور اس میں مقدمہ بازی۔ فساد اور کمینوں کے مہیب نظارے پیش کر دیں گے۔ عدالتی فیصلہ جات کے خاتم و مختتم ہونے کا اصول اعظم عالمی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور اس کو مختلف الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ”ام فیصل شدہ صحیح ہے“ ”فیصلہ صحیح و درست تصور کیا جاتا ہے“ ”ملکت کا قائدہ اس میں ہے کہ فیصلہ جات کو الٹا نہ دیا جائے“ ”فیصلوں کے منصفانہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے“ ”فیصلہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ بعنوان ۳۳ شروحات بلاکسٹن جلد ۲ باب ۱، الگ برٹلٹن ۱۱۳-۱۱۴۔ شہادت“
انگریز لیف طبع شانزوہم دفعہ ۱۴۔ Grand Coustumier de Normandie باب ۱۲۵ ”وجبات“
از پوتھیے Poth. obl. حصہ سوم باب ۸۔ مجموعہ قوانین فرانس۔ cod. civil. کتاب ۳ عنوان ۲۰۔
۱۔ ”ڈائجسٹ“ کتاب ۵۰۔ عنوان ۱، سطر ۲۰، ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس جلد ۱۲ نوٹ ۱۳
”شہادت“ از پوتھیے جلد ۱۔ حصہ ۴۔ باب ۳۔ دفعہ ۲۔ فقرہ ۳۔ ضمیمہ فقرہ ۲۴۔ الگ برٹلٹن ۱۰۲۔
الف اور ۱۸۶ الف۔ اور نوٹ ۳ از مارگرٹیف Hargr.
۲۔ الگ برٹلٹن۔ ۲۹ الف۔ ۱۶ الف۔ ۲۳۶ ب۔ ۲۰ انسٹی ٹیوٹ۔ ۳۸۔
۳۔ ۲ انسٹی ٹیوٹ۔ ۳۶۰۔
۴۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس جلد ۱۲ نوٹ ۲۔ ۳۔ جلد ۲۲ نوٹ ۴۳۔

سے قانون وضع ہوتا ہے۔ عدالتی کارروائیوں کا غیر منتہی ہونا ہوتا ہے۔ کسی شخص کو ایک ہی امر میں دوبارہ تکلیف نہیں دینی چاہئے وغیرہ۔

دفعہ ۲۵: ہم صرف ایک مثال اور دیں گے جس سے یہ امر

بہت ہی واضح ہو جائے گا۔ اگر یہ نظری سوال کیا جائے کہ سب سے زیادہ خلاف انصاف کام کیا ہو سکتا ہے تو غالباً اس کا جواب یہ ہوگا کہ کسی شخص کو ایک ایسے قانون کی خلاف ورزی کی بنا پر سزا دینا جس کے وجود سے وہ ناواقف ہو یا وجود اس کے ہر جگہ ہی ہوتا ہے۔ علم اصول قانون کا کوئی اصول اس سے زیادہ عالمگیر نہیں ہے۔ کہ ہر ملک کے ہر شخص کے متعلق یہ قطعی قیاس کر لیا جائے کہ وہ اس ملک کے قوانین کو اس حد تک جانتا ہے کہ اپنے عمل کو ان کے مطابق رکھے گا۔ قانون سے لاعلمی کسی شخص کو نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ وہ واقف ہے۔ یہ اصول سخت ضروری ہے لیکن اس سے بے انتہا زیادہ بڑی خرابیوں کے انداد کے لیے ناگزیر طور پر ضروری بھی۔ کیونکہ اگر لاعلمی کے عذر کے تحت مجموعہ تعزیرات یا مجموعہ قوانین دیوانی کی خلاف ورزیوں کو روکا جائے

۱۔ Ellesm. Postn. صفحہ ۵۵۔

۲۔ انسٹی ٹیوٹ صفحہ ۳۳۰۔ لک ریپورٹس ۴۵ الف۔ ۸ ایضاً ۱۶۸۔ ب۔ ۱۲ لک ریپورٹس

۲۳۔ ہوبارڈ ریپورٹس ۱۵۹۔ جنک سنٹ ۲ مقدمہ ۱۵۔ سینٹ ۳ مقدمہ ۱۲ اور ۴۶۔ اور سنٹ ۸ مقدمہ ۲۹۔

۳۔ جنک سنٹ۔ ۱۔ مقدمہ ۳۸۔ لک ریپورٹس ۷۷ الف "مقولات بروم" Broom's Maxims.

طبع ہنتر ۲۵۹۔

۴۔ "ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۶ سطر ۹ ہینکس بر پانڈکٹس فقرہ ۴۵۔ دفعہ ۱۲۶۔ ڈاکٹر شیل ازکشن

Sext. Decretal. کتاب ۵ عنوان ۱۲ De. Reg. Jur. صفحہ ۱۳۔ ڈاکٹر و طالب علم

Doctor and Student, مکالمہ باب ۲۶۔ اور دیکھو نیچے دفعہ ۳۳۶۔

۵۔ دیکھئے مقولات بروم۔

تو اس سے تمام قوانین عملاً بیکار ثابت ہوں گے۔ اگر قانون کے سامنے صرف وہی لوگ جواب دہ قرار دیے جائیں جن کے متعلق ثابت ہو کہ وہ قانون سے واقف تھے۔ تو نہ صرف لاعلمی کا عذر خصوصاً فوجداری مقدمات میں ہمیشہ کیا جائے گا۔ بلکہ قدرتی طور پر لوگ قانون سے واقف ہونے سے گریز بھی کریں گے۔ کیونکہ واقفیت کے نتائج اتنے خطرناک ہوں گے۔

دفعہ ۴۶: لیکن اگر مصنوعی قیاسات کے فائدے ہیں۔ تو اسی طرح

ان سے نقصانات بھی۔ ایام جہالت میں یا رشی حکما ان عدالت کے ہاتھ میں یہ بہت ہی خطرناک ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور بہترین زمانے میں اور بہترین حاکمان عدالت کے ذریعے سے بھی ان کا استعمال دانشمندی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اس قسم کے بعض بہت ہی خلاف عقل اور مضر قیاسات روٹنی فقہاء کی تصانیف اور عصر جدید کے فرانسیسی قوانین میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اس ملک میں بھی دادرسی کے بہانے سے ججوں نے اراکین جوری کو اگر حکم نہیں تو مشورہ دیا ہے کہ بدترین خرافات کا قیاس کر لیں۔ قانون موضوعہ ۲۱ جیمیل اول باب ۲۷ میں ایک نہایت ہی معروف اور نہایت ہی سخت اور ظالمانہ قیاس کی مثال پائی جاتی ہے۔ اس کی رو سے حکم دیا گیا تھا کہ ہر عورت کے متعلق جس نے کوئی غیبی صحیح النسب بچہ جنما ہو۔ اور جو ڈبوئے یا چھپا کر گاڑ دینے یا کسی اور طریقے سے اس کی موت کو چھپانے کی کوشش کرے۔ اور اس وجہ سے یہ نہ

۱۔ دیکھئے Syntagma Juris Civilis از اسٹریس Struvius. ملبورن ملر Muller

شرح نمبر ۲۔ دفعہ ۱۸۔ نوٹ ڈ۔ بارٹولس Bartolus کہتے ہیں کہ "میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ہمسائے کے مکان میں جہاں ایک خوبصورت عورت ہو پکڑا جائے تو یقینی طور پر وہ زانی ثابت ہوتا ہے۔" ڈاکٹر نادل Novel. (فرمان) از اب حصہ دوم شرح۔

۲۔ کتاب شہادت از بانیے۔ دفعہ ۵۵۲۔ اور بعد طبع دوم۔

۳۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۴۷۹۔

ظاہر ہو کہ آیا وہ زندہ پیدا ہوا تھا یا مردہ تو قیاس کر لیا جائے گا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ثابت کر سکے کہ بچہ مردہ پیدا ہوا تھا۔ یہ ظالمانہ قانون جو ہماری دوم شاہ فرانس کے ۱۷۵۷ء کے ایک فرمان کی نقل معلوم ہوتا ہے۔ اور جس کا اصول بعض دوسرے ممالک کے قوانین میں بھی پایا جاتا ہے۔ ۱۸۰۳ء میں ۲۳ جارج سوم باب ۵۸ دفعہ ۳ کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ اسی طرح ملزموں کے اقبال اور عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لیے فرار کی کوششوں کو جو پہلے قطعی اثر دیا جاتا تھا۔ ایسے خلاف عقل قیاسات کی دوسری بہت ہی معروف مثالیں ہیں۔

دفعہ ۴۷: مضمون کے اس حصے سے متعلق بعض اخراجی قواعد ہیں۔

جن کی قطعی ضرورت سے انکار کے لیے بہت بے باکی چاہئے۔ ہمارا مطلب ان صورتوں سے ہے۔ جن میں شہادت اس لیے ناقابل ادخال ٹھہرائی جاتی ہے کہ اس کے پیش ہونے سے بیکارہ کی تکلیف خرچ اور تاخیر ہوتی ہے۔ تکلیف اور صرف کی مثال ذیل کے مسئلے سے دی گئی ہے۔ کوڑے کے ٹھیلے کو ایک ایسے مقام (ٹوٹی چوکی کی سڑک) پر کھڑا کرنے کی وجہ سے جہاں اس کو کھڑا

۱۔ ”قوانین دیوانی“ از ڈو ما۔ حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۴۔ اور مقدمہ نوٹ۔ الف۔ اور ایضاً دفعہ ۴۴ و دفعہ (۲) نوٹ ب۔

۲۔ شروعات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

۳۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۵۵۴۔

۴۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۲۶۷۔

۵۔ عدالتی شہادت از پنجم جس میں مصنوعی نظامات شہادت پر باعتبار خود عمل کیا گیا ہے تسلیم کرتی ہے کہ نہایت ہی جائز و مناسبت شہادت بھی ان وجوہات کی بنا پر ناقابل ادخال قرار دی جاسکتی ہے۔ گو اس میں نا انصافی کا خوف بھی کیوں نہ ہو۔ دیکھو جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۵۔ اور کتاب ۹ حصہ دوم۔ ابواب ۴ تا ۴۔

۶۔ عدالتی شہادت از پنجم صفحات ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ جلد ۲۔

۳۳

نہیں کرنا چاہئے تھا۔ لی ٹی ٹیس پانچ شلنگ جرمانے کا مستوجب ہوتا ہے۔ اس واقعے کو سمپروٹیس کے سوا کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ اور بحیثیت مصنف سمپروٹیس روزی کمانے کے لیے جزائر شرق الہند چلا گیا ہے۔ لی ٹی ٹیس کو اس جرمانے سے بچانے کے امکان کی بنا پر کیا سمپروٹیس کو مجبور کرنا چاہئے (اگر وہ مجبور کیا جاسکتا ہو) کہ ان جزائر سے واپس آجائے۔ سمپروٹیس کو یہ تکلیف دینے کا کون خیال کرے گا؟ اور کون سمپروٹیس یا کسی دوسرے پر ان اخراجات کے عائد کرنے کا خیال کرے گا؟ اور گو ہر فریق مقدمہ کو اپنے مقدمے کی تائید میں شہادت پیش کرنے کی کامل آزادی دینی چاہئے۔ کیونکہ ”شہادت پیش کرنے کی قابلیت پر کوئی بندش نہیں ہوتی ہے۔“ لیکن اس آزادی کا ایسا برا استعمال ہو سکتا ہے کہ اس سے عدل گسری ہی ناممکن ہو سکتی ہے۔ اور اسی لئے اس آزادی کو مناسب حدود میں رکھنے کا اختیار تمام عدالتوں کو اپنے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ قانونی دستاویزات سے حشو زائد کے حذف کر دینے یا بلیڈنگس میں طوالت کو کم کرنے کا اختیار قانونی کارروائیوں میں کسی قسم کی طوالت کو بھی مذموم سمجھتے ہیں۔ یہ فرض کیجئے کہ کوئی شخص جس پر قرضے کی یا بہت ہی معمولی اور خفیف خلاف قانون فعل کی نالش کی گئی ہو۔ یہ ادعا کرے کہ اس کو اپنی جوابدہی کے لیے سیکڑوں گواہوں کی جو دنیا کے بہت ہی دور دراز اور مختلف مقامات میں رہتے ہیں۔ شہادت کی ضرورت ہے تو عدالت یقیناً مجبور نہیں ہے کہ اس کے قول پر۔ یا اس کے صداقت کے لیے حلف پر۔ یا اس قول کی نیک نیتی پر بھی اعتبار کرے۔ اسی لیے انگلستان کے عدالتی ضابطے کی رو سے گواہوں کے اظہار کے لیے کوئی کمیشن یا حکمنامہ جاری نہ ہوگا۔ یا فریق درخواست گزار پر قیود عائد کئے جائیں گے۔ اگرچہ اپنی دانست میں تصور کریں کہ درخواست کمیشن وغیرہ تکلیف پہنچانے یا تاخیر کرانے

۱۴۴۱ ایٹمیٹ ۲۴۹۔ نیز دیکھئے مجموعہ قانون روما۔ کتاب اعتراف ۵ بصر ۲۱۔ آخر میں۔

۲۴۲ ایٹمیٹ ۱۰۶۔ ۲۳۲۔ ۱۱ مجموعہ قانون روما ۴۴۴۔

یا کسی اور نامناسب و ناروا نیت سے کی گئی ہے۔ اسی لیے ہر عدالت کو اختیار دیا گیا ہے۔ (جس کا استعمال بلاشبہ احتیاط سے ہونا چاہئے) کہ ان اغراض کے تحت جو شہادت پیش کی جائے اس کی سماعت سے انکار کرے۔ ڈائجسٹ (Digest) میں مرقوم ہے کہ ”اگرچہ بعض قوانین کی رو سے گواہوں کی تعداد مقرر کرنے میں قیاضی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن اصولاً اس اختیار کو معقول و کافی تعداد میں گواہوں کو طلب کرنے تک محدود رکھنا چاہئے۔ اور ججوں کو مناسب تعداد ہی میں گواہوں کو طلب کرنے کی اجازت دینی چاہئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ غیر محدود اختیارات کے باعث نامناسب طور پر بہت گواہ طلب کئے جائیں۔ اور اہل مقدمہ کو پریشان کیا جائے“ تاہم ان تمام صورتوں میں شہادت پیش کردہ دراصل متعلق اور اہم ہو سکتی اور اس کی منظوری سے نا انصافی ہو سکتی ہے۔

۳۴

۱۔ پیری بنام آیرن۔ ہنگام Bingham ۱۴۳۔

۲۔ بمقدمہ منڈل فنٹن بنام کیرلج ۴۴ لاٹا ۴۷۶۔ جہاں اجازت نہیں دی گئی کہ ایک طرفتہ کے گواہ کو جرح کے لیے طلب کیا جائے۔ تاکہ ایک عورت کو جس نے ایک خاص سالیسیٹر کے خدائے حاصل کیے تھے۔ اسی بنا پر نقصان پہنچائے جائے۔ بمقدمہ ملک بنام بینس ۱۹۰۹ء۔ انگلینڈ ۲۵۸۔ ایک سمن کو منوخ کر دیا گیا۔ کیونکہ یہ نیک نیتی سے متعلق شہادت حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ ستانے اور تکلیف دینے کے لیے جاری کرایا گیا تھا۔ رپورٹ آئرستانی فوجداری شاہی مقدمہ بابت ۱۸۴۲ء میں مدعی ظہیم پر باغیانہ سازش کا الزام تھا۔ باغیانہ افعال میں سے ایک فعل یہ بھی بتایا گیا تھا کہ آئرستان کے مختلف حصوں میں ”جھیب جلسے“ منعقد کئے گئے تھے۔ یعنی ایسے جلسے جن میں لاکھوں اشخاص شریک تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مقدمے کو کبھی جوری تاک نہ جانے دینے کے لیے مدعی ظہیم کو مشورہ دیا گیا کہ یہ دکھلانے کے بہانے سے کہ وہ جلسے باغیانہ نہیں تھے۔ ان جلسوں کے ہر شخص کو بطور گواہ طلب کریں۔ جوابدہی کا یہ ذلیل طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ لیکن فرض کر دو کہ اختیار کیا جاتا تو کیا عدالت اور جوری اجازت دینے پر مجبور ہوتے۔

۳۔ ”ڈائجسٹ“ کتاب ۲۲ عنوان ۵ کالم ۱۔ فقرہ ۲۔

دفعہ ۲۸۔ بعض ممالک کے قانون سازوں سے مذکورہ بالا جیسے

ناشائستہ حرکات کے انسداد کی کوشش میں سرحدی بیہودگیاں سرزد ہوتی ہیں ہم اس عمل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جس سے ہر امر نزاعی کے ثبوت کے لیے گواہوں کی تعداد بلا لحاظ مقدمے کی نوعیت۔ گواہوں کی راست بازی۔ ان کی شہادت کی کمیت یا ان کی گواہی دینے کے طریقے کی مقرر کی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ امور ایسے ہیں کہ ان کی کسی پہلے سے مقرر کردہ قاعدے کی رو سے تعریف نہیں کی جاسکتی۔

دفعہ ۲۹۔ دوسری نمایاں خصوصیت جس سے عدالتی ثبوت

ثبوت کے دوسرے اقسام سے ممتاز ہے۔ یہ ہے کہ قانون ساز کو جو ثبوت کے قاعدے وضع کرتا ہے۔ ہر مقدمے میں متنازع فریقین سے آگے دیکھنا۔ اور معاشرے پر عدالتی فیصلہ جات کے اثرات کا اندازہ لگانا ہوتا ہے۔ کیونکہ جو خرابیاں قانون کے قابل مذمت سکوت سے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اتنی بڑی نہیں ہوتی ہیں۔ جتنی کہ وہ جو اس کے غلط عمل سے وجود میں آتی ہیں۔ مثلاً کسی معصوم شخص کو کسی فرضی جرم کا مجرم ٹھہرا دینا۔ اور کسی مجرم کا چھوٹ جانا۔ دونوں فلسفیانہ نقطہ نظر سے غلط فہمیوں کی صرف قسمیں ہیں جو مساوی طور پر صداقت سے دور ہیں۔ لیکن تھوڑے سے غور و فکر سے

۱۔ ”عدالتی شہادت“ از مفتاح جلد ۲ صفحہ ۲۱۲۔ قوانین دیوانی“ از ڈو ما۔ حصہ اول۔ کتاب ۳۔ عنوان ۶۔ دفعہ ۳ ذیلی دفعہ ۱۶۔ نوٹ (CC) آخری حصہ۔ ”اصول قانون کلیائی“ از ڈیوٹس۔ کتاب ۳۔ عنوان ۹۔ دفعہ ۹۔ کلیائی فرامین۔ گریگوری نہم۔ کتاب ۲۔ عنوان (۲۰) باب ۳۷۔ ”کسی ایک واقعہ یا سوال کے لیے اس میں کے قانون کی رو سے ۲ گواہ اور فریج قانون کی رو سے دس گواہ بلائے جاسکتے تھے۔ کیا یہ دونوں قوانین صحیح ہیں۔ پھر تو ایک فرانسیسی گواہ تین ہسپانوی گواہوں کے برابر ہوا“ دیکھیے نتیجہ حوالہ مذکورہ میں۔

ظاہر ہوگا کہ لحاظ نتائج کے اول الذکر بہت زیادہ بڑا شر ہے۔ اور ہر ملک اور ہر زمانے کے قانون سازوں اور مقننوں نے اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ چاہے عملاً اس کی کتنی ہی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ کہ اگرچہ جرم کی سزا دینے اور معصومی کی حفاظت کا عدل گستری میں عام طور پر مساوی لحاظ ضروری ہے لیکن آخر الذکر ہی کا قانون کو پہلے خیال کرنا چاہئے۔ اور اسی لیے شبہ کی صورتوں میں مجرم کو چھوڑ دینا سزا دینے سے زیادہ محتاط طریقہ عمل ہے۔ یہ قابل ذکر امر ہے کہ اگرچہ اس اصول کو رومی و کلیسائی فقہانے پوری طرح تسلیم کیا تھا۔ لیکن انھوں نے اس کو ان صورتوں ہی میں جن میں معصومی کی حفاظت زیادہ درکار ہوتی ہے۔ الٹ دیا تھا۔ اور ان کا یہ عقولہ کہ۔ ”سنگین معاملات میں خفیف قیاس کافی ہیں اور جج کو قانون کی سختی سے پابندی لازمی نہیں ہے۔“ اس کے واضعوں کی وحشت و ضعیف العقلی کی زندہ یادگار رہے گا۔ اور نہ یہ ازمنہ ماضیہ ہی کے تصورات ہیں۔ کلیسائی قانون کی ایک جدید کتاب میں ذیل کا فقرہ موجود ہے۔ ”قیاسات دیوانی مقدمات میں فوجداری مقدمات سے زیادہ کارآمد ہوتے ہیں۔“ موخر الذکر میں محض رائے پر چاہے وہ کیسی ہی قوی ہو کسی شخص کو مجرم نہیں قرار دینا چاہئے۔ مگر الحاد کی شکل مستثنیٰ ہے۔ اس میں محض رائے پر ملزم کو مجرم قرار دیدیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ ہر شبہ کو دور کرنے میں کامیاب ہو۔“ انگریزی قانون اکثر دوسرے مالک کے قوانین کی بہ نسبت سست مخالف میں بڑی دور جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے یہ اصول قرار دیدیا ہے کہ بہت سے مجرموں کا بچ جانا ایک معصوم شخص

۳۵

۱۔ Beccaria, Dei delitti delle pene دفعہ ۸۔ نوٹ۔ نیز ”ثبوت قطعی“ از

اسکارڈس ۱۳۹۲۔ نوٹ ۱۳۔ ”تقریرات اسکات لینڈ“ مہنفہ پرنٹ

Burnett's Crim. Law of Scotland. صفحہ ۶۱۲

۲۔ اصول کلیسائی از ڈیوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۱۶۔ پیارس سسٹم شعبہ اعلیٰ۔

کے سزا پانے سے بہتر ہے۔ اس کا ایک مفید ثمر یہ ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں
 بینہ مجرموں کے خلاف خالص آزاد شہادت اتنی آسانی سے حاصل نہیں
 ہوتی ہے۔ جتنی کہ انگلستان میں۔ کیونکہ تمام لوگوں کو یہ یقین ہے کہ اگر
 بینہ مجرم دراصل معصوم ہے تو قانون اس کی احتیاط کرے گا کہ اس کو کوئی
 نقصان نہ پہنچے۔ لیکن جن اصولوں پر یہ شریفانہ مصلحت آمیز اصول مبنی
 ہے۔ عام طور پر سمجھے نہیں گئے ہیں۔ اس کا بہترین ثبوت اس واقعے سے
 ملتا ہے کہ مشہور ڈاکٹر پالی (Docter Paley) نے اپنی کتاب ”اخلاقی
 و سیاسی فلسفہ“ Moral and Political Philosophy (کتاب ۲ باب ۹)
 میں اس پر باضابطہ حملہ کر دیا ہے۔ اور اس کو ایک عامیانہ مقولہ قرار دیا
 ہے جس کے قابل لحاظ اثر سے بہت سے ملزم غیر منصفانہ طور پر چھوٹ جاتے
 ہیں۔ ان کا استدلال ہے کہ ”جب فصل خصوصیات کے لیے بعض قواعد
 پر عمل کرنا۔ اور اعتبار کے بعض درجات کو قبول کرنا ہے تاکہ ان جرائم کا انزال
 ہو۔ جن سے عوام کو ضرر پہنچتا رہتا ہے۔ تو عدالتوں کو خطرے کے ہر شے یا معصوم
 کو مجرم سے مخلوط کر دینے کے شخص امکان پر ان قواعد کے اطلاق سے ڈرنا
 نہیں چاہئے۔ بلکہ ان کو یوں سمجھنا چاہئے کہ جو شخص ایک غلط فیصلے کی وجہ سے
 مرتا ہے۔ وہ اپنے ملک کے لیے مرتا ہے“ ظاہر ہے کہ اس مہلک و بیرحمانہ
 استدلال کے مغالطے کو ظاہر کر دینا مشکل نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مدنی زندگی کا
 امن و چین تعزیری قوانین کا مقصد اول ہے۔ اور یہ کہ اس امن کی حفاظت
 زیادہ تر سزا کے خوف سے کی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایسی سزا کا خوف ہوتا ہے
 جو جرم کا نتیجہ ہو۔ نہ کہ ایسی سزا کا جو بلا کسی فرق کے سب کو ملے۔ چاہے
 ارتکاب جرم کی بنا پر وہ اس کے مستوجب ہوں یا نہ ہوں۔ جب کوئی مجرم
 بچ جاتا ہے تو قانون صرف اپنے ارادے میں ناکام رہتا ہے۔ لیکن جب
 کوئی معصوم شخص اس کی بھینٹ چڑھتا ہے۔ تو قانون انھیں اشخاص کو

ضرر پہنچاتا ہے جن کی وہ حفاظت کرنا چاہتا تھا۔ اور اسی امن کو برباد کرتا ہے۔ جس کو قائم رکھنا اس کا مقصد تھا۔ یہی سب کچھ نہیں اور نہ اس قربانی کے یہ بدترین نتائج ہیں۔ کیونکہ یہ سمجھنا ایک بڑی غلطی ہے کہ معصوم آدمی پر ظلم و ستم ہی غلط فیصلے کے برے نتائج ہیں۔ عدل گستری پر اعتماد لازمی طور پر کھو کھلا ہو جاتا ہے۔ جب لوگ سوچتے ہیں اور صحیح سوچتے ہیں کہ ہر شخص جس کو وہ مستوجب سزا قرار دیا ہوا دیکھتے ہیں۔ حد درجہ بد قسمت ہے۔ قطعاً مجرم نہیں۔ اور اس کی یہ تکلیفیں ایک فرضی مصلحت کی قربانیوں کے لیے پہنچائی جا رہی ہیں۔ تو ایسے نظام کے تحت بہت ہی کم اشخاص جرم کے خلاف استغاثہ پیش کریں گے۔ اور اور بھی کم اشخاص ملزموں یا ان اشخاص کے خلاف جن پر ارتکاب جرم کا شبہ ہو۔ انہیں خود شہادت دینا پسند کریں گے قانون اپنی مہیب سطوت کے ساتھ سخت سے سخت سزائیں سناتا اور خونیں اور ظالمانہ اصولوں پر عمل کرتا ہوا بیٹھتا تو رہے گا۔ لیکن عدم ثبوت اور سبج کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ سزائیں بہت جلد حرف غلط ہو جائیں گی ایک سپاہی کی شہادت میں جو اپنے ملک کی مدافعت کرتے ہوئے مرا ہو۔ اور ایک معصوم شخص کی قربانی میں جس کی گردن انصاف کا نام لے کر قصداً مار دی گئی ہو۔ مثلاً بہت دیکھنے ٹھیل کی نہایت ہی قوی طاقتیں درکار ہیں ایک عزت سے مرتا ہے۔ اس کی یاد عزیز رہتی ہے۔ اس کے بیوی بچوں کو غالباً وظیفہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ بر خلاف اس کے دوسرے کو یہ پر حسرت اطمینان بھی حاصل نہیں ہوتا کہ لوگوں نے اس پر رحم کھایا۔ وہ عوام کی نظروں میں اپنے کو ذلیل پاتا۔ اور اپنے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا دیکھتا ہے۔ اور وہ اپنے پیچھے ایک ایسا نام چھوڑتا ہے جس سے وحشت و نفرت کے سوائے کوئی اور جذبہ پیدا نہیں ہوتا یہاں تک شاید مرد و زمانہ سے اس کی معصومی ظاہر ہو جائے جس سے صرف یہی ہوتا ہے کہ قوم کے صحیح الدماغ اشخاص میں اپنی غیر محفوظ حالت کی وجہ سے خوف و بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ سر سمول روملی Sir Samuel Romilly نے اپنی کتاب "تقریرات انگلستان"

Observation on the Criminal Law of "کے مشاہدات وغیرہ"

England etc. میں۔ جہاں سے اوپر کے بعض اقوال لیے گئے ہیں۔

زور سے پوچھا ہے کہ "کیا اس نہایت ہی بے باک مجرموں کے بچ جانے

سے سماج کو اتنا نقصان پہنچتا جتنا کر کیا لے (Calas) ڈانک لیڈ (d'Anglade)

یالی برون (LeBrun) کو سولی دینے سے پہنچا" یہ تین مشہور مقدمات ہیں

جو فرانس میں گزرے ہیں۔ اور جن سے وہ خوفناک حالت ظاہر ہوئی ہے۔

جو اس ملک میں نظام حکومت قدیم کے تحت عدل گسری کی ہو گئی تھی۔

لیکن ایک اور شر کا جس تک ڈاکٹر پالی کی نظر گئی ہی نہیں۔ ذکر کرنا ابھی

باقی ہے۔ سر سیمول روبلی کہتے ہیں کہ "کیا لے کے جیسے مقدمے بھی گزرے ہیں۔

جن میں قوانین کو ایک شخص کی قربانی دی گئی تھی۔ حالانکہ قوانین کی کوئی

خلاف ورزی نہیں ہوئی تھی۔ اور جہاں عدالتوں سے دو گونہ غلطی ہوئی تھی

کہ انہوں نے جرم کو فرض کر لیا حالانکہ کوئی جرم سرزد نہیں ہوا تھا۔ اور ایک

شخص کو مجرم قرار دے دیا۔ اور آٹھ ایک کوئی مجرم ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ گمراہ

عدالتی غلطیوں کی بہت ہی بڑی اور اسی لیے بہت ہی شاذ مثالیں ہیں۔

اکثر صورتوں میں وقوع جرم یقینی ہوتا ہے۔ صرف مجرم کی دریافت

تحقیق طلب رہتی ہے۔ ایسی ہر صورت میں اگر غلط فیصلہ بنایا جائے تو

اس سے بد شر پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی مجرم کا بچ جانا اور معصوم شخص کا سزا

پانا۔ شاید اس مجمع میں جو سولی کے جلیوس میں مجرم کو حیرت سے

تنگنے جمع ہے۔ اصل قاتل بھی کہیں موجود ہے۔ اور اگر وہ اس بد بخت کی

بد نصیبی پر غور کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی قانون کی کمزوری پر بھی حقارت بھجوتا۔

اپنے جرم پر اور زیادہ مضبوط ہو جاتا۔ اور اپنے خطرناک پیشے پر اس کو اور

زیادہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے۔

نیز ہر ملک کے قوانین میں بہت سی ایسی شہادت نامنطور کی جاتی

ہے جو اگرچہ متعلق بلکہ قطعی بھی ہوتی ہے لیکن جس کی منظوری سے نہایت ہی اہم امور جن کا اخفا مصلحت عامہ اور نظم معاشرت کے لیے ضروری ہوتا ہے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مملکت کے راز پیشے کی اعتمادی اطلاعات وغیرہ۔

دفعہ ۵: قانونی و تاریخی شہادت میں ایک دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ

ان کی سچ کی ضمانتیں جدا جدا ہیں۔ اور ان میں خطرات اور فریب کے ماخذ مختلف۔ آئندہ نسلوں اور ازمنہ مستقبلہ کو اکثر ایک ایسی عدالت کہا جاتا ہے کہ جس کے رویہ و حال کے فیصلہ جات سے مرافعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور استعارے کے ایسا کہنا نامناسب نہیں ہے۔ لیکن استعارات کو واقعات نہیں سمجھ لینا چاہئے۔ آئندہ نسلوں کی عدالت باقی تمام عدالتوں سے بہت ہی مختلف ہوتی ہے۔ اس کے عدالتی و تحقیقاتی دونوں اختیارات سماعت غیر محدود ہیں۔ اس کا اجلاس ہمیشہ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ تحقیقات میں مصروف اور فیصلے کرتی ہے۔ اس پر کوئی میعاد عارض نہیں کسی امر مانع تقریر مخالف کی وہ پابند نہیں۔ اور نہ وہ کسی اقتدار کے رویہ و جواب وہ ہے۔ ماضی کی روایتوں اور تاریخوں کی جو مرور زمانہ سے ہم تک پہنچی ہیں۔ سچائی کی ضمانتیں یہ ہیں کہ ان کا کئی ماخذوں سے پتا چلتا ہے۔ ان شخصوں کی تعداد بہت ہوتی ہے۔ جنہیں ان کو فراموشی اور خرابی سے محفوظ رکھنے میں دلچسپی تھی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حالات کے مستقل نتائج موجود ہونے ہیں۔ جو روضوں۔ مقبروں۔ اور مادی شہادت کی دوسری شکلوں میں

۱۔ دیکھئے نیچے دفات ۵۶۸-۵۸۷۔

۲۔ ویل کا فقرہ اخبار "اگزامینر" Examiner کے ایک تبصرے سے لیا گیا ہے جو لیننگ کی کتاب "قدیم اسکائی مہروں کے نقوش کی مفصل فہرست" Laing's 'Descriptive Catalogue

of Impression from Antient Scottish seals پر ۲۸ دسمبر ۱۸۵۷ء کو کیا گیا تھا۔

۳۔ خبریں اور سکے یادداشتوں سے بھری ہوئی بوتلیں تصور کی جاسکتی ہیں۔ جن کو سابقہ طاہوں نے

ظاہر ہوتے اور باقی رہتے ہیں۔ نیز رواجات۔ رسومات وغیرہ بھی یادگار رہتے ہیں۔ اور آخر میں یہ امر بھی کہ اصل اشخاص جن پر یہ واقعات گزرے چونکہ فوت ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لیے شاذ و نادر ہی انھیں اپنے نظریوں کو تقویت یا اپنے عمل کے جواز کے لیے جعلی شہادت بنانے کا موقع یا دیکھی باقی رہتی ہے لیکن صحیح معنی میں کسی عدالتی حاکم کے رویہ پر کسی قانونی تحقیقات میں یہ سب کچھ الٹ جاتا ہے جج یا جوری کو جیسی بھی صورت ہو پیش شدہ شہادت پر ہمیشہ کے لیے تصفیہ کرنا ہوتا ہے۔ واقعات۔ نزاع کے واقعات متعلقہ بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان میں دیکھی تو اور بھی کم لوگوں کو ہوتی ہے۔ اور فریقین جنہیں صداقت بہترین طریقہ پر معلوم ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں۔ ان کا مفاد زیر تصفیہ ہوتا ہے جس سے انھیں غلط بیانی کی قوی ترین ترغیب ہوتی ہے۔ اسی لیے ظاہر ہے کہ جب تک اس شہادت کی جو عدالت میں پیش ہوتی ہے۔ صداقت و جامعیت کی خاص ضمانتیں نہ ہوں۔ عدالتی حکام کو نزاعی واقعات کی تحقیق میں غلطی کے وہی خطرات پیش ہوں گے جو مورخ کو ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو غلطیوں سے بچنے کے وہ تحفظات حاصل نہیں ہوں گے جو مورخ الذکر کو حاصل ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ عدالتی شہادت پر غور کرتے وقت قانون ساز پر لازم ہے کہ مخصوص خطرات کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سمندرِ وقت میں بعد کے آنے والوں کے فائدے کے لیے بچھنے کے ہوں۔
ان کے اکثر قلمی کارخانے اور مینارے مٹ گئے۔ لیکن بہت دنوں بعد بھی یہ تو قلمیں ہمیشہ ملتی رہتی ہیں
..... قدیم مصنفوں کے بہت سے تاریک حوالے۔ ایک منقوش جواہر کی صاف شعاعِ خالص
سے روشن ہو گئے ہیں۔ طالب علم کو ان قیمتی پتھروں میں اکثر درس کے درس ملتے ہیں جو
شارحوں کی سخت محنت سے لکھی ہوئی شرحوں سے صفائی اور اختصار میں
کہیں بہتر ہوتے ہیں۔ اور وہ اکثر ایک سکے سے صحیح راہ پا جاتا ہے۔ حالانکہ
علما اور فضلا سے اس کی رہنمائی نہیں ہوئی تھی۔

مقابلے کے لیے مخصوص تحفظات وضع کرے۔

دفعہ ۵: تاریخی و قانونی شہادت کے اس فرق کی توضیح مکتوبی یا

بالواسطہ شہادت پر غور کرنے سے کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کی شہادت کی کمزوری کو ہم بتا چکے ہیں۔ اور یہ دراصل ایک ایسی بدیہی چیز ہے۔ جس کو ذہن انسانی فوراً قبول کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہ امر بھی مساوی طور پر بدیہی ہے کہ شہادت اپنے ماخذ سے جتنی دور ہوگی اتنی ہی کمزور ہوتی جائے گی۔ اسی لیے سنی سنائی شہادت اتنی ہی زیادہ مشتبہ اور خطرناک ہوتی جائے گی۔ جتنے کہ واسطے زیادہ ہوتے جائیں گے۔ اور وہ ہم تک دوسرے۔ تیسرے۔ چوتھے یا پانچویں واسطے سے پہنچیں گی۔ باوجود اس کے زمانہ قدیم کے حالات کی دریافت میں بغیر اس قسم کی شہادت کی مدد کے ایک قدم اٹھانا بھی ممکن نہیں ہوتا ہے۔ فرض کرو کہ ان پاک و ناپاک حالات کی جو سنہ عیسوی کے پہلے سال ظہور پذیر ہوئے۔ صرف زبانی روایت ہی موجود ہوتی تو ایک نسل کی عمر (۳۰) سال قرار دیتے ہوئے۔ ان حالات کی روایت پچھلی صدی کے ابتدا کے لوگوں کو سنا ٹھویں واسطے کی سنی سنائی شہادت کے ذریعے سے پہنچتی — اور یہ ایسی شہادت ہوتی۔ جس کی کسی عدالت انصاف میں وقعت صحیح طور پر صفر یا اس سے بھی کم سمجھی جاتی۔ اور گو اس واقعے سے کہ ان حالات میں سے اکثر کے بیان کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ صداقت کی ایک بہتر ضمانت حاصل ہوتی۔ تاہم ان دستاویزات کی صحت جن میں یہ واقعات درج ہوئے کم سے کم ایک حد تک زبانی شہادت پر موقوف ہوتی ہے۔ لیکن یہ جھناڑی غلطی ہے کہ ”اس صدی کے واقعات کی جو ہمارے پاس شہادت ہے۔ اس کی حقیقی ثبوتی وقعت اس سے زیادہ نہیں ہے جتنی کہ اس استدلال سے

ظاہر ہوتی ہے۔ اس استدلال میں مغالطہ یہ ہے کہ ہر نسل کو ایک واحد شخص تصور کیا گیا ہے۔ جس سے ان واقعات کی ایک ہی روایت دوسری نسل کو کی گئی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر یہ تصور کرنا چاہئے تھا کہ اس میں متعدد اشخاص ہوتے ہیں جنہیں دریافت صداقت میں دیکھی ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ مستقل یادگاروں اور افعال انسانی کی تائیدی شہادت کی بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ جیسا کہ ایک جدید مورخ نے اچھی طرح بیان کیا ہے۔ "تاریخی قیاس جس کے آئینے پر اخلاقی شہادت کی منتشر شعاعیں مرکز ہوتی ہیں۔ ناقابل انکار ہو سکتا ہے۔ جبکہ متفرق افعال سے قانونی قیاس نہ صرف اصطلاحی طور پر بلکہ فی الحقیقت غیر قطعی ہوتا ہے۔"

دفعہ ۵۲: اسی لیے کسی تاریخی واقعے کو مکسوبی شہادت سے ثابت کرنے کی

کوشش سے نامناسب کارروائی کا قلیل ترین قیاس بھی نہیں پیدا ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب کہ یہ شہادت علانیہ طور پر کسی دوسری شہادت کا بدل ہو جو پیش کی جاسکتی تھی۔ لیکن مکسوبی شہادت جو عدالت میں جدید حالات کے ثبوت میں کسی فریق کی جانب سے جس کا علانیہ مقصد اپنے موافق فیصلہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ پیش ہوتی ہے۔ اتنے صاف طریقے پر

۱۰ "تاریخ دستور انگلستان مصنف ہالام" Hallam's Constitutional History of England.

جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ طبع ہفتم۔

۱۱۔ گین نے جو قانون داں نہیں تھے۔ اپنی کتاب "زوال و اختتام سلطنت روما" کی چوتھی جلد کے مقدمے میں اپنے خیالات اس طرح ظاہر کئے ہیں کہ "میں نے ہمیشہ اصل سرچشموں سے مستفید ہونے کی کوشش کی ہے۔ میرے تجسس اور احساس فرض نے مجھے ہمیشہ اصل ماضی کے مطالعے پر مجبور کیا ہے۔ اور اگر بعض وقت یہ دستیاب نہیں ہوئے ہیں۔ تو میں نے احتیاط سے اس منقولی شہادت کا ذکر کر دیا ہے جس کے اعتبار پر کوئی فقرہ یا کوئی واقعہ مجبوراً موقوف رکھا گیا ہے۔"

فریب پر مبنی نظر آتی ہے کہ اکثر اقوام کے قوانین میں یا تو اسے ناقابل ادخال ٹھہرایا گیا ہے۔ یا اس کو شبہ کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ انگریزی قانون اس کو عام طور پر ناقابل ادخال ٹھہراتا ہے لیکن اس قاعدے کو ان صورتوں میں الٹ دیتا ہے جن میں امر موت طلب آنے سے پہلے واقع ہوتا ہے کہ اس کی اصلی شہادت علانیہ طور پر ناقابل حصول ہو جاتی ہے۔ اور اس حد تک یہ واقعہ اپنی ماہیت میں مثل ایک تاریخی واقعے کے ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۵۳: قانونی شہادت کو فلسفیانہ و تاریخی شہادت سے مخلوط کرنے سے

عظیم ترین غلط فہمیاں و غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ اس کی مثال سر والٹر رائے (Sir Walter Raleigh) کے ایک بہت ہی مشہور قصے سے دی جاسکتی ہے۔ جب وہ ٹاور (Tower) میں قید۔ اور تاریخ عالم لکھ رہے تھے۔ ان کے درتیکے کے نیچے ایک ہنگامہ ہوا۔ اور جب وہ اس کے اصل وجوہات اس کے متعلق متضاد بیانات کی وجہ سے دریافت نہ کر سکے تو کہا جاتا ہے کہ ان کے منہ سے بے تحاشا نکل گیا کہ ماضی کے حالات پر اعتبار کرنا کتنی بیوقوفی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی صداقت دریافت کرنا جو ہمارے ارد گرد ہوتے ہیں۔ اتنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اس دریافت میں وہ ایک مماثل عدالتی وظیفہ بغیر ان جبری قوتوں کے جو حصول صداقت کے لیے عدالتوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ ادا کر رہے تھے۔ اور قید ہونے سے ان کو مزید دشواری بھی درپیش تھی۔ برخلاف اس کے ماضی کے حالات کی تحقیق میں ان کو تاریخی صداقت کی ضمانتوں کے وہ فوائد

۱۔ دیکھئے نیچے دفعات ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰۔

۲۔ نیچے دفعات ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰۔

۳۔ تاریخ آئرستان مصنفہ بارو Barrow's History of Ireland جلد ۱ صفحہ ۱۰۰

حاصل تھے جن کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ لیکن کسی جگہ بھی ان دو قسموں کی شہادت کو مخلوط کرنے کے نتائج اتنے ظاہر نہیں ہیں جتنے کہ عدالتی شہادت پر منتہم کی تصنیف میں۔ بار ثبوت کے قواعد کی ماہیت اور فواید کے متعلق ان کے خیالات سخت غلط تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر امر تنقیح طلب کو جو عدالت میں پیش ہوتا ہے ایک ایسا فلسفیانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ جس کی اصل صداقت کا بہرہ در یافت کرنا۔ یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے متعلق بہترین قیاس پر کوئی فیصلہ کر دینا عدالت کا فریضہ ہوتا ہے۔ مثلاً ان قوانین کا ذکر کرتے ہوئے جن میں بعض صورتوں میں قانون ایک سے زیادہ گواہ ضروری قرار دیتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ”ہر شخص خارج کیا جاتا ہے۔ ہر شخص چاہے وہ کوئی بھی ہو جب تک وہ اپنے ساتھ ایک دوسرے کو نہ لائے۔ یہاں دو قضیے فرم کر لیے جاتے ہیں۔ تمام انسان جھوٹے ہیں اور تمام حج بیوقوف۔ بغیر دوسرے قضیے کو ماننے کے پہلا قضیہ ناکافی ہوگا۔“ اس حج کا غیر منطقی ہونا ایک ہی نظر میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ ان صورتوں میں قانون جو کچھ کہتا ہے وہ یہ ہے کہ — گواہ ممکن ہے کہ جھوٹا ہو اور حج ممکن ہے کہ بیوقوف۔ اور وہ خرابی جو ایک کی جھوٹ اور اسی وجہ سے دوسرے کی بیوقوفی سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی ایسے فائدے سے جو ان کی متفقہ صداقت و عقلیت پر مبنی فیصلے سے ہو سکتا ہے۔ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بہبودی عامہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہم مقدمے کو روک دیتے ہیں۔

۵۴۔ انسان ساختہ قانون نے اس شہادت میں جو عدالت ہائے انصاف میں پیش ہوتی ہے صداقت و جامعیت حاصل کرنے کے لیے جو

۱۔ اوپر دفعات ۵۰ و ۵۱۔

۲۔ دیکھئے ”عدالتی شہادت“ از منتہم جلد ۱ صفحہ ۳۶۔

۳۔ ”عدالتی شہادت“ از منتہم جلد ۲ صفحہ ۵۰۳۔ نیز دیکھئے ایضاً جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ و ۲۶۴۔

تحفظات وضع کئے ہیں۔ وہ جیسا کہ توقع کی جاسکتی ہے مختلف ممالک اور مختلف نظام ہائے قانون میں مختلف ہیں۔ انگریزی قانون جن پر زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔ ان میں سے اکثر مثلاً عدالتی کارروائیوں کا شائع کرنا۔ کھلی عدالت میں گواہوں کی جبری حاضری۔ حق جرح وغیرہ کا ذکر ان کی جگہ کیا جائے گا۔ فی الوقت ہم صرف ان چند تحفظات یا ضمانتوں کی طرف توجہ دلائیں گے جو یا تو اپنی ذاتی وقعت یا مقبولیت عام کی وجہ سے خاص توجہ کی قابل ہیں۔

دفعہ ۵۵ سچ کی ان تین تہدیدات میں جن کا ذکر اس مقدمے کے

ابتدائی حصے میں کر دیا گیا ہے۔ اکثر اقوام کے قوانین نے ایک اور کا اضافہ کیا ہے۔ جس کو قانونی یا سیاسی تہدید کہہ سکتے ہیں۔ اور جس کی رو سے جھوٹی گواہی دینا ایک جرم قابل دست اندازی انصاف تعزیری ہے۔ اس جرم کی سزا مختلف ازمنہ اور مختلف ممالک میں مختلف رہی ہے۔ قانون ۵ ایلزبتھ باب ۹ (Eliz. c. 9) کی رو سے اس کی سزا میں شلنگ جرمانہ تھی۔ اور جرمانے کی عدم ادائیگی صورت میں پلری (Pillory) یا چومینے کی سزا دی جاتی تھی۔ جس میں حکم ہوتا تھا۔ کہ مرتکب کے دونوں کانوں میں کیلے کھڑکے جائیں۔ اسی قانون کی رو سے مرتکب مستقبل میں ہمیشہ کے لیے شہادت دینے کے ناقابل کر دیا گیا تھا۔ اور آدھا جرمانہ فریق متضرر کو دلا یا گیا تھا۔ قانون ۷ ولیم چارم اورا۔ دکتوریہ باب ۲۳ کی رو سے چومینے موقوف کر دیا گیا۔ اور گواہی دینے کی ناقابلیت کے متعلق عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ قانون شہادت ۱۸۴۳ء (۷ و ۶ دکتوریہ باب ۸۵) کی رو سے منوخ ہوئی۔ اور خود

۱۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۱۰۷ تا ۱۰۸۔

۲۔ دیکھئے اوپر دفعات ۱۶۔ اور بعد۔

۳۔ عدالتی شہادت از منہم جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ اور ۲۲۱۔

۴۔ پلری لٹری کا ایک کٹر اموات تھا جس میں سر اور ہاتھ ڈال کر سر بازار کھڑا کر کے مجرم کو سزا دیتے تھے۔ ترجمہ ”

۵۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۱۲۶ الف۔ ۱۶۷ میں شیٹس اوٹس کو کوٹروں وغیرہ کی جو سزا دی گئی اس کے لیے لغت

اصل قانون ۵ ایلزبتھ باب ۹ بھی آخر کار قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ء (۲۱ د ۱۲) جارج پنجم باب ۶۰ کی رو سے منسوخ ہوا۔ اس قانون کا اطلاق اسکاٹ لینڈ یا ایرسٹائن پر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن انگلستان میں دروغ حلفی کا پورا قانون آج کل اسی کی رو سے منضبط ہوتا ہے۔ اس قانون کے دفعہ (۱) کی رو سے اس جرم کی سزا قید سخت ہے جو سات سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ یا قید یا مشقت یا بلا مشقت ہے جو دو سال سے زیادہ نہیں ہوگی یا جرمانہ ہے۔ یا دونوں۔ یعنی قید سخت اور قید و جرمانہ بھی۔

اسکاٹ لینڈ میں ۱۸۵۵ء کے قانون باب ۲۲ کی رو سے دروغ حلفی کی سزا منقولہ جائداد کی ضبطی اور زبان میں سوراخ کرنے سے دی جاتی تھی۔ اس میں جج سنگین صورتوں میں کسی اور سزا کا جس کی زیر بحث مقدمے میں ضرورت سمجھی جائے اضافہ کر سکتا تھا۔ ایک اور ناقابلیت آئندہ گواہی دینے کی بھی تھی۔ لیکن یہ ۱۵ وکٹوریہ باب ۲۷ دفعہ (۱) کی رو سے دور کر دی گئی۔ اور زبان میں سوراخ کرنے کے بجائے آج کل جس دوام یا قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سات سال کے جس دوام کی انتہائی سزا شاذ و نادر ہی دی جاتی ہے لیکن ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ قومی سوانح عمری "Dictionary of National Biography" میں اس دروغ گو حلفی کی سوانح دیکھئے۔ جلد ۴۴ عنوان اوٹس ٹیٹس (Oates, Titius.)
۱۸۵۲ء دیکھئے لغت قانون اسکاٹ لینڈ مصنفہ ٹیس Bell's Dictionary of the Law of Scotland. ۱۸۵۲ء عنوان دروغ حلفی ۱۸۵۵ء کے قانون کے الفاظ یہ ہیں "یہ قانون ہے اور حکم دیتا ہے کہ جو گواہ جھوٹی قسم کھائے یا کسی شخص یا اشخاص کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دیں۔ ان تمام اشخاص کو آئندہ سے سزا دی جائے۔ زبانوں میں سوراخ کرنے اور ان کا تمام سامان بحق ملکہ معظمہ ضبط کر لینے سے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ یہ لوگ آئندہ سے کوئی اعزاز عہدہ یا مرتبہ حاصل کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ اور یہ کہ انھیں مزید سزا جوں کی مواید و عقل اور جرم کی کیفیت کے لحاظ سے دی جائے گی۔"

مشہور مقدمے میں یعنی مقدمہ ملکہ بنام کاسٹرو یا آرٹن یا سر آر۔ سی۔ ڈی ٹیچبورن

Reg. v. Castro, otherwise orton, otherwise Sir R. C. D.

Tichborne, Bart. میں مدعی علیہ کو سات سات سال کے حصے دوام کی

دوسرائیں دی گئیں۔ اور حکم دیا گیا کہ دوسری سزا پہلی کے ختم ہونے پر شروع ہو۔

اس مقدمے میں چالان میں دو الزام تھے کہ دو مختلف موقعوں پر ایک ہی

مقصود سے دو وقت دروغ حلفی سے کام لیا گیا۔ اور اس سزا کے صحیح ہونے کو

دارالامرائے بھی تسلیم کیا۔

دفعہ ۵۶: سچ کی دوسری ضمانت نہایت قابل لحاظ ہے۔ اور اس کی

رو سے ضروری ہے کہ عدالت ہائے انصاف میں شہادت حلفیہ دی جائے۔

کیونکہ اصول ہے کہ ”عدالتی کارروائیوں میں گواہی پر اعتبار نہیں کیا جاتا ہے

جب تک کہ وہ حلفی نہ ہو“ لیکن حلف جیسا کہ ہم جانتے ہیں عدالتوں کی خصوصیت

نہیں ہے۔ اور نہ وہ انسان ساختہ قانون کے وضع کردہ ہیں۔ ان کا استعمال معاشرہ

کے قیام اور شہروں کے بننے سے پہلے ہوتا تھا۔ اور سیاسی و معاشری زندگی کے

اہم ترین افعال کی حفاظت ان کی تہدید سے ہوتی تھی۔ انسانوں کے درمیان

۱۔ کیا سٹروبنام ملکہ ۱۸۵۱ء ۶۔ مقدمات مرافعہ ۲۲۹-۵۰ لاجسٹریل کوٹس بیج ۲۹۶۔

50 L. J. Q.B. 497. اس مقدمے کی تاریخ کے لیے جس میں مدعی علیہ نے ٹیچبورن جاگیرات

پر قابض ہوجانے کی نیت سے قسم کھائی تھی کہ وہ سر ریچرڈ ٹیچبورن ہے۔ قانون جاگیرات

ٹیچبورن و ڈوفٹی ”The Tichborne & Doughty Estates Act“ ۱۸۵۲ء۔

۳۸۳۷ وکٹوریہ باب ۱۷ کا مقدمہ دیکھئے۔ نیز نیچے دفعہ ۵۱۷ ب۔ مدعی علیہ پر دروغ حلفی

کا مقدمہ بول Bovil میر مجلس کے حکم سے چلایا گیا تھا۔ کیونکہ ایک بے دخلی کے مقدمے میں

اس نے گواہی دی تھی کہ وہ جاگیروں کا دعویدار ہے۔

۲۔ کروکس رپورٹس عہد چارلس اول صفحہ ۶۴ Croke's Reports. نیز ۱۲ انسٹی ٹیوٹ ۷۹۔

حلف سے زیادہ کوئی قوی رشتہ نہیں ہے اور گوجہالت و اوزہام کی وجہ سے اس کا کتنا ہی برا اور الٹا استعمال کیا گیا ہو۔ لیکن ہر زمانے میں یہی پایا گیا ہے کہ انسانوں کے ضمیر پر آئندہ کے عمل کی کفالت یا صداقت بیان کی ضمانت بطور حلف کی بڑی قوی گرفت ہوتی ہے۔

دفعہ ۵۷: حلف یا قسم مذہبی تہدید کا ایک اطلاق ہے۔ ”قسم کھانا

خدا کو گواہ کرنا ہے۔ اور وہ ایک فعل عبادت ہے۔ وہ انسان کے بیان کی تائید میں خدائے تعالیٰ کو گواہ بنانا ہے۔ اور اسی لیے اپنی صحت کے لیے قسم کھانے والے کے کسی خاص مذہبی عقیدے پر موقوف نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ”رومن شہنشاہ نے ایک عدالتی فیصلہ کر دیا تھا کہ قسم کی پابندی کرنی چاہئے کیونکہ وہ مناسب مذہبی رسومات کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔“ اور لارڈ چیف جسٹس ویلس Lord Chief Justice Willes نے مقدمہ امی چند بنام بارکر (Omichund v. Barker) کے مشہور فیصلے میں اپنے خیالات اس طرح ظاہر کئے ہیں کہ ”حلف عیسائیت سے پہلے رائج ہوئے

۴۳

۱۔ جنک سنٹ جلد ۳ مقدمہ ۵۲

۲۔ انسٹیٹیوٹ صفحہ ۱۶۵۔ بعض مالک میں گواہوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ روزہ رکھ کر گواہی دیں دیکھئے ڈیوٹس کی تصنیف مذکورہ کتاب ۳ عنوان ۹۔ دفعہ ۱۲۔ نوٹ ۱۔

۳۔ حلف خدا کو انسان کے کسی بیان کی صداقت کا گواہ بناتا ہے۔ لوگوں کا ایک عدل کل پر یقین اس اعتبار کی بنیاد ہوتا ہے اور یہ ہر ملک اور زمانے میں پایا جاتا ہے۔ فیتا غورث کہتے ہیں کہ خود دنیا نے اپنی تخلیق سے پہلے قسم کھائی تھی۔ جس کو خدائے تعالیٰ ہمیشہ عزیز رکھے گا۔ اور تخلیق کے بعد اس کی تکمیل کر دے گا۔ یہ کیا ہی اچھی توضیح ہے اور ایسی ہی ہے جیسی کہ فلسفہ میں دنیا کی ہزار ہا ابتدا کے متعلق بعض توضیحات ہیں یعنی خود اس واقعے کے منجملہ جس کی یہ توضیح کرنے چلے تھے۔

کتاب شہادت از بانے دفعہ ۳۴ طبع دوم۔

۴۔ ڈائجسٹ کتاب ۱۲ عنوان ۲۔ سطر ۵ دفعہ ۱۔

۵۔ امی چند بنام بارکر کے مقدمہ ویلس صفحہ ۵۴۵۔ اور بعد۔ اس مقدمے کی رپورٹ انگلین جلد ۵ صفحہ ۴۵ میں

اس زمانے میں بھی آج کل ہی کے اغراض کے لیے استعمال کئے جاتے تھے۔ حد درجے ان کی عظمت تھی۔ اور وہ اتنے ہی قدیم ہیں۔ جتنی کہ دنیا۔ حلف اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ خدا کو گواہ بنایا جائے، اور اسی لیے کسی شخص کو حلف اٹھانے کے قابل بنانے کے لیے خدا پر یقین اور اس عقیدے کے سوا کہ وہ ہم کو ہمارے اعمال کے مطابق سزا یا جزا دے گا کوئی اور امر ضروری نہیں۔ حلف کی شکلیں مختلف ممالک میں مختلف قوانین۔ مذہب اور ان ممالک کے دساتیر کے لحاظ سے مختلف رہی ہیں۔ لیکن ان سب میں اصلیت ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان سب میں جو کچھ ہم کہتے ہیں اس کے سچ ہونے پر خدا کو گواہ کیا جاتا ہے۔“

دفعہ ۵۸: قسموں میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ — ان میں سے

اکثر میں ایک برگزیدہ قوت کو گواہ رکھنے کے علاوہ قسم کھانے والے کے منہ سے چند خاص باضابطہ الفاظ کہلائے جاتے ہیں۔ جن کی رو سے وہ اپنے کو اپنی گواہی جھوٹی ہونے کی صورت میں خدائی انتقام کے حوالے کرتا ہے۔ ایک شکل جو قدیم رومنوں میں رائج تھی۔ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ”مشری کی قسم کھانے والے قسم کھانے سے پہلے حقائق منہ میں پکڑتے اور یہ الفاظ کہتے تھے۔“ اگر میں عدا جھوٹی گواہی دوں تو مشری مجھے میرے یہ پتھر پھینکتے ہی میرے ملک کو بغیر نقصان پہنچانے کے جلا وطن کر دے گا اور پہلے فرانس میں اپنے لیے بد دعا حلف کا ایک جزو ہوتی تھی۔ خود

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اسی چند بنام بار کر کے نام کے تحت بھی ملیگی۔

۱۔ Festus, "de Verbor. Signif." کتاب ۱۰ بمقام "Lapidens" اور اس بواج

کاسسرو (Cicero) نے بھی اپنے رقعات و مختلفات کتاب۔ دفعہ ۱۱ میں ذکر کیا ہے نیز آلس کلیس Sulus gellius نے بھی

Noct. Attic کتاب اباب ۲۱ میں۔ نیز دیکھئے گرین لیف کی شہادت دفعہ ۳۲۸۔ طبع شانزدہم۔

۲۔ کتاب شہادت از بانٹے دفعہ ۳۵۲ طبع دوم۔

ہمارے قانون میں بعض ممتاز اساتذہ نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ قسموں میں لازمی طور پر اپنے لیے بددعا بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ملکہ کیارولن Queen Caroline کے مقدمے میں لارڈ چیف جسٹس ایبٹ Lord Chief Justice Abbott نے دارالامرا کے ایک سوال کا ججوں کی جانب سے جواب ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”اپنی حد تک دوسرے ججوں کو اس کا پابند نہ کرتے ہوئے۔ (گو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بھی یہی جذبات ہیں) میری رائے میں جب گواہ کہتا ہے کہ قسم سے وہ اپنے ضمیر کو پابند سمجھتا ہے تو دراصل وہ یہ بھی کہتا ہے کہ قسم کھانے سے اس نے خدا کو شاید کیا ہے کہ جو کچھ وہ کہے گا سچ ہوگا۔ اور یہ کہ وہ خدائی انتقام اور لعنت کو اپنے سر پر بھیج لیتا ہے۔ اگر قسم کھانے کے بعد جو کچھ وہ کہے جھوٹ ہو۔“ مقدمہ ملک بنام وائٹ Rex v. White میں بھی عدالت نے کہا کہ ”قسم ایک مذہبی اقرار ہے جس کی رو سے کوئی شخص اگر وہ سچ نہ بولے تو خدا کے رحم کو ترک کرتا اور خدائی انتقام کی بددعا کرتا ہے“ لیکن بددعا قسم کی ماہیت کا کوئی جزو نہیں ہے۔ بلکہ اس پر محض ایک ایسا اضافہ جس کی واجبیت قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے تو قسم کے رسومات کے صحیح معنوں سے ہٹ جاتی۔ اور اس کی محض ظاہر ادائیگی تک محدود ہو جاتی ہے۔ یونٹڈ آرٹس کہتے ہیں کہ ”قسم ایک مذہبی اقرار ہے“

۱۔ برادرپ دینگھام رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔

۲۔ لیچ کا من لا جلد ۱ صفحہ ۴۳۰۔

۳۔ ”قانون قدرت و اجانب“ کتاب ۴ باب ۲ دفعہ ۲۔ ”قسم ایک مقدس وجوب ہے۔ جس سے اگر ہم سچ نہ بولیں تو خدا کے رحم کو ترک کرتے اور خدا کی سزا کے طلب گار ہوتے ہیں۔ کیونکہ جن الفاظ میں قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہی ان کے معنی ہیں۔ اُس پر خدا میری مدد کرے“ خدا میرا گواہ رہے“ خدا مجھے محفوظ رکھے“ وغیرہ جملوں پر غور کیجئے سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ کیونکہ جب ایک برتر خدا جسے سزا کا اختیار ہے گواہ بنایا جاتا ہے تو

جس کی رو سے اگر ہم سچ نہ بولیں تو خدا کے رحم کو ترک کرتے۔ اور خدائی انتقام کے طلب گار ہوتے ہیں۔ قسم کے یہی معنی ہونا ان الفاظ سے ظاہر ہے جن میں قسمیں اکثر کھائی جاتی ہیں۔ مثلاً ”اس پر خدا میری مدد کرے“ ”خدا میرا گواہ ہے“ ”خدا مجھ سے انتقام لے“ یا ایسے ہی دوسرے الفاظ جن کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم ایک برتر ہستی کو گواہ کرتے ہیں۔ جسے ہم کو سزا دینے کا حق ہے۔ تو ہم اپنے اس فعل سے یہ بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ بے ایمانی کا بدلہ لے۔ اور وہ ہستی جو ہر چیز جانتی ہے۔ جرم کی گواہ ہونے کی وجہ سے اس کی منتقم ہوتی ہے۔ نیز خدا کی خوشنودی کا نقصان خود ہی ایک نہایت سخت سزا ہے۔ ایک جدید کلیسائی قانون داں نے قسم کی تعریف اس طرح کی ہے کہ ”وہ ایک مذہبی اقرار ہے جس میں منتقم حقیقی کو اس امر کا گواہ کیا جاتا ہے جس کا اقرار کیا جانا یا جو بیان کیا جاتا ہے۔ اور قانون رومانیہ صحیح طور پر قرار دیا ہے کہ قسم کی خلاف ورزی کا کافی منتقم خدا تعالیٰ ہے۔“

۵۹۔ حلف گو کسی شکل میں ہو۔ اس کے افادے کے متعلق بہت سے

شکوک ظاہر کئے گئے ہیں۔ بعض وقت کہا جاتا ہے کہ نیک۔ آدمی بغیر کسی قسم کے سچ کہتا۔ اور بد آدمی اس کے وجوب کا منہ نہ اڑاتا ہے۔ اس اعتراض کا حسب ذیل جواب دیا گیا ہے۔ ”یہ ماننا چاہئے کہ بہت لوگ بغیر کسی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اس سے حلفیہ جھوٹ کہنے پر سزا دینے کی بھی دعا کی جاتی ہے۔ اور خدا ہی جو سب کچھ جانتا ہے۔ سزا دینے والا ہے کیونکہ وہ گواہ ہوتا ہے نیز اسی معاملے میں جب رحیم خدا کسی شخص کی مدد نہ کرے تو یہی سخت ترین سزا ہے۔“

۱۔ اصول کلیسائی آرڈیننس کتاب ۳ عنوان ۹ دفعہ ۲۳

۲۔ مجموعہ قانون رومانیہ کتاب ۲ عنوان ۱ سطر ۱۰

۳۔ عدالتی شہادت از منتقم کتاب ۲ باب ۶۔

۴۔ سکرٹریٹ غلط، Archbishop secker، کتاب واقعات مصنفہ رام میں اس کا حوالہ ملے گا۔ دیکھئے

صفحات ۲۱۲ و ۲۱۱۔

حلف کے سچ بولیں گے۔ اور بہت زیادہ لوگ قسم کھا کر بھی سچ نہیں کہیں گے۔ لیکن عام طور پر انسان درمیانی قسم کے ہوتے ہیں۔ نہ اتنے نیک کہ کسی اہم معاملے میں ان کے محض قول پر اطمینان سے بھروسہ کیا جاسکے۔ نہ اتنے بدچلن کہ ایک سنجیدہ مذہبی اقرار کی خلاف ورزی کریں۔ اسی لیے ہم تجربے سے پاتے ہیں کہ بہت سے انخاص جو نڈری سے جوجی میں آئے کہہ ڈالتے ہیں۔ ہرگز یہ سب کچھ قسم کھا کر کہنے کی جرات نہیں کرتے۔ اور ان دو صورتوں میں یہ لوگ اتنا زیادہ فرق کرتے ہیں۔ کہ دراصل انھیں اتنا زیادہ فرق نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم اس سے اہم ترین تحفظ پر اصرار کرنے کی ضرورت ظاہر ہو جاتی ہے۔ جب ایک مرتبہ انسان اس زیر دست ذمہ داری کے تحت آجاتے ہیں۔ اور انجیل کے الفاظ میں اپنی روحوں کو اس اقرار کا پابند کر لیتے ہیں (Numb ۳۰-۲) تو یہ امر ان کے جذبات میں سکون پیدا کرتا ہے۔ ان کے تعصبات اور مفاد میں توازن قائم کرتا۔ ان کو ان کے اقرار یا دلائل تار بہتا۔ ان سے ان کے بیانات میں بے احتیاطی نہیں ہونے دیتا۔ اور ان سے ہر واقعہ کو ٹھیک ٹھیک بیان کراتا ہے۔ اور حالات مقدمہ کے لیے یہ اکثر بہت ہی اہم امور ہوتے ہیں۔ اگر حلف کے مذہبی فعل کا نہایت اہم اثر نہ ہو تو نیک لوگ بھی بہت ہی بے احتیاط ہو سکتے ہیں۔ اور بدوں کو تو اکثر اپنے الفاظ کی پروا بھی نہیں ہوتی۔

لیکن قسموں کے خلاف بڑے دلائل تو ان کے برے استعمال پر مبنی ہیں۔ ایسا ایک نہایت ہی برا استعمال قسموں کے اثر کو قطعی قرار دینا ہے۔ یہ وہ صورتیں ہیں جن میں قانون کسی شخص سے جس کی جان و مال و آزادی خطرے میں ہو کہتا ہے کہ ان کو بچانے کے لیے اس کو صرف دلائل امر کی قسم کھانا کافی ہے۔ حلف و شک کے طریقے میں جو قدیم انگلستان میں

راج تھا۔ اور کلیسائی قانون کے حلف میں بعینہ ہی ہوتا تھا۔ اسی طرح قانون میں بھی فریقین مقدمہ میں سے ہر ایک دوسرے کو قسم کھانے کہہ سکتا تھا۔ ایسی قسم کو فیصلہ کن قسم کہتے تھے۔ اس سے فریق ثانی مقدمہ ہارنے کی تہدید کے تحت پابند ہو جاتا تھا کہ یا تو قسم کھائے۔ اور اس صورت میں بغیر کسی مزید دشواری کے فیصلہ اس کی موافقت میں ہو جاتا تھا۔ یا اپنے مخالف کو خود قسم کھانے کہے۔ اور یہ شخص بھی قسم سے انکار کر کے ایسے ہی خطرے میں پڑتا۔ یا قسم کھا کر ایسا ہی فائدہ حاصل کرتا جج کو بھی (یاد رہے کہ وہاں جو ری نہیں تھی) مشکوک معاملات کو قسم کے ذریعے سے تصفیہ کرنے کا اختیار تیزی حاصل تھا۔ ایسی قسم کو "اتمامی قسم" کہتے تھے۔ اور اسے جج فریقین میں سے کسی کو بھی کھلا سکتا تھا۔ ان قسموں کے متعلق خارجہ محالک کے اکابر علما میں سے ایک عالم اجل نے جسے مقنن کے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ جج کا علمی تجربہ بھی حاصل تھا اپنے حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں، "میں ججوں کو

۲۶

۱۔ اصول قانون کلیسائی مصنفہ ڈیوٹس کتاب ۳ عنوان ۹ دفعہ ۲۶۔ نوٹ ۳۔ شروعات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۲۸۔

۲۔ حلف پر دیکھئے۔ ڈائجسٹ کتاب ۱۲ عنوان ۲۔ مجموعہ قانون روما۔ کتاب عنوان ۱۔ "قوانین دیوانی" مصنفہ ڈوما۔ حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ دفعہ ۶۔ "شہادت" مصنفہ پوتھیے۔ وجوہات جلد (۱)۔ حصہ چہارم باب ۳ دفعہ ۴۔ کتاب شہادت مصنفہ بانے دفعات ۳۳۸-۳۴۸۔ طبع دوم لغت قانونی از کانون۔ لفظ قسم "Jurmentum et jurisjur. Usus" (اصول قانون کلیسائی مصنفہ ڈیوٹس کتاب ۳ عنوان ۹ دفعات ۲۳ و بعد۔

۳۔ شہادت مصنفہ پوتھیے جلد ۱ دفعہ ۸۳۱۔ سوائے ان صورتوں کے جن میں مدعی علیہ کو حلف و جنگ کی اجازت تھی۔ اور جس کو قانون ضابطہ دیوانی ۱۸۳۳ء و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ انگلستان کے قانون عمومی نے جیسا کہ اچھی طرح معلوم و معروف ہے۔ روسن قانون دانوں کے فیصلہ کن اور اتمامی حلفوں کو ہمیشہ مسترد کیا ہے۔ فرانس میں "فیصلہ کن" قسم کی فوجداری مقدمات میں اجازت نہیں تھی۔ کتاب شہادت مصنفہ بانے دفعہ ۳۴۲ طبع دوم۔

مشورہ دوں گا کہ بطور احتیاط ایسی قسمیں دینے میں بجاالت کریں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے بہت سی دروغ حلفیاں سرزد ہوئی ہیں۔ کسی دیانت دار آدمی کو ایسی چیز کے مطالبے سے روکنے کے لیے جو اس کی نہیں ہے۔ یا کسی ذمہ داری کے متعلق جو اس پر واجب ہے نزاع نہ کرنے کے لیے کسی قسم کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ایک بے ایمان آدمی جرم دروغ حلفی کے ارتکاب سے کہیں خائف ہوا ہے۔ اپنے پیشے کی چالیس سال سے زیادہ مدت میں میں نے ایسے حلف کو اکثر ملتوی ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور دو وقت سے زیادہ کا مجھے علم نہیں کہ کوئی شخص حلف کے تقدس کی وجہ سے اپنے پہلے بیان پر اصرار کرنے سے باز رہا ہو۔ سابق میں اس ملک کے نظم مملکت کے ہر حصے میں قسموں کا ایک نظام چاروں طرف پھیلا ہوا تھا اور یہ کہا گیا کہ ایک پونڈ چار جہاز سے خریدار تک باضابطہ طریقے پر نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جب تک کہ نصف درجن قسمیں کھائی نہ جاتی تھیں۔ اور لوگوں کے مجسٹریٹ کے روبرو جانے اور چھوٹے چھوٹے موقعوں پر ان خود قسمیں کھانے سے زیادہ کوئی اور بات معمولی نہیں تھی۔ دورہ کن ججوں کے روبرو ان امور کے متعلق جن کی سماعت کا اختیار نہ ہوتا قسمیں کھانے کو "قانون اعلانات قانونی" کی دفعہ ۱۳ کی رو سے ممنوع قرار دیا گیا ملحوظ رکھئے کہ ۶ و ۵ ولیم چہارم باب ۶۲ کا یہ چھوٹا نام قانون انتقالات ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۶۸ کی رو سے دیا گیا ہے۔ ۱۸۳۵ء کے قانون نے بہت سی کارروائیوں میں جو غیر عدالتی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- دفعہ ۳۶۰ میں وہ کہتے ہیں کہ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ ان مقدمات میں اس کا استعمال اقوام جدید میں کلیتہً مفقود ہو گیا ہے۔ فرانس میں اور جدید قانون میں دونوں جگہ اتنا ہی حلف دیوانی مقدمات تک محدود ہے۔ ایضاً دفعہ ۳۷۸-۱ اور دیوش کی کتاب مذکورہ بالا۔ کتاب ۳- عنوان ۲- دفعہ ۲۶-

۱۷ نیونجے دفعہ ۱۶۶ دیکھیے جہاں "جے۔ ایم۔" (مجلس ٹریمو) کے طویل عدالتی تجربے سے پیدا شدہ یقین کا بھی ایسا ہی ہونا مذکور ہے۔

۱۷ اخلاقی و سیاسی فلسفہ از پالی۔ کتاب ۳۴ حصہ اول باب ۱۶-

نوعیت کے ہوں۔ قسم کے بجائے ذیل کا ایک اعلان مقرر کر دیا ہے۔

”وہیں الف ب سچائی اور ذمہ داری سے اعلان کرتا ہوں کہ..... اور میں یہ اہم اعلان ایمان سے اس کو سچ سمجھنے ہوئے اور قانون اعلانات قانونی ۱۸۳۹ء کے احکام کی وجہ سے کرتا ہوں۔“

اور قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ء کی دفعہ (۵) کی رو سے مذکورہ بالا دفعہ کے ایک حصے کو منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جان کر اور قصداً کسی ایسے اعلان میں کوئی بیان دے جو کسی اہم امر میں غلط ہو تو وہ ایک خفیف جرم کا مرتکب اور قید با مشقت یا بلا مشقت کا مستوجب ہوگا۔ جس کی مدت دو سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ یا اس کو جرمانہ یا یہ دونوں سزائیں قید اور جرمانے کی دی جاسکیں گی۔

ایسے ”جرائم خفیف“ دفعات ۵ اور ۲۱ کی رو سے بھی مسترد کئے گئے ہیں۔ اور دفعہ (۲۰) کی رو سے مذکورہ بالا نمونہ قابل اطلاق قرار دیا گیا ہے۔ سوائے اس صورت کے جس میں کوئی خاص نمونہ مقرر کیا گیا ہو۔ ان ”جرائم خفیف“ کی چونکہ کوئی سزا صراحتہً مقرر نہیں کی گئی ہے۔ میقانی عدالت دورہ کنندہ کالج اپنے غیر محدود اختیار تیزی سے جرمانہ قید۔ یا دونوں سزائیں دے سکتا ہے۔ برخلاف اس کے دروغ حلفی میں جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں جج کا اختیار تیزی محدود کر دیا گیا ہے۔

دفعہ ۴۰: شہادت کے سچ ہونے اور غریب اور دروغ حلفی پر روک

رکھنے کی ایک اور ضمانت یہ ہے کہ قانون چند معین ضابطے مقرر کر دیتا ہے جن کی پابندی پہلے سے مقررہ شہادت میں ضروری ہوتی ہے۔ ان میں

۱۔ عہدی قسوں پر دیکھئے قانون حلف عہدی ۱۸۶۸ء (۳۱ و ۳۲ دکنٹوریہ باب ۷۲) اور ارکان پارلیمنٹ دارکان جوری کے اقورات صالح کر لے دیکھئے قانون حلف ۱۸۸۸ء (۵۱ و ۵۲ دکنٹوریہ باب ۴۶)۔

اہم اور نہایت ہی اہم ضابطہ تحریر ہوتی ہے۔ پائنداری اور اعتبار کے کئی لحاظ سے لکتوں کی شہادت کی زبانی شہادت پر ترجیح بہت ہی قدیم زمانے سے محسوس کی جا چکی تھی۔ لاطینی مقولہ ہے کہ — ”سنی ہوئی آواز فنا ہو جاتی ہے۔“ لکھا ہوا لفظ باقی رہتا ہے۔“ گزرے ہوئے واقعے کا جھوٹا بیان اور دراصل گزرے ہوئے واقعات کے متعلق بھی گواہوں کی ناقص یاد۔ کمزور حافظے اور عہدا و روغ بیابان۔ اس پر ان کی موت سے جلد یا دیر شہادت کے اصلی مآخذ کے تلف ہو جانے کا یقین — یہ تمام وجوہات ثبوت کے کسی بہتر یا کم سے کم زیادہ پائندار طریقے کے مقرر کرنے کی۔ ان امور میں جن میں یہ مقرر کیا جاسکتا ہو۔ دانشمندی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور بنفسہ اتنے اہم ہیں کہ اس کے حصول کی دقت اور صرف سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ قانون عمومی انگلستان میں مصلحت قرار دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ اور بڑی عدالت ہائے انصاف کی کارروائیوں کو اور بعض دوسرے اہم و وسیع امور عامہ کو تحریر میں محفوظ رکھنا چاہئے۔ نیز خانگی اشخاص کے درمیانی بہت سے افعال بھی دستاویز یا تحریر کے ذریعے سے کئے جانے چاہئیں۔ پس کسی جہاز یا اس میں کسی حصے کی بیع یا انتقال کو قانون جہاز رانی تاجران ۱۸۹۴ء (۵۵ و ۵۶ و کٹوریہ باب ۶۰ دفعہ ۲۴) کی رو سے جس میں منسوخ شدہ قانون جہاز رانی تاجران (۵۵ و ۵۶ و کٹوریہ باب ۱۰۴) کی دفعہ ۵ کو دوبارہ وضع کیا گیا ہے۔ تحریر میں ہونا چاہئے۔ اسی طرح کسی حق تصنیف کی بیع یا انتقال کو بھی لکھنا اور قابل اجارہ و قابل توریت جائیداد غیر منقولہ کے تین سال سے زیادہ کے لیے اجارے بھی دستاویز کے ذریعے سے ہونا چاہئیں۔ اسی طرح کسی مدیون کا ایسے قرض کو ادا کرنے کا اقرار جس پر مادی عارض ہو چکی ہو باطل ہے۔ اگر وہ تحریری نہ ہو۔

۱۔ دیکھئے قوانین دیوانی مصنفہ ڈوماس حصہ اول کتاب ۲ عنوان ۶۔ دفعہ (۲)۔

۲۔ قانون حق تصنیف ۱۸۴۷ء (۵۵ و ۵۶ و کٹوریہ باب ۴۵)

۳۔ قانون جائیداد عارضی ۱۸۴۷ء (۵۵ و ۵۶ و کٹوریہ باب ۱۰۶ دفعہ ۳)۔

اور اس پر اس فریق کے دستخط نہ ہوں۔ جس پر ذمہ داری عاید ہوتی ہو۔ اور مشہور قانون السداد فریب (۲۹ چارلس دوم باب ۳) کی رو سے کسی بھی یا ہتھم ترکہ کا اپنی جائیداد سے ہر جے ادا کرنے کا کوئی خاص اقرار۔ یا کسی شخص کا دوسرے شخص کے قرضے۔ اور قرضوں کی عدم ادائیگی جو ابدی کا کوئی خاص اقرار۔ یا کسی شخص کا کوئی اقرار جس کا بدل نکاح ہو۔ یا کسی اراضی۔ یا قابل اجارہ و قابل توریت جائیداد غیر منقولہ۔ یا ان میں یا ان سے متعلق کسی حق کا کوئی معاہدہ یا بیع۔ یا کوئی اقرار جس کی تکمیل اس کے کرنے کے ایک سال کے اندر نہیں ہوتی ہے ان سب کو کسی ایسی تحریری یادداشت یا نوٹ کے ذریعے سے ثابت کرنا چاہئے۔ جس پر اس فریق کے دستخط ہوں گے جس پر ان کی ذمہ داری آتی ہو۔ یا کسی دوسرے شخص کے جس کو اس نے جائزہ طور پر مجاز گردانا ہو۔ اس قانون کی وجہ سے بہت مقدمہ بازی ہوئی ہے۔ اور ایک بڑے قانون داں نے دارالعوام کی منتخب کمیٹی کے روبرو کہا ہے کہ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ اس قانون کے تحت بعض فیصلے نہایت ہی عجیب و غریب ہیں۔ مثلاً اس فاضل کونسل نے کہا کہ ”قانون السداد فریب منجملہ دوسرے امور کے یہ بھی قرار دیتا ہے کہ نکاح کے کسی اقرار بدل کی بنا پر کوئی ناش نہیں کی جانی چاہئے۔ جب تک کہ یہ اقرار تحریری نہ ہو۔ اس پر دستخط نہ ہوں وغیرہ۔ اس قانون کے نافذ ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی خلاف ورزی اقرار نکاح کی بنیاد ایک ناش کی گئی۔ ظاہر ہے کہ اس میں بدل یہ تھا کہ مدعی علیہ کے مدعی سے نکاح کرنے کے اقرار کے بدل میں مدعی نے مدعی علیہ سے نکاح کرنے کا اقرار کیا تھا“ اس مقدمے میں یہ اقرار زبانی تھا۔ سوال پیدا ہوا کہ کیا یہ پارلیمنٹ کے اس قانون کے منشا کے تحت آتا ہے۔ اور عدالت نے فیصلہ کر دیا کہ نہیں آتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ناشات

ہوتی رہتی ہیں جن سے عوام وقتاً فوقتاً محفوظ ہوتے رہتے ہیں، لیکن ہمیں یہ بتلادینا چاہئے کہ گو اکثر ابتدائی نظریں اس امر پر تھیں کہ یہ اقرار اس قانون کے تحت آتا ہے اور اسی لیے اس کا تحریری ہونا ضروری ہے اور یہ فلپاٹ بنام والٹ کا مقدمہ تھا جس میں یہ اعتراض کئے جانے پر کہ اس قانون کا مطلب ان اقراروں سے ہے جو نکاح پر رقم دینے سے متعلق ہوتے ہیں۔ نہ کہ نکاح کرنے کے اقراروں سے۔ قرار دیا گیا کہ یہ اقرار صاف طور پر قانون کے الفاظ کے تحت آجاتا ہے۔ اور اس کے نشا کے باہر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اقرار یہ ہوتا ہے کہ ایک کے دوسرے سے شادی کرنے کے بدل کی وجہ سے دوسرا اس سے شادی کرے گا۔ اور اسی لیے یہ

۱۔ دیکھئے شہادت جو مسٹر جوزف براؤن کے سی. (Mr. Joseph Brown, K. C.) متوفی نے قوانین پارلیمنٹ پر دارالعوام کی منتخب کمیٹی کے روبرو دی تھی اور جس کی شہادت میں رپورٹ کی گئی یادداشت ہائے شہادت سوال ۷۳۰۔

۲۔ خصوصاً دیکھئے مقدمہ ہارلسن بنام کیچ لارڈ ریمینڈ جلد ۱ صفحہ ۳۸۷۔ جہاں فیصلے کی رپورٹ کے آخر میں جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک عورت خلاف درزی معاہدہ نکاح کی بنا پر نالش کر سکتی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ ”نوٹ۔ تار فوک کے گزشتہ میقات موسم گرما میں۔ وارڈ۔ لارڈ چیف بیرن نے یہ قرار دیا ہے کہ قانون انسداد فریب (۲۹ چارلس دوم باب ۳) دفعہ (۴) کی رو سے یہ ضروری نہیں کہ ایسا اقرار تحریری ہو۔ اور مسٹر نارٹھی (Mr Northey) (کونسل) نے اجلاس پر کہا تھا کہ قانون کا مطلب صرف ان اقرارات سے تھا جو نکاح پر رقوم و جہیز وغیرہ کے دینے کے متعلق ہوتا تھا۔ اور یہ کہ ہولٹ بیر مجلس نے متعدد مرتبہ ایسا قرار دیا ہے۔ اس سے ہولٹ نے انکار نہیں کیا۔ یہی امر بحث کے بعد مقدمہ کارک بنام بکیر ۱۸۳۸ء۔ اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۳۴ میں بحث کے بعد قرار دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا کہ جو مقدمہ لیونز (Levinz Reports) جلد سوم میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ بعد کی قراردادوں سے منسوخ ہو چکا ہے۔ اور بلر“ غیسی پری میں رپورٹس (Buller, Nisc prius Reports) طبع ہفتم صفحہ ۲۸۰ میں بھی یہی قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ فلپاٹ بنام والٹ ۱۸۷۲ء ۳ لیونز ۶۵ منتخب مقدمات۔ اس نام کے تحت فلپاٹ بنام والٹ اسکیز ۲۴۔ از وڈ ہام چارلسن۔ اور لیونز جسٹس۔ نیز دیکھئے کن ڈائجسٹ ”Comyn Digest“ نالش

اقرار نکاح بدل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن اب یہ مستقل قانون سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک جدید مستند تصنیف کی رو سے عرصے سے سمجھا جا رہا ہے کہ ایسے اقرارات کا تحریری ہونا ضروری نہیں اور سوائے پارلیمنٹ کے قانون موضوعہ کے دارالامرات تک سے بھی اس قانون کو بدل دینے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اور جیسا کہ ہم آگے جلد ہی دیکھیں گے۔ نکاح کرنے کے معاہدے کو ثابت کرنے کے لیے خود فریقین کی شہادت عرصے تک ناقابل ادخال رہی ہے۔ اور جب ۱۸۶۹ء میں پارلیمنٹ نے اس کو قابل ادخال ٹھہرایا تو اس کی دوسری شہادت سے تائید کو بھی ضروری قرار دیا۔ لیکن بتا بخت اس ترمیم کے قانون یہ ہے کہ اگرچہ دس شلنگ قیمتی سامان کے بیع کے معاہدے کو ثابت کرنے کے لیے تحریر ضروری ہے۔ مگر نکاح کرنے کا معاہدہ باوجود اس کی خود زوجین اور اشخاص ثالث کے لیے بے انتہا اہمیت کے زبانی طور پر ہی ثابت کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایسی حالت ہے جو شاید عوام کے لیے نقصان رساں بھی ہے۔

قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء (۵۱ و ۵۲ وکٹوریہ باب ۱۷) جو مگر قانون انسداد فریب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ہرجہ جے Assumpsit کہتے تھے صفحہ ۳۔

۱۔ شہادت۔ دیوانی مقدمات جوری مصنفہ اسکو Rosco's Nise Prius Evid. دیکھئے مثلاً صفحہ ۴۹۲۔ طبع ہند ہم از پادل ۱۹۰۰ء جس میں "دیوانی مقدمات جوری" از بلر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور کارک بنام بیکر۔ اسٹریٹج جلد ۱ صفحہ ۳۴۔ اور ہارین بنام کیج لارڈ ریمینڈ پورٹس جلد ۱ صفحہ ۳۸۷۔ ۲۔ لغو۔ مگر عرصے سے مانے ہوئے فیصلوں کو منسوخ کرنے میں عدالتوں کے پس و پیش کے لیے دیکھئے فوکس بنام بیر۔ ۱۸۸۴ء مقدمات درافہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۵۔ اور معاہدات مصنفہ جی طبع چہار دہم صفحہ ۷۳۰۔ اور "ڈائجسٹ" مولفہ میوس (Mew's Digest) میں عنوان مقدمات فیصل شدہ بھی دیکھئے۔ ۳۔ دفعہ ۱۶۔ (جسے عام نقول میں دفعہ ۱۷ لکھا گیا ہے)۔ قانون ترمیم قانون انسداد فریب ۱۸۲۵ء (۹ جارج چہارم باب ۴) جسے معمولاً قانون لارڈ ٹینڈرڈن کہتے ہیں کے دفعہ ۱۷ کی رو سے دس شلنگ مالیتی کے بجائے "دس شلنگ قیمتی" کر دیے گئے ہیں۔

کی دفعہ ۶ کو (جسے عام طور پر دفعہ ۱۱ سمجھتے ہیں) منسوخ کر کے از سر نو وضع کرتا ہے
کے دفعہ (۴) کی رو سے الفاظ کی چند غیر اہم تبدیلیوں کے ساتھ یہ بھی حکم دیا گیا
ہے کہ

عزیز شلنگ یا زیادہ قیمت کے اشیاء کی بیع کا معاہدہ ناش
کے ذریعے سے قابل نفاذ نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے کہ خریدار نے
اشیائے بیعہ کا ایک جزو قبول اور وصول کر لیا ہو۔ یا معاہدے کو
قابل پابندی کرنے کے لیے کچھ بیعہ نہ دیا ہو۔ یا قیمت کا کچھ حصہ
ادا کیا ہو۔ یا سوائے اس کے کہ معاہدے کا کوئی تحریری نوٹ یا
یادداشت لکھی گئی ہو۔ اور اس پر فریق ذمہ دار یا اس کے
کارندے کے دستخط ہوں۔“

بہت سی صورتوں میں تحریر کے علاوہ چند اور ضابطے بھی مسترر
کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دستاویز میں مہر اور حوالگی بہت اہم ہوتے ہیں۔ اور
اہم انجی دیکھیں گے کہ وصیت نامے کے لیے بہت سے ضوابط مقرر ہیں
جن کی سختی سے پابندی ضروری ہے۔ یہ احکام ہمارے قانون ہی کی خصوصیت
نہیں ہیں۔ کیونکہ یہود۔ رومن۔ اور اینگلو سیکسن اقوام میں پہلے سے مسترر
شہادت کا اصول رائج تھا۔ اور اسی ضمن میں چند افعال کا بذریعہ تحریر یا
خاص طریقے پر کرنا ضروری قرار دے دیا جاتا ہے۔

قانون انڈیا فریب کا جس کی رو سے بہت سے معاہدات کا
تحریری اور دستخطی فریق ذمہ دار ہونا ضروری ہے۔ ایرستان اور اسکاٹ لینڈ
پر اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ قانون اتحاد بہ اسکاٹ لینڈ کے تحت ہے۔ اور

۱۔ قوانین عمومی مصنفہ فینچ (Finch: Com. Laws) صفحہ ۲۴۔ الف۔

۲۔ نیچے دفعہ ۲۲۲۔

۳۔ دیکھئے ”شہادت“ مصنفہ گرین لیف جہاں کئی قسم کی مثالیں جمع کی گئی ہیں۔ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲۔ نوٹ ۳۔
طبع شانزدہم صفحہ ۸۵۰۔ اور فرانسیسی قانون کے لیے کتاب شہادت مصنفہ بانیئے حصہ دوم کتاب دوم۔ طبع دوم۔

قانون اتحادیہ ایرستان ۱۸۰۰ء کے پہلے وضع ہوا تھا۔ لیکن ایرستان کی پارلیمنٹ نے قانون ۷ ولیم سوم باب ۱۲ وضع کر لیا ہے۔ جو ذیل کے استثناءؤں کے سوا تمام اہم اجزاء میں لفظاً بلفظ قانون انسداد فریب ہی ہے۔ اور اب تک ایرستان میں نافذ بھی ہے۔ وہ استثناء میں حسب ذیل ہیں :-

(۱) پہلی دفعہ جو تین سال یا زیادہ کے اجاروں کو فاسد قرار دیتی تھی منسوخ کی گئی۔ اور اس کے بجائے قانون زمیندار و کاشت کار (ایرستان) ۱۸۶۰ء (۲۳ و ۲۴ و کٹوریہ باب ۱۵۴) کو نافذ کیا گیا ہے۔ جو خراج ذکر کی دفعہ (۴) کی رو سے سال بسال کی مدت سے کم کے پٹے کے لیے دستاویز یا تحریر ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور (۲۱) دفعہ (۱۳۱) جو انگریزی قانون کی دفعہ ۱۷ (یا ۱۶) کے مطابق ہے منسوخ کی گئی ہے۔ اور اس کے بجائے قانون بیع اشیاء ۱۸۹۳ء کی دفعہ (۴) نافذ کی گئی ہے۔ یہ انگریزی قانون کل ممالک متحدہ امریکا میں بھی بہت ہی تھوڑے اختلاف یا استثنائی کے ساتھ

۱۔ دیکھئے گرین لیف طبع شانزدہم دفعہ ۲۶۲ "شروحات" مصنفہ کنٹ Kent's Commentaries, طبع دوازدہم از ہوس Holmes جلد ۲ صفحہ ۴۹۲۔ جہاں بعض اختلافات کا نوٹس میں ذکر کیا گیا ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ اس قانون کا اثر ہمارے (ممالک متحدہ کے) دیوانی علم اصول قانون کے ہر حصے میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ کہ تمام وضع شدہ قوانین میں یہ کئی لحاظ سے نہایت جامع۔ باضابطہ اور اہم قانونی آئین ہے جس سے ہمارے خانگی حقوق کی حفاظت ہوتی ہے اور جس کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے احکام تمام معاہدات کے مضامین پر حاوی ہوں "برخلاف اس کے مسٹر تھیرنے اپنی بہت ہی شہور کتاب شہادت ۱۸۹۰ء میں اس کے متعلق کہا ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۱۸۰) کہ وہ نہایت ہی جامع۔ لیکن عجیب اور بہت ہی غیر انگریزی قانون سازی یعنی قانون انسداد فریب۔ اور ۱۸۸۳ء میں مسٹر ریڈ (Mr Reid) جو بعد میں اسٹرنی جنرل اور پھر لارڈ چانسلر ہوئے۔ کے مسودہ ترمیم قانون انسداد فریب کی دوسری خواندگی بغیر کسی مباحثے کے منظور ہو گئی۔ لیکن بحث کے بعد ۴۴ آرا یہ مقابلہ ۴۴ آرا ہونے کی وجہ سے اس کو تیسری خواندگی میں ناکامی ہوئی۔ دیکھئے ہانسارڈ جلد ۲۸۲۔ صفحہ ۸۶۲۔ مسودہ نمبر ۲۰۲۔ باب ۱۸۸۳ء۔ اور سالیسٹر جنرل "باب ۱۶ جون ۱۸۸۳ء مسودے

نافذ ہے۔ نیز تمام انگریزی نوآبادیات میں بھی۔ تمام انگریزی بولنے والے ممالک میں صرف اسکاٹ لینڈ ہی میں یہ قانون یا اس کی کوئی مرئیکہ نافذ نہیں ہے۔ اس کے اثر کے متعلق اس کی تہید میں اعلان ہے کہ اس قانون کے وضع کرنے میں مقصد کا مقصد یہ رہا ہے کہ ”بہت سے فریبانہ اعمال کا انسداد ہو جن کو دروغ حلفی یا ترغیب دروغ حلفی سے جاری رکھنے کی عام طور پر کوشش کی جاتی ہے“۔ ان کے انسداد کے علاوہ اس قانون نے نہایت ہی وافر طریقے پر حافطے کے لازمی نقائص کو پورا کر دیا ہے اور اس کی کوئی ایسی اہم ترمیم جس کی کافی کامیابی کے ساتھ ایک نہایت ہی ذی اثر شخص کی جانب سے ۱۸۸۳ء میں کوشش کی گئی تھی مناسب نہیں معلوم ہوتی۔

دفعہ ۶۱: عام طور پر جب قانون پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے

ضابطے مقرر کرتا ہے تو ان کی عدم پابندی معاملے کے لیے مہلک ہوتی ہے اور کل معاملہ کا عدم ہو جاتا ہے۔ ضابطے کی عدم پابندی کا رد و ایسوں کو کا عدم کر دیتی ہے۔ قانونی ضابطے لازمی ہوتے ہیں، قانونی ضابطوں کی

ص ۵۱

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ میں تحریک کی گئی تھی کہ جب کسی معاہدے کا قانون انسداد فریب کی رو سے تحریری ہو نا ضروری ہو۔ تو کوئی فریق مقدمہ جس کے خلاف عدم موجودگی تحریر پر اعتماد کیا جائے۔ دوسرے فریق سے دریافت کر سکتا اور جواب مانگ سکتا ہے کہ کیا کوئی تحریر لکھی گئی تھی۔ اور اس کے شرائط کیا تھے۔ اگر ایسے جواب یا اور طور پر ایسے فریق کے اقبال سے ظاہر ہو کہ ایک معاہدہ تھا جو قانوناً کافی تھا۔ تو ایسے معاہدے کو قانوناً کافی سمجھنا چاہئے۔

۱۔ پچھلا نوٹ دیکھئے۔ اور بطور کھیس کہ دفعہ ۴۴ قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء (جو دفعہ ۱۱ قانون انسداد فریب کو دوبارہ وضع کرتا ہے) کے اس حکم کا اطلاق کہ دس شلنگ سے زیادہ مالیتی اشیا کی بیع بذریعہ تحریر ہونی چاہئے۔ اسکاٹ لینڈ میں بھی ہوتا ہے۔ اور انگلستان اور ایرستان میں بھی۔

۲۔ ۵ لک (۴) الف۔ ۱۲۔ لک۔

۳۔ ۱۰ لک۔ ۱۱۔ الف۔

پابندی کی جانی چاہئے، منہج سفارش کرتے ہیں۔ کہ اس کو الٹ دینا چاہئے۔ اور نتیجہ سخت شبہ نہ کہ بطلان ہونا چاہئے۔ لیکن وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں بطلان واجب ہوتا ہے۔ اس سے انکار کرنا ناممکن ہے کہ زیر غور اصول کو فائدے اور واجبیّت کے حدود سے آگے بڑھایا جاسکتا ہے اور اکثر بڑھایا گیا ہے۔ اور اس تمام معاملے کی صداقت و معقولیت کے متعلق سر ولیم ڈیوڈ ایوانس (Sir W. D. Evans) کا حسب ذیل مقولہ بہت جامع ہے۔ ”عدالتی یقین کے صحیح معیار مقرر کرنے سے مفاد معاشرہ کو بہت مدد ملتی ہے۔ اگر یہ مقصد عام سہولت کے مطالبات میں بہت زیادہ مداخلت کئے بغیر حاصل ہوتا ہے۔ جب افعال جو عدالتی تنقیح کے موضوع ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہوں کہ ان کے متعلق سوچ سمجھ کر تیاری ہو سکتی ہے۔ اور ان کے اغراض سے ان کے وقوع کی باضابطہ یادداشت رکھنے کی معقولیت ثابت ہو۔ اور خصوصاً جب وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسے ہوں کہ ان کے متعلق غلطی یا غلط بیانی ہو سکتی ہو تو معقول طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ جن لوگوں کو ان کے محفوظ رکھنے میں دلچسپی ہو۔ وہ ان کو پہلے سے مقررہ اور معینہ طریقے پر کریں۔ یا ایسا کرنے میں غفلت کرنے کی صورت میں ان کا خاص مفاد عام یقین کے اعلیٰ مقاصد کے ماتحت سمجھا جائے۔ لیکن یہ بھی یقینی امر ہے کہ احتیاط کے اس نظام پر ایسے سخت ضوابط کے مقرر کرنے سے جو دیوانی معاملات کے آسانی سے وقوع میں مزاحم اور مشکل ہوں ضرورت سے زیادہ اصرار کیا جاسکتا ہے۔ ان اصولوں کے خاص اطلاقات کو قوانین کے ذریعے سے منضبط کرنا چاہئے۔

۱۔ جنک سنٹ جلد ۱ مقدمہ ۲۲۔ اور جلد ۳ مقدمہ ۴۵۔

۲۔ ”عدالتی شہادت“ از منہج جلد ۲ صفحہ ۲۶۷۔ ۲۸۷۔ ۵۱۸۔

۳۔ ایضاً صفحہ ۴۷۰۔

۴۔ ”شہادت“ مصنفہ پو تھیے۔ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲۔

لیکن بطور ایک عام مقولے کے یہ ظاہر ہے کہ کسی خاص نظام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اتنے ہی یقین اور باضابطگی پر اصرار کرے کہ جس سے سہولت عامہ نظر انداز نہ ہو جائے۔ اور خانگی معاملات میں اتنی آسانی فراہم کرے جو عام یقین و باضابطگی کے خلاف نہ ہو۔ یہ بھی کہنا چاہئے کہ ان اغراض کے لیے ہر قاعدے کو نہایت درجہ واضح اور صاف ہونا چاہئے۔ اور مقررہ ضوابط کو نہایت احتیاط سے پیچیدگی سے بچانا چاہئے۔ تاکہ ان سے وہ مضامین جن کی وضاحت کے لیے وہ مطلوب تھے پیچیدہ اور پریشان کن نہ ہو جائیں۔ اور وہ انھیں امور کو تباہ نہ کر دیں۔ جن کی حفاظت کے لیے وہ وضع کئے گئے تھے۔

دفعہ ۶۲: غلط فیصلوں سے محفوظ رہنے کے لیے اکثر اقوام کے قوانین

نے جو ایک اور طریقہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان اشخاص کو گواہی کے ناقابل ٹھہرایا ہے۔ جن کی گواہی یا تو امر نزاعی میں ذاتی غرض کی وجہ سے یا کسی اور علانیہ سبب سے غالباً ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔ یہی رومن قانون دانوں کا ”گواہوں پر اعتراض“ ہے جو ان کے حج پر اعتراض سے جدا ہے۔ اور جس کو ہمارے قانون میں ”ناقابلیت گواہان“ کہتے ہیں۔ لیکن عصر جدید میں اس کی مصلحت پر بہت شبہ کیا گیا ہے۔ شدت سے حملے بھی کئے گئے ہیں۔ اور مسئلے کے دونوں پہلوؤں پر بہت کچھ کہا اور لکھا بھی گیا ہے۔ شاید اس امر کے متعلق صحیح نقطہ نظر یہ ہے کہ اصول استدلال کو۔ کم سے کم عام طور پر پہلے سے مقرر کردہ شہادت تک محدود رکھنا چاہئے۔ شہادت کی نامنتوری اور گواہوں کی نامنتوری میں بہت بڑا فرق ہے۔ شہادت بجا طور پر نامنتور کی جاسکتی ہے۔ جب کہ وہ اتنی بعید ہو کہ عدالتوں کو اس پر عمل

۱۔ عدالتی شہادت مصنفہ منقحہ جلد ۱ صفحات ۱۵۱-۱۵۲- جلد ۲ صفحہ ۵۴۱ تا ۵۴۳ اور کتاب ۹ حصہ سوم ”شہادت“ مصنفہ ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۱۳۴۲ تا ۴۴۴ ”شہادت“ مصنفہ فلیپ ایام صفحات ۴۴ تا ۴۵ ”کتاب شہادت“ مصنفہ بانسے دفعات ۲۲۵ و بعد۔ طبع دوم۔

دفعہ ۶۳: لیکن قابل اعتبار شہادت حاصل کرنے میں اس طریقے کی حقیقی وقعت کو کچھ ہو۔ اس کے نقصانات بے اندازہ رہے ہیں۔ رومن اور کلیسائی قانون میں ان اشخاص کی فہرست جو شہادت دینے کے نا قابل تھے۔ اتنی طویل تھی کہ اگر قواعد اخراج میں ترمیم نہ ہوتی۔ اور ان سے حیلوں کے ذریعے سے گریز نہیں کیا جاتا۔ تو پھر یہ سمجھنا دشوار ہوتا کہ باوجود فریقین پریشہم سوالات کے احتسابی طریقہ اور فیصلہ کن اور اتنامی قسموں کی خطرناک مدد کے داد رسی کس طرح کی جاتی تھی۔ اور انھیں ترمیموں اور حیلوں کی وجہ سے ایک اور بڑی خرابی پیدا ہو گئی جس کا ذکر ہم ابھی کریں گے۔ بعض صورتوں میں پوری جماعتوں کو نا قابل ادائی شہادت کر دیا جاتا تھا۔ اور یہ ان کی صداقت کی کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ مقصد یہ ہوتا تھا کہ یا تو جرایم کی سزا اس طرح بھی دی جائے یا بعض سیاسی اور مذہبی رایوں کی بھرتی کی جائے۔ اس کی بہترین مثال یونانی شہنشاہ کے اس مشہور فرمان میں ملے گی جس کی رو سے بت پرستوں۔ شیطان پرستوں۔ اور بعض دوسرے فرقوں کے اراکین کو کسی بھی حالت میں گواہی دینے کے نا قابل ٹھہرایا گیا تھا اور ملحد و یہودی صرف انھیں مقدمات میں گواہی دے سکتے تھے۔ جن میں ملحد و یہودی ہی فریق ہوتے تھے۔ اور یہ لوگ راسخ الاعتقاد عیسائیوں کے خلاف شہادت نہیں دے سکتے تھے۔ سوائے خاص صورتوں کے

۱۔ دیکھئے "ڈائجسٹ" کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ مجموعہ قانون روما کتاب ۲ عنوان ۲۰۔ مقدمہ قانون روما مضمون ہیویرس کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ مینکس بریاندکٹس فقرہ ۵۔ دفعات ۱۳۶ تا ۱۴۰۔ قوانین کلیسا از دیوش کتاب ۳ عنوان ۹۔ دفعات ۱۳ و ۱۴ بعد طبع پنجم۔ فرامین پوپ گرگوری نہم۔ کتاب ۲ عنوان ۲۰۔ بانئے اپنی تصنیف کتاب شہادت دفعات ۲۵۔ اور ما بعد میں یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ قدیم قانون روما میں گواہوں کو شاذ و نادر مسترد کیا جاتا تھا۔ اور یورپ میں جو پیچیدہ نظام قائم ہو گیا تھا۔ وہ زیادہ تر ازمنہ وسطی میں ہوا تھا۔

۲۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۶۴۔

کرنے کی اجازت دینا۔ انہیں خطرناک اور غیر ستوری اختیارات دینا ہوتا ہے یا جب کہ اس کے بجائے اصلی ہونے کے مکسیمی ہونے کی وجہ سے اس کے پیش کرنے ہی سے ظاہر ہو کہ بہتر شہادت کو فریبانہ پیش نہیں کیا گیا ہے۔ یا جب کہ اس کا افشا مصلحت عامہ کے خلاف ہو۔ لیکن کسی واقعے کے اتفاقی گواہوں کی گواہی — یعنی ایسے اشخاص کی گواہی جنہوں نے اس کو اتفاقی طور پر دیکھا ہو۔ ان عنوانات میں سے کسی کے تحت نہیں آتی۔ ایسے گواہ شہادت کے اصلی معدن ہوتے ہیں۔ اور ان کی گواہی کو ناقابل ادخال ٹھیرانا بہت سی صورتوں میں امر نزاعی پر تمام ممکنہ شہادت کو ناقابل ادخال ٹھیرانا۔ اور خوف سزا کو باقی زر رکھ کر بے ایمانی فریب اور جرم کو فروغ دینا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امر نزاعی میں ذاتی غرض ہونے۔ یا دیوانگی۔ بے دینی۔ سابلتہ بد اعمالی وغیرہ کی وجہ سے ان کی شہادت غالباً ناقابل اطمینان ہوگی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مضمون کی جو حد بھی مقرر کی جائے وہ لازمی طور پر حد درجہ بے قاعدہ ہوگی۔ یہ ممکن نہیں کہ پیش از پیش ان تمام وجوہات کو شمار کر دیا جائے جو لوگوں کے دلوں کو منحرف یا متعصب کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ سچ کو جھوٹ اور ناقص کر دیتے ہیں۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ ہر انفرادی صورت یا ہر خاص شخص کے معاملے میں ان وجوہات کے اثر کا اندازہ کیا جاسکے۔ لیکن پہلے سے مقرر کردہ شہادت کی بات دوسری ہے۔ اس میں فریقین اپنے گواہ منتخب کر سکتے ہیں۔ ایسے فریقوں سے قانون بجا طور پر کہہ سکتا ہے کہ اس مقصد کے لیے تم ایسے اشخاص منتخب کرو جو اپنی حیثیت۔ پیشہ اور عادات کے لحاظ سے معمول سے زیادہ ذہانت۔ علم و اعتبار کے حامل ہوں۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تم ہی نتائج کے ذمہ دار ہو گے۔ یہ سب قدرتی اور منصفانہ ارتقاء ہے ایک بڑے اصول کا۔ جو انگریزی قانون میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جس کی رو سے بہترین شہادت کو پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور جو اس لئے بھی بہتر ہے کہ اس سے شاذ و نادر ہی کوئی ضرر یا تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۔ اس مضمون پر دیکھئے نیچے دفعہ ۸۷۔

جن میں ضرورت کی وجہ سے مجبور رہی ہوتی تھی۔ ایسے ہی اصولوں کی کلیسائی قانون میں بھی حکمرانی تھی۔ اور یہ قانون بھی جیسا کہ توقع کی جاسکتی ہے عیسائی مذہب سے خارج کردہ اشخاص کی گواہی کو نامنظور کرتا تھا۔ کم سے کم جبکہ وہ راسخ الاعتقاد عیسائیوں کے خلاف دی جاتی تھی۔ بعض وقت پوری نسلوں اور قوموں کو بھی اخراج کے دائرے میں لایا گیا ہے۔ مثلاً جزائر غرب الہند اور ممالک متحدہ امریکا کی بعض مملکتوں میں۔ جہاں ایک عیسی غلام کی شہادت آزاد شخص کے خلاف ناقابل ادخال تھی۔ اور ہندوستان میں جہاں کسی ہندو کی شہادت مسلمان کے خلاف نہیں سنی جاتی تھی۔ اور مملکت الالبانیا کے حسب ذیل قانون نے جو ۱۸۵۲ء جیسے حال کے زمانے میں نافذ ہوا۔ اس معاہدے کو اور بہت آگے بڑھا دیا۔ ”عیسی ملائے“ یا ہندی اور مخلوط نسل کے تمام اشخاص جو مین پشت تک کسی عیسی یا ہندی اسلاف کے اخلاف ہوں۔ چاہے ہر پشت میں ایک جد۔ غلام یا آزاد۔ سفید آدمی ہو۔ سوائے ایک دوسرے کے مقابلے کے کسی دیوانی یا فوجداری مقدمے میں گواہ نہیں ہو سکیں گے۔ گو اس خصوص میں انگریزی قانون میں کبھی اتنی

۵۴

۱۔ مجموعہ قانون روما کتاب اعنوان ۵۔ سطر ۲۱۔

۲۔ اصول قانون کلیسائی از لانسٹونس کتاب ۳۔ عنوان ۱۴۔ دفعہ ۱۹۔ Ayliffe's Paragon.

juris Canonici Anglicani, صفحہ ۴۴۔ اصول قانون کلیسائی کتاب ۲ عنوان ۹۔ دفعہ ۱۳۔

۳۔ ایضاً مقام محمولہ پر۔

۴۔ قانون دیوانی از براؤن Browne's Civil Law, جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ نوٹ طبع دوم ”سینٹ ونٹ“ کے نوآبادیہ قواعد عمل معنفہ شہرہ

۵۔ شہادت مصنفہ پیلٹن ضمیمہ ۲۴۱-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۸۔

۶۔ رپورٹس عدالت فوجداری از آرپٹ ناٹ صفحہ ۱۔ اور مقدمہ صفحہ ۲۳۔ شہادت از گڈایف صفحہ ۱۱۳ (Goodeve, Evid.)

۷۔ ”شہادت“ مصنفہ پیلٹن Appleton, Ev ضمیمہ صفحہ ۲۴۵ و ۲۴۶۔

افراط و تفریط نہیں ہوئی ہے جتنی کہ اکثر دیگر ممالک کے قوانین میں ہوئی ہے۔
تاہم پہلے ہمارے قانون میں بھی شہادت دینے کی ناقابلیت کے وجوہات
کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ عصر جدید میں ججوں کے فیصلہ جات اور مقتضی
مداخلت سے ان میں بہت کمی کر دی گئی ہے۔

دفعہ ۶۴: اس اصول کا ایک نہایت ہی عجیب اور نہایت ہی لغو

اطلاق مردوں کے مقابلے میں عورتوں کی گواہی کو نامنظور یا کم از کم اس کو شبہے
کی نظروں سے دیکھنا تھا۔ جو سیفوس (Josephus) نے ذیل کے قانون کو
حضرت موسیٰ (Moses) سے منسوب کیا ہے۔ ”عورتوں کی گواہی نہ سُنو کیونکہ
وہ تلگوں مزاج اور بے باک ہوتی ہیں۔“ یہ ایسا قانون ہے جو توراۃ کے مشکوک
حصے کا قانون معلوم ہوتا ہے۔ اور جو اگر صحیح بھی ہو تو عالمی اطلاق نہیں رکھ سکتا۔
دھرم شاستری اگر قطعی طور پر نہیں تو عام طور پر ان کی شہادت نامنظور کرتی تھی۔ اسی طرح
شرع شریف بھی زنا کے الزامات اور بعض دوسرے مقدمات میں ان کی
گواہی کو مسترد کرتی تھی۔ اور یہ محض ایشیائی خیالات نہیں تھے۔ قدیم
قانون روما کو ان کی گواہی کو عام طور پر قبول کرتا تھا۔ لیکن بعض صورتوں میں

۱۔ ناقابلیت گواہان پر دیکھے نیچے دفعات ۱۳۲ تا ۱۹۵۔

۲۔ Joseph Antiq. Jadiac. کتاب ۴ باب ۸ نمبر ۱۔

۳۔ توراۃ کی پہلی پانچ کتابوں (Pentatench) کے الہامات۔ اور ان کی اس مضمون پر پر معنی
خاموشی سے بھی قطع نظر اس قانون کا طرز حضرت موسیٰ کے طرز سے بالکل علیحدہ ہے۔

۴۔ دیکھئے مثلاً Deut (واؤد) ۲۱-۲۱ تا ۲۱-۲۱ حضرت سلیمان بھی اپنے مشہور فیصلے میں (۱) شامل ۳۔

۱۶۔ اور بعد عورتوں کی گواہی سننے میں کوئی دشواری پیدا کرتے نظر نہیں آتے ہیں۔

۵۔ پٹی کا ترجمہ دیکھئے باب ۳ دفعہ ۸۔ جو ہالہڈ کے مجموعہ دھرم شاستری میں مذکور ہے۔ اور ”شہادت“ مصنف گڈ ایف ۸۷

۶۔ دیکھئے ”تاریخ زوال و اختتام سلطنت روما“ مصنف مگین باب ۵۰۔ ہدایہ ترجمہ ہاملٹن (Hamilton)

جلد ۱ صفحہ ۳۸۲ شرع شریف مصنف میا کناٹن (Macnaghten) ۴۴ اور پورٹس فوجداری عدالت

اس کو مسترد بھی کرتا تھا۔ از منہ واسطی کے یورپی مدنی اور کلیسائی قوانین نے ان کی ناقابلیت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ ماسکارڈس (Mascardes) کہتے ہیں کہ ”عام طور پر عورتوں پر پورا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بے ایمانی۔ فریب اور مکاری پر آمادہ رہتی ہیں۔“ اور لانسے لوٹس (Lancelottus) نے اصول قانون کلیسائی (Institutions juris canonici) میں نہایت ہی واضح الفاظ میں قرار دیا ہے۔ کہ عام قاعدہ یہ ہے کہ عورتیں گواہ نہیں ہو سکتی ہیں۔ اور اس نے ورجیل (Vergil) کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ ”عورتیں متلون مزاج اور بے وفا ہوتی ہیں۔“ یہ ایک ہی مثال نہیں ہے جس میں شاعری کی مدد ایسے مقولات اور قوانین کے جواز کے لیے لی گئی ہے جو عقلاً قابل تسلیم نہیں ہوتے ہیں۔ یہ امر کہ یہ قواعد بھی ان نظامات کے دوسرے قواعد کی طرح کافی پیکدار تھے۔ اور اسی وجہ سے ان کے بہت سے استثناء تھے آسانی سے سمجھ میں آ سکتے تھے۔ لیکن ہمارے زمانے کے ایک قابل فریج مٹن کی تصنیف ذیل کے ایک تراشے سے ظاہر ہو گا کہ یہ اصول کتنے طویل عرصے تک بریورپ میں قائم رہا ”چارلس ششم (Charles vi) (فرانس) کے فرمان صدر ۱۵۱۵ء نومبر ۱۳ء کی رو سے عورتوں میں گواہی دینے کی

۵۵

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ از ایڈٹ ناٹ (Arbuthnot's Reports of Foujdaree Udalt) صفحہ ۲۔
۱۔ ڈائجسٹ کتاب عنوان ۵۔ سطر ۱۔

۲۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس ۱۷۳ تا ۱۷۵۔ اصول قانون کلیسائی مصنف لانسے لوٹس کتاب ۳ عنوان ۱۴۔
دفعات ۱۵۱۴۔ فرامین گرامن حصہ ۲۔ وجہ ۳۳۔ سوال ۵۔ فقرہ ۱۷۔ نیز دیکھئے جھنکس بریڈکٹس حصہ چہارم دفعہ ۱۲۷۔ (۲)
۳۔ ثبوت قطعی از ماسکارڈس صفحہ ۷۶۳۔ نوٹ ۲ و ۳۔
۴۔ کتاب ۳ عنوان ۱۴۔ دفعات ۱۵۱۴۔

۵۔ اینیڈ ۳۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔

۶۔ دیکھئے ماسکارڈس مقام مذکور۔

۷۔ کتاب شہادت مصنف ہائے دفعہ ۲۴۳ طبع دوم۔

قابلیت تسلیم کئے جانے کے باوجود ایک طویل عرصے تک ان کی شہادت مردوں کی شہادت کے مساوی نہیں سمجھی گئی۔ برونو (Bruneau) اگرچہ ڈام ڈی ساوینی (Mde. Savigné) کا ہم عصر تھا۔ لیکن اسے ۱۶۸۶ء میں یہ لکھتے ہوئے کچھ پس و پیش نہ ہوا کہ تین عورتوں کے اظہار دو مردوں کے مساوی ہوتے ہیں۔ برن (Berne) میں ۱۸۲۱ء تک اور کیاٹن واڈ (Canton of Vaud) میں ۱۸۲۲ء تک ایک مرد کی گواہی کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی ضروری تھی۔ ہم ان چھوٹے فرقوں کا ذکر نہیں کریں گے۔ جن سے یہ نظام پیچیدہ ہو گیا تھا۔ مثلاً ایک اصول یہ تھا کہ باکرہ بیوہ سے زیادہ اعتبار کی مستحق ہے۔ اصول قانون کلیسا کی تصنف شدہ ڈیوٹس (Institutiones Canonicae of Devotus) کی اس طباعت میں جو پیاریں ۱۷۸۲ء میں ہوئی یہ امر صراحتہ مذکور ہے کہ سوائے چند خاص صورتوں کے عورتیں فوجداری مقدمات میں گواہی دینے کے قابل نہیں ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں بھی اٹھارہویں صدی کی ابتدا تک کثیر التعداد صورتوں میں جنس لطیف گواہی کے گھرے سے خارج کرنے کا سبب اور ۱۸۶۸ء تک دستاویزات کے گواہ بننے کی نااہلیت کا باعث تھی۔ لیکن قانون اجتماع حقیقت اراضی اسکاٹ لینڈ ۱۸۶۸ء (۳۱ و ۳۲ و کٹوریہ باب ۱۰۱) کی دفعہ ۱۳۹ کی رو سے قرار دیا گیا ہے کہ:-

”ہر عورت جو چودہ سال یا زیادہ کی ہو۔ اور کسی قانونی ناقابلیت کے تابع نہ ہو۔ اس قابل ہوگی کہ کسی دستاویز کی اسی طرح گواہ بنے۔ جس طرح کہ اسی عمر کا کوئی مرد شخص گواہ بن سکتا ہے۔ اگر وہ کسی قانونی ناقابلیت کا تابع نہیں ہوتا اور موجودہ

۱۔ کتاب ۳۔ عنوان ۱۰۰ دفعہ ۱۴۔

۲۔ ”تغزیرات اسکاٹ لینڈ“ مصنفہ ہیوم جلد ۲۔ صفحہ ۳۳۹۔ و ۳۴۰۔ ”تغزیرات اسکاٹ لینڈ“ مصنفہ برنٹ ۳۸۸ و ۳۹۰۔ ”ایسٹ رائس“ از ہودل (Howell's State Trials) جلد ۲۰ صفحہ ۴۴ نوٹ۔

قانون یا مل کے تحت گواہ بن سکتا ہے۔ اور اس امر کی اجازت نہیں ہوگی کہ کسی بھی نوعیت کی کوئی سند۔ انتقال نامے تحریر یا دستاویز سے چاہے وہ اس قانون کے پہلے تکمیل پائی ہو یا بعد اس بنا پر انکار کیا جاسکے کہ اس کی دستاویزی گواہ کوئی عورت تھی۔

ہمارے قدیم انگریزی قانون دان عورتوں کی شہادت کو اس بنا پر منظور کرتے تھے کہ وہ کمزور ہوتی ہیں۔ سرائیڈورڈ کاٹ (Sir Edward Coke) نے چارلس اول کے عہد حکومت میں بغیر کسی کے اختلاف کئے یا برا سمجھے کے اس طرح لکھا ہے کہ ”بعض صورتوں میں عورتیں نکلینہ شہادت دینے سے محروم کی گئی ہیں۔ مثلاً کسی شخص کو بد معاش ثابت کرنے کے لیے۔ کیونکہ عورتوں کی شہادت مردوں کی حیثیت قانونی ثابت کرنے کے لیے ناقابل ادخال ہے“ بہت ہی قدیم زمانے میں ان کی گواہی کسی بچے کے زندہ پیدا ہونے کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ اور اس امر کے متعلق ان کی گواہی کی وجہ سے کوئی شخص کسی حقیقت کا مستحق نہیں ہو سکتا تھا۔ اور نہ ان کی گواہی سے عدالت دورہ کنندہ کے اجلاس کے لیے جوری کے طلبناموں کو ثابت کیا جاسکتا تھا

دفعہ ۶۵: غلط فیصلوں سے محفوظ رہنے کا ایک بہت ہی صاف

۱۔ مختصر از فٹز ہربٹ۔ باب جاگیری غلامی Fitz. Abr. villenage. صفحہ ۳۱۔ مختصر از بروک باب گواہی (Bro. Abr. Testmoignes) صفحہ ۳۰۔
۲۔ لک بٹلٹن صفحہ ۶ ب۔

۳۔ حسب مختصر معنی فٹز ہربٹ باب جاگیری غلامی صفحہ ۳۱۔ مختصر بروک باب گواہی صفحہ ۳۰۔ جو ۱۲۔ ایڈورڈ اول کے ایک مقدمے کا ذکر کرتے ہیں۔ برٹن باب ۳۱۔ ۱۳ ایڈورڈ سوم میں یارک کی عدالت دورہ کنندہ کا ایک مقدمہ جس کا فٹز ہربٹ نے جاگیری غلامی میں ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۔ لک بٹلٹن از مارگریف ۲۹ ب نوٹ ۵۔

۵۔ لک بٹلٹن ۱۵۸ ب۔

و صریح طریقہ یہ ہے کہ تعدد گواہان کو ضروری قرار دیا جائے۔ کیونکہ ان کی شہادت کے باہمی اختلافات کی وجہ سے ایک جھوٹے قصے کے جھوٹے ثابت ہونے کا بڑا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ خصوصاً اگر ان گواہوں پر ہوشیاری سے اور ایک دوسرے کی سماعت سے باہر سوالات کئے جائیں۔ لیکن گو یہ قاعدہ ان مالک کے لیے جہاں جھوٹ اور دروغ حلفی اتنے عام ہوں کہ مشکل سے جرم سمجھے جاتے ہوں۔ اور دوسرے مقامات کے لیے بھی بعض اہم اور خاص نوعیت کے مقدمات میں کتنا ہی مفید و باضابطہ ثابت ہوا ہو۔ وہ یقیناً علم اصول قانون کے کسی اصول پر مبنی نہیں ہے۔ اور جہاں کہیں اس کو ایسا سمجھا گیا ہے۔ اس کے ذیل میں ہزاروں خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

صفحہ ۶۶: حضرت موبی کے قانون (توراة) کی رو سے بعض فوجداری

۱۔ اس اصول کا ایک مشہور اطلاق قصہ سوتا اور شیوخ ہے۔ جو توراة کے شکوک حصے میں مندرج ہے۔
 ۲۔ اس تصویر کو دیکھئے جو مسرو نے فلاکس (Flaccus) کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے یونانیوں کی اس امر میں بدکاری کی کھینچی ہے۔ منہجہم ”عدالتی شہادت“ جلد ۳ صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹ میں کہتے ہیں کہ بعض مالک میں ہر امر پر گواہی دینے والے گواہوں کے ایک شتم کے داخلہ گھر یا دفاتر اندراج ہوتے تھے۔ اسی طرح جس طرح لندن میں خانگی نوکروں یا مختلف پیشوں کے مزدوروں۔ یا اطالیہ میں قاتلوں کے ہوتے ہیں۔ ایرستان کے متعلق ایک زمانے میں یا تو مذاق سے یا دراصل مشہور تھا کہ وہاں ہمیشہ درگواہ ہوتے ہیں جو نشانی کے لیے اپنے جوتوں میں گھاس کے تنکے لگا لیتے ہیں تر کی حکومت میں بھی یہ عام طور پر معلوم تھا کہ گواہی دینے کا پیشہ بھی کم سے کم اتنی ہی مرفہ الحالی کے ساتھ موجود ہے جتنا کہ کوئی اور پیشہ۔
 ازمنہ اوسطی میں یورپ کے اخلاق کا اس امر میں نہایت درجہ خراب ہونا بہت ہی معروف امر ہے۔ اور تمام روایتیں اس امر پر متفق ہیں کہ مشرقی مالک میں سخت دروغ حلفی اب بھی نہایت عام ہے۔ ہندوستان کے متعلق ”شہادت“ مصنف گڈائف صفحہ ۲۳۸ دیکھئے۔
 ۳۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۶۹ اور بعد۔

مقدمات میں۔ اور انجیل کی رو سے بعض کلیسائی امور میں دو گواہ ضروری تھے۔ اس سے رومن اور کلیسائی فقہاء (کم سے کم مورخ الذکر) نے یہ نتیجہ نکالا کہ تمام دیوانی اور فوجداری مقدمات میں گواہوں کی یہ تعداد حکم الہی کی رو سے ضروری ہے۔ شاہنشاہی مجموعہ قانون رومانی یہ عبارت تحکم ہے کہ ”ہم صاف طور پر حکم دیتے ہیں کہ جو جواب کہ ایک گواہ پر موقوف ہو نہ سنا جائے۔ کو عدالت عالیہ میں اس گواہ کی ممتاز حیثیت ہو“ یہ یقینی ہے کہ جو امر صرف ایک گواہ پر موقوف ہو۔ اور دوسرے قانونی امور سے اس کی تصدیق نہ ہوتی ہو کچھ وقعت نہیں رکھتا ہے۔ اور کلیسائی فرامین کا متن اس طرح حکم فرما ہے کہ ”اگرچہ بعض مقدمے ایسے ہیں کہ جن میں دو سے زیادہ گواہ ضروری ہوتے ہیں۔ لیکن ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا صرف ایک کی گواہی پر تصفیہ ہو سکے گو وہ گواہ قابل ہو“ بعض وقت دو گواہ بھی ناکافی تھے۔ شاہنشاہی قانون کی رو سے بعض رقومات کی ادائیگوں کو ثابت کرنے کے لیے پانچ گواہ ضروری تھے۔ اور کلیسائی قانون بعض وقت مکمل ثبوت کے لیے پانچ سات یا اس سے بھی زیادہ گواہوں کو ضروری قرار دیتا تھا۔ اور کلیسائی عہدہ داروں کے خلاف الزامات جرایم

۵۷

۱۔ دیکھئے نیچے دفعہ ۵۹۷۔

۲۔ مجموعہ قانون رومانی کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹ دفعہ ۱۔

۳۔ مجموعہ قانون رومانی کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۴۔ بانٹے نے اپنی کتاب شہادت دفعہ ۴۴ طبع دوم میں ایک قاطعانہ بحث سے ثابت کیا ہے کہ یہ اصول رومن علم اصول قانون میں بعد کی شاہنشاہی تاک قائم نہیں ہوا تھا۔ اور یہ کہ اس کا ماخذ شاہنشاہ قسطنطین کا ایک فرمان ہے مجموعہ قانون رومانی کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹ دفعہ ۱ کے متعلق بانٹے کا خیال ہے کہ اس نے اس امر کو جو پہلے احتیاط اور مشورہ کے لیے مقرر کیا گیا تھا قانون بنادیا۔ اس مضمون پر نیز دیکھئے مقدمہ قانون رومانی کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۲۔ اور نیچے دفعہ ۵۹۷ از ہیو بیرس۔

۴۔ کلیسائی فرامین گریگوری نہم کتاب ۲ عنوان ۲۰ باب ۲۳۔

۵۔ مجموعہ قانون رومانی کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۱۸۔

۶۔ ضمیمہ قانون کلیسا انگلشیہ ”از ایلینف Ayl. Par. Jur. Can. Angl. صفحہ ۴۴۴۔ شہادت

کو ثابت کرنے کے لیے جو تعداد مقرر کی گئی تھی اس پر مشکل سے یقین کیا جاسکتا ہے۔ حضرت محمد صلعم کے قانون کی رو سے الزام زنا پر کسی عورت کو چار مردوں کی گواہی سے مجرم قرار دیا جاسکتا تھا۔ اور اسی قانون کے متعلق آپ کے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرار دیا کہ تمام قرآنی شہادت گو وہ کیسی ہی قریبی اور یقینی ہو بے اثر ہے اور یہ کہ چار مرد گواہوں کا اس فعل کو اس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ از گرین لیف جلد اول صفحہ ۲۶۰۔ الف نوٹس طبع شانزدہم بمقدمہ ایوانس بنام ایوانس۔ کلیسیائی رپورٹس از رابرٹس جلد اول صفحہ ۱۷۱۔

۱۔ فارٹسکو نے اپنی کتاب "قابل تعریف قوانین انگریزی" Fortescue, Treatise de Land. leg. Angl.

باب ۲۲ میں (جو عہد اصلاح سے پہلے لکھی گئی تھی) "مجلس عام کے ایک قانون کا ذکر کیا ہے جس میں احتیاط کی گئی تھی کہ کارڈینلس کو الزام جرایم پر سزا نہ دی جاسکے۔ جب تک کہ بارہ گواہوں کی شہادت ان کے خلاف نہ ہو جائے" واٹر ہاؤس (Waterhouse) نے فارٹسکیو کی شرح میں صفحہ ۴۰۵ پر کہتے ہیں کہ وہ نہیں جانتے ہیں کہ یہاں کس مجلس کی طرف اشارہ ہے۔ اور نہ وہ اس کو دریافت کر سکے۔ لیکن وہ روما کے عہد سلوسٹر (Sylvester) کی دوسری مجلس جس کا ذکر "مجلس مینیس" (Concilia of Binius) جلد اول صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۸ میں ذکر ہے حوالہ دیتے ہیں۔ اس کتاب کے باب سوم میں لکھا ہے کہ "اسقف کو سزا نہیں دی جاسکتی جب تک کہ ۱۲ گواہ نہ ہوں۔ اور اسقف اعظم کو تو عدالت میں کھینچا ہی نہیں جاسکتا۔ کیونکہ تحریر یہی ہے۔ شاگرد اپنے استاد سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ نیز کسی پادری کو مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا جب تک کہ ۴۴ گواہ نہ ہوں۔ نہ روما کی کسی عدالت اسقف سے تعلق رکھنے والے ڈیکن کو جب تک کہ ۳۶ گواہ نہ ہوں۔ ایک ماتحت ڈیکن۔ اکولائیٹ۔ جھار پھونک کرنے والے قاری انجیل یا بیابے شخص کو جو تبلیغ عیسائیت میں مشغول ہو۔ جب تک کہ (۱) گواہ نہ ہوں۔ نیز قوانین ہنری اول باب ۵ میں ذیل کا فقرہ ہے "اسقف کو مجرم نہیں ٹھہرایا جائے جب تک کہ ۱۲ گواہ ہوں کی شہادت نہ ہو۔ اور اسقف اعظم کو عدالت میں کھینچا ہی نہیں جاسکتا۔ بڑے پادری کو سوائے ۴۴ گواہوں کی گواہی کے مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اور نہ بڑے ڈیکن کو ۲۶ سے کم گواہوں کی گواہی پر۔ اور نہ ماتحت ڈیکن اور اس سے چھوٹے درجے کے پادریوں کو سات سے کم گواہوں کی گواہی پر۔ اور نہ بڑے درجے کے لوگوں پر نیچے کے درجے کے پادری کوئی الزام لگایا جاسکتا ہے"۔

۵۔ نیز دیکھئے "شہادت" مصنفہ گڈ ایف صفحہ ۱۱۳۔

لغوی معنوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا ضروری ہے۔

دفعہ ۶۷: لیکن شہادت جو نہ بلا واسطہ ہونے کے علاوہ قرائنی بھی ہوتی

ہے۔ یہ نظام ناقص ہوتا اگر ان قرائن کی بھی جو سزا دہی کے لیے ضروری ہوں ٹھیک ٹھیک صراحت نہیں کر دی جاتی۔ اسی لیے رومی قانون کے بعض علما کے نزدیک کم سے کم تین قیاس ضروری تھے۔ لیکن اگر یہ بہت ہی قوی ہوتے تو اس صورت میں دو کافی سمجھے جاتے تھے۔ آسٹریا کی مقننہ نے ۱۸۲۳ء میں ایک قانون کے ذریعے سے قرائن کی بنا پر تمام سزائوں کو ممنوع قرار دیا تھا۔ جب تک کہ کم سے کم تین قرائن نہ ہوں۔ یہ قانون اب منسوخ کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہودی کی معراج تو اس مجموعہ قانون میں ہوتی ہے۔ جو حال حال تک باویریا میں نافذ تھا۔ یہ بیان کرتے ہوئے کہ مجرمانہ قرائن تین قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی فعل سے مقدم مثلاً تیاریاں۔ دھکیاں وغیرہ فعل کے ہمعصر مثلاً قتل انسان میں جب کہ نقش کے قریب ملزم کا کوئی ہتھیار پایا جائے۔ اور فعل سے متاخر۔ مثلاً انصاف سے فرار۔ اور گواہوں کو جھوٹی شہادت دینے کی ترغیب دینے کی کوشش وغیرہ۔ باویریا کی مقننہ نے حکم دیا کہ ہر قسم کے بعض قرائن ثابت کئے جائیں گے۔

دفعہ ۶۸: بلاشبہ علم اصول قانون کی کوئی شاخ ایسی نہیں ہے۔

جس کے اصولوں کا اتنا برا استعمال کیا گیا ہو اور ان کو ان کے جائز حدود سے اتنا آگے بڑھایا گیا ہو جتنا کہ عدالتی شہادت کے اصولوں کو خاص کر

۱۔ گبن مقام مذکورہ پر۔

۲۔ کتاب شہادت مصنفہ بانسے دفعہ ۲۳، طبع دوم۔

۳۔ آسٹریا و بیویریا کے قانون سے متعلق جو بیانات یہاں لکھے گئے ہیں وہ بانسے کی کتاب شہادت سے لیے گئے ہیں۔ دفعات ۲۳ و ۲۴۔ طبع دوم۔

اس کے اخراجی قواعد کو۔ اس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ اگلے زمانے میں یہ قاعدے نسبتاً کم سمجھے گئے تھے۔ کیونکہ قانون کے اصلی حصے اس کے اضافی حصوں کی نسبت کرتے پہلے کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور کچھ اس لیے کہ شہادت کے مصنوعی قاعدے ان افعال کے لیے جن کا روکنا مقصود نہیں ہوتا۔ لیکن جن کو جائز کر دینا غیر محفوظ اور بدنامی کا باعث ہوتا ہے۔ اچھی پر کام دیتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں فعل کو ممنوع قرار دینا۔ لیکن اس کے ثبوت کے لیے ایسی عجیب شہادت کو ضروری قرار دینا جو بلحاظ کمیت یا کیفیت ایسی ہو کہ ثبوت جرم عملاً ناممکن ہو جائے۔ خراب قانون سازی کا آسان حیلہ ہوتا ہے۔

اس مقدمے کے دوران میں عدالتی شہادت کے بعض سچا استعمال کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اب ہم صرف دو امور کی جانب توجہ دلائیں گے۔ جو بلحاظ اپنی وسعت۔ رواج اور تمام عدالتوں خصوصاً مستقل نوعیت کی عدالتوں کے لیے خطرہ ہونے کی وجہ سے خاص توجہ کے محتاج ہیں۔

دفعہ ۶۹: ان میں سے پہلے کا ماخذ۔ ذہن انسانی کے رد عمل اور

اپنے پریٹ جانے کا وہ رجحان ہے جس کی وجہ سے وہ حصول مقصد کے ذرائع کو خود مقصد سمجھ لیتا ہے۔ زیر غور مضمون سے متعلق اس کا اظہار یقین کے مصنوعی گویا میکانچی نظام کے وضع کرنے میں ہوتا ہے جس میں یقین آلات شہادت کی ایک خاص تعداد پر موقوف ہوتا ہے۔ اور جس کو بانٹنے نے اپنی کتاب شہادت (Bonnier, Traite des Preuves)

میں نہایت صداقت و قوت کے ساتھ ایسے نظام سے موسوم کیا ہے۔ جس میں ”بجائے اس توازن کو دیکھنے کے جو جج کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ گواہوں کی تعداد کو دیکھا جاتا ہے“ اس کی بہترین مثال

بر یورپ میں قانون روما اور کلیسائی قانون کے عمل سے ملتی ہے۔ اور اس کو ممتاز فرانسیسی قانون داں نے جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح بیان کیا ہے: ”شہادت ثبوت کے جن فنی قواعد کو ازمنہ وسطیٰ کے علمائے وضع کیا یا کم سے کم ترقی دی۔ وہ دو قسم کے تھے۔ بعض قانونی یقین کے وجود کے لیے قطعی طور پر یقینی شرائط کو ضروری قرار دیتے تھے اور بعض دوسرے قواعد کو۔ اور یہی زیادہ بیہودہ تھے۔ جو ان صورتوں میں بھی جہاں یقین پیدا نہیں ہو سکتا ہے مصنوعی قانونی یقین پیدا کرنے کا رجحان رکھتے تھے“ ایک دوسری جگہ وہ کہتے ہیں کہ ”اگر ایک گواہ کی گواہی کو نامنظور کرنے کا قاعدہ کامل طور پر معقول نہیں تھا۔ تو ایک دوسرا اصول جو ایک دوسری طرح خطرناک تھا وہ تھا جو ایک مصنوعی قانونی یقین پیدا کرنے کے لیے قرار دیتا تھا کہ ایک ہی امر پر دو غیر مشتبہ گواہوں کی گواہی پر لازمی طور پر سزا دینی چاہئے۔ یہاں مجموعہ قانون روما کے متون کے اطلاق کو بالکل غلط سمجھا گیا۔ کیونکہ ایسی قانونی غلطی کا اقرار نہ روما میں کبھی ہوا۔ اور نہ قسطنطنیہ تک میں“ لیکن یہ امر بعد کے زیادہ جدید زمانے کی متکلمانہ اور نہایت ہی دقت پسند طبیعت کے بالکل موافق تھا۔ مجموعہ قانون روما اور کلیسائی فرامین کے متون تحسلی ہونے کی وجہ سے ایک گواہ کی گواہی پر کسی بھی صورت میں عمل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور یہ کہ دو گواہوں کی گواہی تمام صورتوں میں جہاں قانون نے صراحت دو سے زیادہ گواہ ضروری نہیں قرار دیئے تھے کافی تھی قانون روما اور

۱۔ ”کتاب شہادت“ مصنفہ بانیئے دفعہ ۲۳۹۔

۲۔ ایضاً دفعہ ۲۴۲ طبع دوم۔ نیز دیکھئے عدالتی شہادت مصنفہ منقحہ صفحہ ۴۰ و ۴۱۔ جلد پنجم

۳۔ مجموعہ قانون روما کتاب ۴ عنوان ۲۰ سطر ۹۔ ”ایک گواہ کی گواہی ناقابل سماعت ہے۔ چاہے اعلیٰ ترین عدالت میں اس گواہ کی ممتاز حیثیت ہو“

۴۔ ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۵ سطر ۱۲۔ ”جب گواہوں کی کوئی تعداد مقرر نہ کی جائے تو دو گواہ بھی کافی ہوتے ہیں۔ کیونکہ جو جملہ جمع میں بیان کیا جائے وہ اس تعداد سے بھی پورا ہو جاتا ہے“ نیز دیکھئے

منہ

کلیسائی قانون کے علمائے زود بازی سے (اپنے خیال میں منطقی طور پر) نتیجہ نکال لیا کہ دو ایسے گواہوں کا اظہار جو تمام اعتراضات سے بالا ہوں ثبوت ہوتا ہے۔ اور اسے کامل ثبوت — دو الثبوت الکامل کہنے لگے۔ اور وہ یہ بھول گئے کہ ثبوت سے مراد وہ یقین ہوتا ہے۔ جو ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی لیے لازمی طور پر وہ آلات شہادت کی تعداد پر موقوف نہیں ہو سکتا بلکہ ان کی قوت اعتبار۔ اور باہمی اتفاق یعنی توافق پر مبنی ہوتا ہے۔ غلطی بس اتنی ہی نہیں تھی۔ اگر دو گواہوں کی گواہی ثبوت کامل ہوتی تھی تو ایک گواہ کی گواہی نصف ثبوت ہوگی۔ اور اس کو انھوں نے ”نصف مکمل ثبوت“ کہا اور گواہی کی وقعت دریافت کرنے کا یہ حسابی طریقہ جب ایک وقت قائم ہو گیا۔ تو اسے قیاسی شہادت پر بھی تشبیہاً اطلاق دینے لگے۔ اس طرح پر ثبوت اور نصف ثبوت کی نزاکتیں تمام عدالتی نظام میں پھیل گئیں مثلاً اقبال جو اذیت دے کر کرائے گئے ہوں۔ اندراجات جو تاجروں نے اپنی کتابوں میں دوسروں کو نقصان پہنچانے کئے ہوں حلف۔ مطالبہ یا جواب دہی کے سچ ہونے کے متعلق جو جج نے مدعی یا مدعی علیہ کو دیا ہو۔ اور بعض وقت شہرت اور افواہ بھی نصف ثبوت تسلیم کیے گئے اور ان میں سے

بقیہ حاشہ صفحہ گزشتہ: ہینکس برپانڈکس حصہ چہارم دفعہ ۱۲۲۔

۱۔ ایضاً حصہ چہارم دفعات ۱۱۸ و ۱۲۳۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس۔ سوال ۱۱۔ ضمیمہ قوانین

کلیسائے انگلشیہ از المیلف صفحہ ۴۸۸ و ۴۴۲۔

۲۔ ماسکارڈس مقام مذکورہ پر۔ قانون کلیسائے انگلشیہ صفحہ ۴۴۲۔

۳۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس صفحہ ۱۳۹۲۔ نیز دیکھیے کتاب شہادت از بانے دفعہ ۲۴۱۔ آخری حصہ طبع دوم

۴۔ ہینکس برپانڈکس حصہ چہارم دفعہ ۲۳۲ ”شہادت“ مصنف پوٹیجے جلد ۱ صفحہ ۷۱۹۔

۵۔ ”شہادت“ مصنف پوٹیجے دفعات ۷۱۹-۸۲۹-۸۳۲ ہینکس برپانڈکس حصہ سوم دفعات ۲۹۹-۲۸۰۔

۶۔ ”ثبوت قطعی“ از ماسکارڈس صفحہ ۷۴۵-۷۵۵۔ اصول قانون کلیسائی از لاسنی نوٹس کتاب ۳ عنوان

۱۴۔ دفعات ۵۴۵-۵۴۶ ضمیمہ قانون کلیسائے انگلشیہ از المیلف صفحہ ۴۴۲۔

دو کو معمولاً کامل ثبوت سمجھا جاتا تھا۔ یعنی متاخرین نے اس موقف کی لغویت کو محسوس کر کے کہ شہادت کی ثبوتی وقعت کو صفر یکانی یا نصف سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ نصف ثبوت کی ایک اور ذیلی تقسیم ایجاد کی۔ یعنی نصف ثبوت اکبر۔ نصف ثبوت۔ اور نصف ثبوت اصغر۔ جس سے غالباً اور زیادہ ابتری پیدا ہو گئی۔ کیونکہ اس سے یہ نظام اور زیادہ فنی ہو گیا۔ اور ایک ایسے ہی قاعدے کا بعض وقت گواہوں کے اعتبار پر بھی اطلاق دیا جاتا تھا۔ بانٹے ایک دوسرے فرانسیسی مصنف کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ٹولوس (Toulouse) کی پارلیمنٹ کے پاس اعتراضات کا تصفیہ کرنے کا ایک عجیب طریقہ تھا۔ وہ بعض وقت ان اعتراضات کو ان کی مختلف کیفیت کے لحاظ سے قبول کرتی تھی۔ جس سے گواہ کا اظہار پوری طرح ضائع نہیں ہو جاتا تھا۔ بلکہ آٹھویں چوتھائی۔ نصف تین چوتھائی حد تک وسیع رہتا تھا۔ اور جو اظہار اس طرح پر وقعت میں کم ہو جائے وہ دوسرے اظہار کی مدد سے مکمل ہو جاتا تھا۔ مثلاً اگر چار گواہوں کے اظہار راست پر اعتراض کئے جانے کی وجہ سے دو اظہار آدھے ہو جائیں تو یہ ایک گواہ ہوں گے۔ اور اگر تیسرا اظہار ربح ہو جائے اور چوتھائی تین چوتھائی تو یہ ایک اور گواہ ہو جائیں گے۔ اس طرح پر گواہوں کے ذریعے سے کافی ثبوت حاصل ہو جائے گا۔ اگرچہ کہ تمام گواہوں پر اعتراض کیا گیا تھا۔ اور اعتراضات کی

۶۱

۱۔ سنیکس برپانڈکس حصہ چہارم دفعہ ۱۱۸۔ اصول و قانون خاص ہنگری از کلن

Kelemen, Institutiones juris Hungarici Privati, کتاب ۳ دفعات ۹۸ اور ۱۰۰۔

۲۔ کتاب شہادت از بانٹے دفعہ ۲۴۳۔ طبع دوم۔ ٹولوس کی پارلیمنٹ کے عمل کا حوالہ "قانون

تغذیرات" (اسکاٹ لینڈ) "منطقہ برنٹ" میں بھی دیا گیا ہے۔ صفحہ ۵۲۸۔ یہ کہنے کی بات ہے کہ اسی مضر

اصول کے اثرات ایک زمانے میں موخر الذکر ملک کے جس نے قانون روما سے بہت کچھ لیا ہے

علم اصول قانون میں سرایت کر گئے تھے۔ دیکھئے قانون تغذیرات اسکاٹ لینڈ "مصنف مہیوم

جلد ۲ باب ۱۰ صفحہ ۲۹۳۔ اور بعد اور ہول اسٹٹ ٹرایس صفحہ ۵۵، نوٹ۔

وجہ سے ان سب کے اعتبار میں ایک حد تک کمی ہوئی تھی۔“

نتیجہ: فرانس کے قانون میں یہ مفروضہ اتنی مضبوطی سے جا گریں

ہو گیا تھا کہ اس بڑی قانونی اصلاح میں جو پچھلی صدی کی ابتدا میں وہاں عمل میں لائی گئی۔ اس کے دور کرنے کے لیے موثر تدابیر کے اختیار کرنے کو مناسب سمجھا گیا۔ اور اسی مقصد سے فیوین کے مجموعہ قانون، Code Napoleon نے حکم دیا کہ جوری کے غور کرنا شروع کرنے سے پہلے ان کے فورمن (صدر) کو ایک قسم کی عام ہدایت پڑھ کر سنائی جائے۔ اور اس کو اس کمرے میں جہاں وہ غور کرنے کے لیے جاتے ہیں موئے حروف میں لکھ کر لگانا چاہئے۔ اس ہدایت کا ایک حصہ حسب ذیل تھا: ”قانون جوری سے ان ذریعوں کا حساب طلب نہیں کرتا جس سے انھیں یقین حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ایسے قواعد مقرر کرتا ہے جن سے ثبوت کا ٹھیک ٹھیک اور مکمل ہونا ظاہر ہوتا ہو۔ اور نہ وہ ایسے قواعد مقرر کرتا ہے جن کے مطابق وہ نخلے کی خاموشی میں یا اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں اپنے سے سوال کر کے کوئی رائے ملزم کے خلاف پیش کردہ شہادت کی معقولیت یا اس کی جوابدہی کے طریقوں کے متعلق قائم کریں۔ قانون ان سے یہ نہیں کہتا ہے کہ پوری طرح صداقت کی دریافت کے لیے تم کو اتنے یا اتنی تعداد میں گواہوں کو سننا چاہئے۔ اور نہ ان سے یہ کہتا ہے کہ وہ اس کو کافی ثبوت نہ سمجھیں جو ان کے نزدیک زبانی شہادت سے یا اور طور پر گواہوں کے ذریعے سے یا اور تمام دیگر ذرائع سے ثابت سمجھا جاسکتا ہے۔ ان کے نزدیک صرف ایک ہی سوال ہوتا چاہئے۔ جو ان کے فرض کا پورا پورا معیار ہے کہ کیا ان کو دلی یقین حاصل ہے؟ ہماری رائے میں یہ دوسری جانب مبالغہ کرنا ہے۔ کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جوری اپنے کو قانونی شہادت

پیش شدہ تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ امور زیر بحث کے متعلق اپنا فیصلہ ذاتی علم۔
دوسری جگہ سے ہوئے واقعات اور ظن غالب کے مطابق کرے۔ بہر حال
فرانسیسی مجموعہ قانون دیوانی میں اس کے مثل کوئی احکام نہیں ہونے کی وجہ سے
بانٹے (۱۸۲۳ء تا ۱۸۵۲ء) میں یہ ضروری سمجھا کہ اس امر پر غور کیا جائے
کہ کیا دیوانی مقدموں میں دو گواہ اب بھی ضروری ہیں۔ اور کیا ”دلی یقین“
کی اب ضرورت نہیں رہی ہے۔ اور اس نے ان دونوں سوالوں کا جواب
نفی میں دیا ہے۔

۶۲

دفعہ ۷ تا ۱۳: شہادت کی وقعت کا اندازہ کرتے وقت مشاہدے اور
استدلال کے بجائے علم حساب سے کام لینے کا طریقہ زمانہ گزشتہ ہی تک
محدود نہیں ہے۔ منہج نے بھی ایک منصوبہ یا ”حرارت ناما یقین“ تجویز
کیا تھا۔ جو اتنا ہی غیر معمولی اور عجیب تھا جتنا کہ رومن فقہا کا کوئی طریقہ
ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلے کو ان کے فریچ مترجم موسیو ڈومان، M. Demont
نے قابلیت کے ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ اور اسی لیے یہاں صرف ان کا حوالہ
دے دینا کافی ہے۔

ریاضی میزان احتمالات یا ”نظریۃ اتفاقات“ جیسا کہ بہت ہی
معروف امر ہے۔ بہت سے سیاسی اور معاشی امور میں جن کو بظاہر علوم
حسابی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً
جان کے بیمے کے جدید نظام کا وجود ریاضی کی اسی شاخ پر تقریباً تمام تر موقوف

۱۔ کتاب شہادت مصنفہ بانٹے دفعات ۲۰۱ و ۲۰۲۔ اور طبع دوم دفعات ۲۴۱ و ۲۴۲۔ یہ کہنا آن
بہت سے قابل رومن فقہا کے ساتھ انصاف کرنا ہے جنہوں نے بعد کے زمانے میں قانون روم پر تشریں
لکھی ہیں کہ وہ پوری طرح ثبوت اور نصف ثبوت کے نظریے کی لغویت سے واقف تھے۔ دیکھئے ”مقدمہ قانون
روما“ از موسیو بیرس کتاب ۲۲ عنوان ۲۔ نوٹ ۲، منیکس بریٹنڈکٹس حصہ چہارم دفعہ ۱۱۸۔
۲۔ اس میزان اور اس کی ترویج کو اس تصنیف کے سابقہ اڈیشن میں دیکھئے دفعات ۷۱ و ۷۲۔

ہے۔ لیکن اس خصوص میں عدالتی شہادت اور جان کے بیچے یا اسی نوعیت کے دوسرے امور میں کوئی حقیقی مشابہت نہیں ہے۔ مؤخر الذکر میں اعداد و شمار کے سلسلوں سے جو طویل و صیح مشاہدے سے جمع اور احتیاط سے درج کئے جاتے ہیں۔ وہ مواد حاصل ہوتا ہے جس پر تجزیے کے ریاضی اصولوں کو اطلاق دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایسی شرط ہے جو عدالتی شہادت میں عملی لحاظ سے یعنی ہمارے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے کی صورت میں کلیتہً مفقود ہوتی ہے۔

دفعہ ۷۷: عدالتی شہادت کا دوسرا بیجا استعمال پہلے سے کم براہی لیکن

اتنا ہی خطرناک ہے۔ اور ہر اس مقام پر یقینی طور پر پایا جائے گا۔ جہاں قواعد شہادت بہت ہی فنی یا مصنوعی ہوتے ہیں۔ اور سوالات واقعاتی کا تصفیہ بجائے جو ری یا ایسروں کے ذمے ہونے کے جج کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ کوئی عدالت شہادت کے کسی قاعدے کو گو وہ کتنا ہی لغو اور مضر ہو ہمیشہ نظر انداز کرنے کی جرات نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ قانون کو ترک کر دینا ہوتا ہے۔ لیکن عدالتیں کبھی کبھی ایسے قاعدے کے اطلاق کو بغیر کسی خطرے کے قابل ستائش طور پر بھی جبکہ اس کا نفاذ عقل سلیم کے خلاف ہو ترک کر سکتے ہیں۔ اور سیدھا آدمی جو بد قسمتی سے جج ہوا ہو ایسے نظام کے تحت یا تو ان صورتوں میں اس قاعدے کو ترک کر دیتا ہے۔ یا باوجود تمام خطرات کے تمام حالات میں اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن یہ خلاف اس کے غیر منصف جج قانون کی اسی سختی کو مطلق العنانی کا انجن بنا دیتا ہے۔ اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ من مانے مکمل یا غیر مکمل انصاف

۱۔ میزان احتمالات جس بنیادی اصول پر مبنی ہے یہ ہے کہ ہمیں موافق اتفاقات یا صورتوں کا تناسب ان تمام ممکنہ صورتوں کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ جو ہماری دانست میں واقع ہو سکتی ہیں۔

۲۔ دیکھئے اجپر دفعہ ۶۹ اور بعد۔

کرے۔ ساری دنیا ظاہری نظام ہی کو دیکھتی ہے۔ اور اس کو شبہ تک نہیں ہوتا کہ اس کے پیچھے ایک پوشیدہ نظام بھی ہوتا ہے۔ جس سے صرف جاننے والے ہی واقف ہوتے ہیں۔ جب اس قسم کا کوئی قاعدہ کسی ناپسندیدہ فریق کے خلاف ہوتا ہے تو جج کہتا ہے کہ وہ مجبور ہے کہ جو بھی قانون ہو اس پر عمل کرے۔ یہ اس کا کام نہیں ہے کہ اس کے پیشروں کے فیصلے کو الٹ دے۔ یا مقننہ کی دانشمندی پر اعتراض کرے۔ لیکن جب فریق جس کے خلاف یہ قاعدہ ہوتا ہو پسندیدہ ہوتا ہے تو جج کہتا ہے کہ قوانین انسانوں کے فائدے کے لیے وضع ہوئے ہیں۔ نہ کہ ان کی تباہی کے لیے۔ اصطلاحی اور لفظی اعتراضات کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ غیر واجبی ہے اور یہ کہ ہر عدالت کا فرض اولین یہ ہوتا ہے کہ ہر صورت انصاف کرے۔

دفعہ ۵۷: مذکورہ بالا دفعات میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ان

اصولوں کی وضاحت کر دیں جن پر عدالتی شہادت مبنی ہے۔ اس کے افادے اور ضرورت کو ثابت اور اس کے بڑے بڑے بیجا استعمالات کو ظاہر کر دیں۔ ظاہر ہے کہ کسی خاص مقام کا کوئی مخصوص نظام زیادہ تر وہاں کے انسان ساختہ اصلی قانون۔ معاشرے کے رواجات و عادات اور آبادی کے معیار صداقت پر موقوف ہوتا ہے۔ اور اس کی بھی وہی قیمت ہوتی ہے جو عام طور پر قوانین کی ہے جس کے متعلق صحیح طور پر کہا گیا ہے کہ ”یہ ایک ابدی قانون ہے کہ کوئی انسانی یا صرکی قانون دوامی و ناقابل تبدیل نہیں ہے“۔ ”قوانین قدرت نہایت ہی کامل و غیر متبدل ہوتے ہیں۔ انسانی قوانین پیدا ہوتے ہیں۔ نشوونما پاتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔“

دفعہ ۷۶: اب ہم اس تصنیف کے زیادہ قریبی مقصد کا ذکر کریں گے۔ یعنی عدالتی شہادت کے اس نظام کا جو انگلستان میں قانون عمومی کی رو سے اس کی معمولی اور باضابطہ عدالتوں کے استعمال کے لیے قائم ہوا ہے۔ تاکہ وہ اس کے مطابق ان کے رویہ و پیش شدہ امور نزاعی کا تصفیہ کر سکیں۔ اور جس کو عملاً ”قانون شہادت“ کے عنوان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس طرح ٹھیک ٹھیک صراحت کر دینا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے علم اصول قانون میں اور بھی بہت سی قسموں کی شہادت پائی جاتی ہے۔ مختلف قوانین موضوعہ کی رو سے بھی ثبوت کے خاص طریقے یا تو مقرر کئے گئے ہیں۔ یا بعض کارروائیوں میں ان کی اجازت دی گئی ہے۔

دفعہ ۷۷: قانون شہادت بہترین طریقے پر سمجھ میں آئے گا۔ اگر اس سے ذیل کے چار عنوانات کے تحت بحث کی جائے۔ اسی لیے اس تصنیف کو ذیل کی پانچ کتابوں میں منقسم کیا گیا ہے:-

- (۱) انگریزی قانون شہادت عام طور پر۔
- (۲) آلات شہادت۔
- (۳) وہ قواعد جن سے شہادت کا قابل احوال ہونا اور اس کا اثر منضبط ہونا ہے۔
- (۴) عدالتوں کا عمل اور گواہوں کا اظہار لینا۔
- (۵) انگریزی قانون شہادت کے مقدم اور ہدایتی تقضیے۔

ان سے اسی ترتیب میں بحث کرنے سے پہلے یہ بہتر ہو گا کہ یہاں چند ہدایتی مقولوں کا ذکر کیا جائے جو قانون شہادت پر اطلاق پاتے ہیں۔ اور جو حسب ذیل ہیں:-

”رواج اشیا کا بہترین شارح ہے۔“ دیکھئے نیچے دفعہ ۲۲۸۔ اس شخص کا اعتبار کرنا چاہئے جو اپنے فن میں ماہر ہو“ (نیچے دفعہ ۵۱۳) مرکب فعل ناجائز

کے خلاف ہر شے کا قیاس ہوتا ہے۔ (نیچے دفعات ۴۱۱ تا ۴۱۵) ”قیاس یہ ہے کہ ہر شے بجا و باضابطہ طور پر کی گئی ہے۔“ (نیچے دفعات ۳۵۳ تا ۳۶۵)۔ ”غیروں کے درمیانی معاملے سے دوسروں کو ضرر نہیں پہنچنا چاہئے۔“ (نیچے دفعات ۱۱۲-۱ اور ۵۰۶ تا ۵۱۰)۔ ”کوئی شخص مجبور نہیں ہے کہ اپنے کو مجرم ظاہر کرے۔“ (نیچے دفعات ۱۲۶ تا ۱۳۱-۵۴۵ تا ۵۴۶-۶۲۲ الف)۔

مذکورہ بالا حوالہ جات کے علاوہ ان مقولات کو ”قانونی مقولات“ مصنفہ بروم (Broom's Legal Maxims) (طبع ہشتم صفحہ ۷۱۴ تا ۷۱۶ میں) فائدے کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔

کتاب اول

انگریزی قانون شہادت پر عام نظر

تقسیم مضمون

دفعہ ۱: اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلے میں ہم انگریزی قانون شہادت پر ایک نظر ڈالیں گے۔ اور دوسرے کو اس کی ابتدا۔ اور ترقی کی تاریخ کے لیے وقف کر دیں گے۔ نیز اس کی موجودہ حالت اور آئندہ کے توقعات کے متعلق بھی کچھ تبصرہ کیا جائے گا۔

حصہ اول

انگریزی قانون شہادت پر ایک عام نظر

صفحہ انگریزی کتاب صفحہ ۱۱۱

(۱) قابل ادخال ہونا امر قانونی ہے۔ قیوت امر واقعاتی ہے ۱۱۱-۶۶

صفحہ انگریزی کتاب صفحہ ۱۱۰

عدالتی شہادت کے اساس۔ عام بحث ۱۰۹-۶۵
انگریزی نظام کی خصوصیات ۱۱۰-۶۶

صفحہ اول کتاب تصنیف

صفحہ اول کتاب تصنیف

- ۲۔ امور واقعاتی کے تصنیف کے لیے
قانون عمومی کی عدالت ۱۱۱-۶۶
اصول جن پر یہ مبنی ہے ۱۱۹-۷۱
- ۳۔ شہادت کے قابل احوال
ہونے کے قواعد ۱۲۵-۷۵
متعلق شہاد امور نزاعی ۱۲۵-۷۵
متعلق شہاد امور نزاعی ۱۲۵-۷۵
- ۴۔ عدالتی ثبوت کے قواعد ۱۲۶-۷۶
شہادت امور نزاعی کا ایک عام
قاعدہ۔ بہترین شہاد دی جانی چاہئے ۱۲۶-۷۶
یہ قاعدہ اکثر غلط سمجھا گیا ہے۔ ۱۲۶-۷۶
اس کے تین بڑے اطلاق :-
- ۱۔ حج و جوری کو واقعات کا تصنیف
ذاتی علم کی بنیاد پر کرنا چاہئے ۱۲۹-۷۷
- ۲۔ کسی شہاد کی نامنظوری ۱۳۰-۷۸
- ۳۔ اصل اور شہادت واقعات کا تعلق ۱۳۱-۷۸
- ۴۔ عدالتی شہادت کو قدرتی یا اخلاقی شہادت سے فرق کرتے
ہوئے اس تصنیف کے مقدمے میں بتلایا گیا ہے کہ اول الذکر کی ضرورت
انسان ساختہ قانون کی ماہیت اور عدالتوں کے وظائف کی وجہ سے پیدا
ہوتی ہے۔ واقعات کی تحقیق کرنے والی عدالتوں پر جو بندشیں بجا طور پر اس
قانون کے ذریعے سے عاید کی جاسکتی ہیں۔ ان کا وہاں ذیل کے اصولوں پر
مبنی ہونا دیکھا جا چکا ہے پہلے تو اس مقولے پر کہ ”وہی قانون بہترین ہے جو حکم سے
امور کو عدالت کی صوابدید پر چھوڑتا ہے“ یعنی عدالتوں کے اختیارات
- علامتی شہادت ۱۳۴-۸۰
دیوانی و فوجداری کارروائیوں
میں شہادت کے قاعدے عام ۱۳۵-۸۱
طور پر ایک ہی ہیں
دیوانی و فوجداری کارروائیوں
میں شہادت کے اثر کا فرق ۱۳۶-۸۲
قواعد شہادت کو رضامندی
سے کہاں تک ترک کیا جاسکتا ۱۴۱-۸۴
ہے۔ گواہوں پر بندشیں
۱۔ اظہار کا زبانیا لیا جانا ۱۴۲-۸۵
۲۔ کارروائیوں کا علانیہ ہونا ۱۴۴-۸۶
مقدمات میں گواہوں کی شخصی
موجودگی کے قاعدے کے مستثنیات ۱۴۶-۸۶
عدالتی کارروائیوں کے علانیہ
ہونے کا اچھا اثر ۱۵۲-۹۱
محش شہادت ۱۵۴-۹۲

۶۶

غیر محدود ہو جائیں گے۔ اگر ان پر واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دیدینے سے روک نہ لگائی جائے۔ دوسرے اس اصول پر کہ عدالتوں کو سرعہ العمل ہونا چاہئے۔ جس کی وجہ سے قانون ساز کے فرض میں یہ بھی داخل ہو جاتا ہے کہ امور واقعاتی کے تصفیے کے لیے جو عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں قواعد مقرر کرے۔ گواہی صداقت کا معلوم کرنا کتنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو۔ تیسرے اس اصول پر کہ اگر فیصلوں کے صرف راست نتائج بھی دیکھے جائیں اور ضمنی نتائج کو نظر انداز کیا جائے تو اس سے بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور آخر میں اس اصول پر کہ تائیدی صداقت کی تحقیق میں اور ان واقعات کی تحقیق میں جو عدالتوں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ فرق ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر کے مخصوص خطرات اس کے متقاضی ہیں کہ ان کے مقابلے کے لیے مخصوص تحفظات وضع کئے جائیں۔ نیز یہ مزید امر بھی بتایا جا چکا ہے کہ گواہی اصولوں کو بھی ان کے جائز حدود سے آگے بڑھایا جاسکتا اور اکثر بڑھایا گیا ہے۔ لیکن عدالتی شہادت کی بحث میں جن بڑی خرابیوں سے بچنے کے لیے قانون ساز کو تحفظات وضع کرنا ہوتا ہے وہ تعدد میں دو ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ خرابی کہ یقین کا ایک قیاس کرنا مصنوعی نظام وضع کیا جاتا ہے جو شہادت کی ایک خاص مقدار کی موجودگی پر بلا لحاظ اس کی وقعت و اعتبار کے موقوف ہوتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ ایسے سخت قواعد مقرر کئے جاتے ہیں کہ ان کا نفاذ دشوار ہوتا ہے۔ اور اسی لیے ایک غیر متدین اور متعصب عدالت اس قابل ہو جاتی ہے کہ بغیر اپنے کو خطرے میں ڈالے اپنے مفاد خوشی یا وہم کے مطابق ان پر اصرار کرے یا انھیں ترک کرے۔

دفعہ ۸۰: انگریزی قانون عمومی کی عدالتی شہادت کے نظام کی خاص

خصوصیات مثل ہر دوسرے نظام کے اس عدالت کی ساخت سے لازمی طور پر تعلق رکھتی ہیں۔ جو ان کو نافذ کرتی ہے اور جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ تین بڑے اصولوں پر مبنی ہیں:— (۱) شہادت کا قابل ادخال ہونا امر قانونی ہے۔ لیکن شہادت کی وقعت و اعتبار امر واقعاتی ہے۔ (۲) مناسب

ہے کہ امور قانونی جن میں شہادت کا قابل ادخال ہونا بھی داخل ہے۔ ایک مستقل عدالت اور امور واقعاتی ایک اتفاقی عدالت کے ذریعے سے تصفیہ پائیں لیکن یہ ایسا اصول ہے۔ جس کو عدالت چانسری (عدالت نصفت) نے پسند نہیں کیا ہے۔ اور کل انگریزی نظام میں اس کا حصہ رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ (۳) شہادت کے قابل ادخال ہونے کا تصفیہ کرتے وقت بہترین شہادت کے پیش کئے جانے پر اصرار کرنا چاہئے۔ ہم ان اصولوں پر اسی ترتیب سے غور کریں گے۔ اور بعد میں ہمارے نظام کی دو اور قابل لحاظ خصوصیات کا ذکر کریں گے۔ جو گو کم خصوصی ہیں۔ لیکن سچ کی دریافت اور صحیح فیصلہ حاصل کرانے میں نہایت درجہ اثر رکھتے ہیں۔ یعنی ہماری عدالتوں کا شہادت سماعت کرنے کا طریقہ۔ اور ان کی کارروائیوں کا علانیہ ہونا۔

۶۷

دفعہ ۸۱: ان تین اصولوں میں سے پہلے اصول کو چند الفاظ میں ختم کیا جاسکتا ہے۔

کیونکہ بہت کم غور کرنے ہی سے ظاہر ہوگا کہ کسی مقنن کا یہ فعل کتنا لغو ہوگا کہ وہ گواہوں کے اعتبار۔ یا فطرت و افعال انسانی کے گونا گوں تعلقات کے ہر واقعے کا اندازہ لگانے قواعد مقرر کرے۔ اسی لیے گواہوں کے بیانات پر جو اعتبار کیا جاسکتا ہے اور ثابت شدہ واقعات سے جو نتائج نکالے جاسکتے ہیں۔ ان کو

لے ڈائجسٹ کے ذیل کے فقرے کا اس مذکورہ بالا امر کے ثبوت اور مثال کے لیے اکثر ذکر کیا جاتا ہے۔ شاہنشاہ ہسپڈرین (Hadrian) نے ویلیس وارس: Vivius Varus: کو بذر یوحنا ہایونی

جواب لکھ بھیجا تھا کہ گورنر ہی یہ بہتر طور پر جانتا ہے کہ گواہوں پر کتنا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ خط ہایونی کے الفاظ یہ تھے۔ کہ تم ہی بہتر طور پر جان سکتے ہو کہ گواہوں پر کتنا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ وہ کون ہیں۔ کس حیثیت و مرتبے کے ہیں۔ اور ان گواہوں کے متعلق بھی جو صاف دلی سے بولتے نظر آتے ہیں۔ کیا وہ پہلے سے

اعتیاد سے سوچی ہوئی شہادت دے رہے ہیں۔ یا جو تم ان سے پوچھتے ہو۔ ان کا فی البدیہہ جواب دیتے رہے ہیں۔ اسی شاہنشاہ کا گواہوں کا اعتبار ساقط کرنے کے متعلق بھی ایک خط وایس ولس (Valesius vesus)

کے نام موجود ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ ”یقین کے ساتھ اس امر کی صراحت نہیں کی جاسکتی کہ ہر معاملے میں

بڑی حد تک عدالتوں کی ذہانت اور زیر کی پر چھوڑنا چاہئے۔ لیکن باوجود اس کے ان وجوہات کی بنا پر جو بیان کئے جا چکے ہیں۔ کچھ بندشیں ضرور لگانا چاہئیں اور وہی اسباب جو عدل گسری کے لیے مصلحتی قواعد شہادت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ یہ قواعد جہاں تک ممکن ہو۔ انسان ختم قانون کے دوسرے قواعد کے ہم نوعیت ہوں۔ اور چاہے عدالت کی ساخت کیسی بھی ہو لیکن خصوصاً جب کہ وہ اس مخلوط شکل کی ہو جس کا ابھی ذکر کیا جائے گا۔ تو صحیح حد یہ معلوم ہوتی ہے کہ عام طور پر اس مضمون کے متعلق قواعد قانون کو شہادت کے قابل اذخال ہونے تک محدود رکھنا چاہئے۔ اور شہادت کی وقعت کو عدالت کے اندازے پر چھوڑنا چاہئے۔

دفعہ ۸۲: دوسرے اصول کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ عدالت چانسری قانون روم کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے امور واقعاتی کا خود بغیر جوری کی مدد کے فیصلہ کیا کرتی تھی۔ سوائے اس وقت کے جب کہ کوئی قانونی حق زیر بحث آجاتا تھا۔ اور اس وقت وہ قانون عمومی کی عدالت کو "ایک امر نتیجہ طلب" بھیجا کرتی تھی۔ نظامے امن کو بھی ایڈورڈ سوم کے زمانے سے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ معمولی جرائم کی صورت میں ملزمان کو سرسری تحقیقات کے بعد یعنی جوری کی امداد کے بغیر سزا دے دیں۔ لیکن تنقیحات واقعاتی کے لیے قانون عمومی کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ بر کس حد تک ان دلائل کو پسند اور کافی سمجھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جس طرح کہ گویہ نہ نہیں لیکن اکثر صداقت بغیر کسی سرکاری کاغذات کے دریافت ہو جاتی ہے۔ بعض وقت گواہوں کی تعداد بعض وقت ان کی حیثیت اور اثر۔ اور بعض وقت ان کے بیانات میں ایک قسم کے اتفاق سے امر زیر بحث کی صداقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اسی لیے میں تم کو مختصراً صرف یہ لکھ سکتا ہوں کہ تحقیقات کو صرف ایک قسم کے ثبوت تک محدود نہیں کر دینا چاہئے۔ بلکہ تم کو اپنی سمجھ کے مطابق یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ تم کس امر پر اعتبار کرتے ہو۔ اور تمہارے نزدیک کیا ناکافی طور پر ثابت ہوا ہے۔ ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ دفعات ۱ تا ۳۔

لے پیچھے دفعات ۳۷ و ۳۸۔ آگے دفعہ ۴۴۔

معمولی عدالتوں میں ایک یا زیادہ جج ہوتے تھے۔ جو قانون کے عالم اور اس کے اقتدار سے مسلح ہوتے تھے۔ اور ان کی مدد بارہ اشخاص کی ایک جوری سے کی جاتی تھی۔ یہ لوگ قانون سے ناواقف ہوتے تھے۔ اور اس ضلع کے جہاں اجلاس مقرر ہوتا تھا۔ ایسے لوگوں میں سے جن کے پاس ایک معین مالیت کی جائداد ہوتی تھی۔ بلا کسی فرق کے لیے جاتے تھے۔ بہت ہی کم صورتوں میں قانون عمومی کی رو سے عدالت مقدمے کا تصفیہ بغیر امداد جوری اٹھانے۔ معائنہ موقع اسناد۔ اور گواہوں کے ذریعے سے کیا کرتی تھی۔ اور جدید قوانین نے فریقین کو بڑی حد تک اجازت دے دی ہے کہ جوری کو ترک کر دیں۔ مثلاً قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۸۵ء (۵۱ و ۵۲ و کٹوریا باب ۴۳ دفعات ۱۰۱ و ۱۰۰) جو اصلی قانون عدالت ہائے اضلاع ۱۸۴۶ء کے دفعہ ۶۹ کو دوبارہ وضع کرتا ہے۔ عدالت ہائے اضلاع کے ججوں کو مجاز گردانتا ہے کہ امور واقعاتی کا تصفیہ بغیر امداد جوری کریں۔ بشرطیکہ فریقین مقدمہ جوری کو طلب کرنے کی خواہش نہ کریں۔ اور قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۸ء (۱۷ و کٹوریا باب ۱۲۵ دفعہ ۱) نے عدالت یا جج کو مقدمات کا فیصلہ بغیر امداد جوری کرنے کا مجاز گردانا ہے۔ بشرطیکہ فریقین تحریری رضامندی کے ذریعے سے اس کی اجازت دیں۔ اور قواعد عالیہ عدالت (حکم ۳۶ قاعدہ ۲) کی رو سے حکم ہے کہ (فریقین کے اس حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ بعض صورتوں میں جوری کا وہ مطالبہ کر سکتے ہیں)۔ نالشات یا تو ایک یا زیادہ ججوں کے اجلاس یا ایک جج اور ایسروں یا ایک جج اور جوری یا ایک حاکم یا خاص حکم کے رو برو چاہے ان کا اجلاس ایسروں کے ساتھ یا ان کے بغیر ہو دائر اور سماعت کئے جاسکتے ہیں۔ علاوہ اس کے نظامے امن کے اختیار سماعت میں خاص خاص امور کے متعلق قوانین موضوعہ کے ایک سلسلے کے ذریعے سے اضافہ کیا گیا ہے۔ اور قانون تحقیقات سرسری ۱۸۵۹ء (۴۲ و ۴۳ و کٹوریا کی رو سے قابل

دست اندازی جس راہ میں سرسری تحقیقات کے بعد سزا دینے کے اختیار میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

جب مقدمے میں جوری ہو تو فریقین مقدمہ ارکان جوری پر ضروری قابلیتوں کے موجود نہ ہونے اور بعض ایسے اسباب کی موجودگی کی بنا پر جن سے ان کے فیصلے پر داب نامناسب کا اندیشہ ہو۔ اعتراض کر سکتے ہیں۔ نیز ان اشخاص کو جن پر بغاوت یا جرم سنگین کا الزام ہوا اجازت ہے کہ جوری کی فہرست میں سے اول الذکر (۳۵) پر۔ اور ثانی الذکر (۲۰) پر حکمی طور پر بغیر کوئی سبب بتلائے اعتراض کریں۔ مقدمے کی تمام کارروائیوں کا چلانا عدالت کے ذمے ہوتا ہے۔ وہ قانون و عمل درآمد کے تمام سوالات کا تصفیہ کرتی ہے۔ جس میں شہادت کی منظوری و نا منظوری بھی داخل ہوتی ہے اور جب مقدمہ فیصلے کے لیے تیار ہو جائے تو وہ اس کا خلاصہ جوری کو سناتی ہے۔ امور نزاعی کو مع اس قانون کے جو ان سے متعلق ہو تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ بار ثبوت کس فریق پر تھا۔ اس کی صراحت کر دیتی ہے۔ اور پوری شہادت کو اپنی مناسب تنقیدات و شروحات کے ساتھ دہرا دیتی ہے۔ نیز۔ چونکہ امور واقعاتی کے متعلق فیصلوں کو معقول شہادت پر مبنی ہونا چاہئے۔ اور جب واقعات شے سے باہر ہوں تو یہ فیصلہ کہ کوئی شہادت معقول ہے ایک سوال قانونی ہوتا ہے۔ اور اسی لیے عدالت کے ذمے ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ۔ یہ عدالت کا فریضہ ہوتا ہے کہ قرار دے کہ با فرض تمام واقعات جو اس فریق نے جس پر بار ثبوت تھا ثابت کئے ہیں سچ ہیں۔ کیا یہ ایسی شہادت ہے۔ جس کی بنا پر جوری مناسب طور پر۔ یعنی قانون کی نظر میں غیر معقول طریقے پر عمل نہ کرتے ہوئے۔ اس کے موافق فیصلہ کر سکتی ہے۔ اور اگر شہادت ایسی نہ ہو تو سچ کو چاہئے کہ تصفیہ کو جوری پر چھوڑے اور نہ اس سے کوئی سوال کرے۔ بلکہ بار ثبوت

اگر مدعی پر تھا تو مقدمے کو عدم حقیقت کی بنا پر ختم کر دے۔ یا اگر بار شہادت مدعی علیہ پر تھا تو مدعی کے حق میں فیصلہ کر دے۔ کیا مقدمے میں شہادت ہے؟ یہ سوال جج کے لیے ہوتا ہے۔ اور کیا شہادت کافی ہے جو جوری کے لیے اس کے برخلاف واقعات تحقیقی کا تصفیہ خالصاً جو جوری کو کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کو اسی لیے شہادت اور اس پر تنقید کو سماعت کرنا۔ گواہوں کی گواہی کی وقعت کا تصفیہ کرنا۔ اور شہادت سے واقعات کے تمام ناگزیر نتائج کو اخذ کرنا چاہئے۔ جج و جوری کے وظائف کی اس تقسیم کو اس مقولے میں یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ”سوالات واقعاتی کا تصفیہ جج نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ سوالات قانونی کا ارکان جو جوری“ مثلاً کہنے سے فوجداری کارروائی کرنے کی نالش میں جب مدعی علیہ معقول و ممکن وجہ ثابت کرنے کے لیے شہادت پیش کرے تو جو جوری کا یہ فرض ہوتا ہے کہ واقعات کا تصفیہ کرے۔ اور جج کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا واقعات ثابت شدہ سے معقول و

۱۔ ازولن جسٹس Willes, j. عدالت کا فیصلہ سناتے ہوئے مقدمہ رائڈر بنام اومبول ۱۸۶۸ء (لارپورٹ اسپیکر ۳۲ و ۳۸) میں اور دیکھئے ڈبلن وغیرہ ریلوے کمپنی بنام سلاٹری۔ ۱۸۷۸ء۔ لارپورٹ ۳ مقدمات مرقعہ ۱۱۵۵۔ اور قانون عمومی کی شہادت پر ابتدائی مقالہ مصنفہ تھیر (Thayer) میں موزر الذکر پر تنقید دیکھئے صفحہ ۳۵۹ و ۳۶۰۔

۲۔ کارپنٹر کمپنی بنام ہیورڈ۔ اے ڈگلس (Douglas) ۳۴۴-۳۴۵ از برٹیس۔ نیز ”شہادت“ از فلپ صفحہ ۴ طبع دہم۔ ملک بنام اسمتھ۔ لیمہ اور کیف کا من لکسٹس صفحہ ۶۰۔

۳۔ یہ مقولہ ہماری پرانی کتابوں میں بہت پایا جاتا ہے۔ لک برٹلٹن Co. Litt. ۱۵۵ ب۔

۲۲۶ الف۔ ۲۹۵ ب۔ ۸ لک ۱۵۵ الف۔ ۱۹ ایضاً ۱۲ الف ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۱۰ ب وان (Vaughan)

۱۴۹۔ وغیرہ لیکن بریور وپ میں بھی یہ عرصہ دراز سے معروف و معلوم امر ہے۔ دیکھئے ”کتاب شہادت“ از بانٹے دفعہ ۷۴۔ جج و جوری کے علی الترتیب فرائض کے لیے اور امور قانونی و امور واقعاتی کے فرق کے لیے دیکھئے ”شہادت“ مصنفہ فینن طبع ششم صفحات ۱۱ تا ۱۲۔

مکن وجہ ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اس مقولے کو قیود ذیل کے ساتھ سمجھنا چاہئے:

(۱) ان واقعات کا جن پر شہادت کا قابل اذخاں ہونا موقوف ہوتا ہے جج فیصلہ کرتا ہے نہ کہ جوری۔ مثلاً اس امر کا فیصلہ کہ کیا منقولی شہادت کے قابل اذخاں ہونے کے کافی وجوہات ہیں جج کرتا ہے۔ اور اگر کسی گواہ کی قابلیت کے متعلق کوئی امر نزاعی ہو تو اسی کو اس کا فیصلہ کرنا چاہئے۔ اور اسی طرح اس امر کا کہ کیا کسی فوجداری مقدمے میں کوئی اقبال قابل اذخاں شہادت ہے۔ نیز اسی طرح الزام قتل میں کیا متونی نے بیان وجہ موت اس وقت دیا ہے جب کہ موت کا اندیشہ یقینی تھا۔ کیونکہ ایسا بیان اسی وقت قابل اذخاں ہوتا ہے۔ اور قول راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے فیلی سوالات کے تصفیے کے لیے جج نظر کو قانونی شہادت تک محدود نہیں رکھتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ جوری بھی اس حد تک ضمنی طور پر قانونی امور کے تصفیے

۱۔ پائسن بنام لمیس ۱۸۴۱ء۔ عدالت اسکار کاریا (in Cam. Seac) (کچیکر چمبر) ۲ کوئٹس بنج ۱۶۹-۵۷ رسل وریان ۶۳۱۔ لستر بنام پیری مان لارپورٹ ۴ دارالام ۵۲۱-۵۲۱۔ ابرات بنام شمال مشرقی ریلوے کمپنی۔ ۱۱ مقدمات مرقعہ ۲۴۷-۲۴۷۔ کاکس بنام انگلش۔ اسکاٹش اینڈ آسٹریلین بینک ۱۹۰۵ء مقدمات مرقعہ ۱۶۸-۱۶۸۔

۲۔ بارٹلٹ بنام اسمتھ ۱۸۴۳ء۔ ایٹسین اور ولزلی ۲۸۳-۲۸۵-۲۸۶۔ فیصلہ پارک بنج ۶۳ رسل وریان ۶۶۴۔ کلیف بنام جونسن۔ ۷ کچیکر ۲۲۱-۲۲۱۔ جی سن بنام جوائین ۱۲۔ جورسٹ رپورٹس ۲۸۵-۲۸۵۔ ڈوڈی جیکنز بنام ڈیوس ۱۸۴۳ء۔ کوئٹس بنج ۳۱۲-۳۱۲ رسل وریان ۲۹۰-۲۹۰۔ بائیل بنام وائسمان ۱۱ کچیکر ۳۶۰-۳۶۰۔

۳۔ جی سن بنام جوائین ۱۲ جورسٹ رپورٹس ۲۸۵-۲۸۵ فیصلہ آلڈرسن بنج۔

۴۔ بارٹلٹ بنام اسمتھ ۱۸۴۳ء۔ ایٹسین و ولزلی ۲۸۳-۲۸۶ فیصلہ پارک بنج ۶۳ رسل وریان رپورٹس ۶۶۴-۶۶۴۔

۵۔ ملک بنام ہل۔ ۲ ڈینی سن کاسن کیس (Den. c. c.) ۲۵۴-۲۵۴۔

۶۔ ملک بنام وارنگ ہام ۲ ڈینی سن کاسن کیس ۲۴۷-۲۴۷۔ جورسٹ ۳۱۸-۳۱۸۔ ملک بنام تھامپسن ۱۸۹۳ء۔ کوئٹس بنج ۱۲-۱۲۔

۷۔ ملک بنام جیکنز کاسن کیس ۱۸۷-۱۸۷۔ بارٹلٹ بنام اسمتھ۔ مقام مذکورہ۔ ممالک متحدہ امریکا کا قانون بھی یہ معلوم ہوتا ہے بلج نیم کتاب ہذا کے دفعہ ۵۰۵ کی نوٹ میں بنام مقدموں کا حوالہ دیا گیا ہے انہیں دیکھئے۔

۸۔ ڈیوک آف بوفورٹ بنام کراش ۱۸۶۶ء۔ لارپورٹ اکاسن پلیس (L. R. I. C. P.) ۶۹۹-۶۹۹-۶۹۹۔

کرتی ہے کہ عموماً اس کا فیصلہ عام الفاظ میں کیا جاتا ہے۔ مجرم ہے۔ یا مجرم نہیں ہے۔ مدعی کے لیے یا مدعی علیہ کے لیے۔ اور ایسا فیصلہ ظاہر ہے کہ نہ صرف واقعات ہی پر بلکہ ان سے متعلق قانون پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن گوارکان جو ری کو حق ہے کہ ہمیشہ اسی شکل میں فیصلہ سنائے۔ تاہم اگر انھیں قانون کے متعلق کوئی شبہ ہو۔ یا اس کے اطلاق کے متعلق اپنی قوتوں پر اعتماد نہ ہو تو وہ صرف واقعات ہی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر سکتے۔ اور عدالت پر چھوڑ سکتے ہیں کہ وہ پورے امور پر قانون کے مطابق اپنا فیصلہ سنائے۔

امور قانونی۔ یا شہادت کی منظوری یا نا منظوری اور کبھی کبھی عملی امور میں عدالت کی غلطیوں کی تصحیح ایک برتر عدالت میں رجوع ہونے سے ہو سکتی ہے۔ پہلے جب شہادت بیجا طور پر منظور یا نا منظور کی جاتی تھی تو مقدمے کو از سر نو چلانے کا حکم دیا جاتا تھا۔ لیکن عالیہ عدالت کے موجودہ قواعد کی رو سے یہ قاعدہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ دیوانی مقدموں میں شہادت کی بیجا منظوری یا نا منظوری کی بنا پر مقدمے کو از سر نو چلانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ بجز اس کے کہ اس عدالت کی رائے میں جس کو درخواست دی گئی ہو مقدمے کی سماعت سے درحقیقت کوئی ضرر پہنچایا گیا ہو۔ یا کوئی خلاف انصاف فعل سرزد ہوا ہو اور فوجداری مقدمات میں کو دوبارہ سماعت کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ لیکن چالانی مقدمات کے احکام سزا کا مراعات عدالت مراعات فوجداری میں محض سوالات قانونی پر ہو سکے گا۔

ص

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: لاجرئل کامن لٹیس ۳۴۲-۳۴۱ این اولد فورڈ ریپورٹس (H & R) ۶۳۸- اور متعدد مقدمات جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔

۱۰۔ اس مضمون پر ٹلٹن کے دفعات ۲۶۶ تا ۳۶۸ دیکھئے۔ لک بک برٹلٹن ۲۶۶ ب اور ۲۲ الف۔ دیکھئے لک بک برٹلٹن کے صفحہ ۱۵۱ پر ہارگریف کی نوٹ ۵ قانون معصقہ فیچ (Finch. Law) ۳۹۹-۳۰۰ شروعات بلاکٹن ۳۴۸-۳۴۹ ایضاً جلد ۴ صفحہ ۲۶۱- اور ۳۲۲ جارج سوم باب ۸۶۰
۱۱۔ قواعد عالیہ عدالت حکم ۳۹ قاعدہ ۶ دیکھئے انیل پریکٹس (Annual Practice)

یا عدالت مرافعہ فوجداری کی اجازت یا اس جج کے صداقت نامے کی بنا پر جس نے مقدمے کی سماعت کی تھی، صرف سوالات واقعاتی یا مخلوط سوالات قانونی و واقعاتی پر۔ یا کسی اور بنا پر جو عدالت کی رائے میں کافی ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس امر کا جس کے متعلق اعتراض ہو مرافع کے حق میں فیصلہ کرنے کے باوجود بھی عدالت مرافعہ کو ان صورتوں میں خارج کر دے گی۔ جن میں فی الحقیقت انصاف کی کوئی اہم خلاف ورزی نہ ہوئی ہو۔

دفعہ ۸۳: ”جج وجوہی کے ذریعے سے مقدمے کی سماعت“ کے

اس مختصر خاکے کے بعد ہم اس مضمون کو یہیں ختم کر دیتے۔ اگر جس اصول پر یہ مبنی ہے اس کو صاف طور پر سمجھنا عدالتی شہادت کے قواعد کو سمجھنے کے لیے ضروری نہیں ہوتا۔ مختلف اقسام کی عدالتوں پر جو مختلف ازمنہ و ممالک میں رومی ہیں۔ نظر ڈالنے سے ہم ان سب میں یہ فرق پاتے ہیں کہ بعض عدالتیں مستقل ہوتی ہیں۔ اور بعض اتفاقی۔ مستقل عدالتوں سے مراد وہ عدالتیں ہوتی ہیں۔ جن کے عہدہ دار یا تو مستقل طور پر۔ یا ایک معین مدت کے لیے مقررہ مقدمات کی سماعت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ اور یہ اکثر ایسے اشخاص پر مشتمل ہوتی ہیں جنہوں نے قانونی امور کو اپنے مطالعے یا عمل کا مضمون بنالیا ہو۔ ”اتفاقی“ عدالتیں موقع کے لحاظ سے طلب کی جاتی ہیں۔ اور مقدمے کے فیصلے کے بعد برخاست کر دی جاتی ہیں۔ اور صحیح طور پر انہیں ایسے خائگی اشخاص پر مشتمل ہونا چاہئے جنہیں کوئی خاص قانونی معلومات نہ ہوں۔ ان دو قسم کی عدالتوں میں سے ہر ایک کے فوائد و نقصانات ہیں۔ نظری قانون

۱۔ قانون مرافعہ فوجداری ۱۹۰۷ء۔ ایڈورڈ ہفتم باب ۲۳۔ دفعات ۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵

کے سوالات کے فیصلے کے لیے مستقل عدالت کا تفوق اتنا ظاہر ہے کہ اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور سوالات واقعاتی کے لیے بھی اعلیٰ تسلیم اور غالباً اعلیٰ درجے کا دماغ اور عام انسانوں کو اہوں کے حیلوں اور وکلاء کی کج بحثیوں سے برسوں کے تجربے کی بنا پر عملی واقفیت بھی بادی النظر میں مستقل عدالتوں ہی کو تفوق دیتی ہیں۔ لیکن واقعات کے تصفیے کے لیے صحت فیصلہ کے لحاظ سے بھی اتفاقی عدالت ہی بہتر ہوتی ہے۔ ان کے موقف زندگی کے لحاظ سے اس کے ارکان فریقین اور گواہوں کے متعلق زیادہ واقف ہو سکتے ہیں۔ اور اسی لیے وہ ان کے نقطہ ہائے نظر اور وجہ تحریک کو زیادہ سمجھ سکتے ہیں۔ منصب عدالت کی ندرت کی وجہ سے وہ مقدمے میں ایسی تازگی اور مستعدی سے کام کرتے ہیں کہ ایسی ہی تازگی مسلسل فیصلے لکھانے تصفیہ کرنے اور سزا دینے کی عادت کی وجہ سے جج میں باقی نہیں رہتی ہے۔ لیکن مستقل عدالت کو بڑا خطرہ تو اس کے ضابطہ پسند اور مصنوعی فیصلوں کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کے عادی فیصلے ہوتے ہیں۔ ان کا ماخذ کلیات بنانے تصنف اور فرق کرنے کی وہ قابلیت ہوتی ہے۔ جو محض قانونی سوالات کی تحقیق میں نہایت ہی قیمتی شے ہے۔ مارکوئس بکاریا، Marquis Beccaria نے اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ان کی گواہی اور بھی ذبیع ہے۔ کیونکہ وہ ایک اجنبی کی گواہی ہے۔ میں اس کو بہترین عدالتی نظام سمجھتا ہوں۔ جس میں اصل جج کے ساتھ ایسے ایسے مقرر کیے جاتے ہیں جو نامزد کردہ نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ جن کا انتخاب بذریعہ قرعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان امور میں جہل جو جس سے فیصلہ کرتا ہے۔ علم سے جو رائے کی بنا پر فیصلہ کرتا ہے۔ بہتر ہوتا ہے۔ جب قانون صاف اور ٹھیک ٹھیک معلوم ہو تو

۷۲

۱۔ Dei Delittie delle Pene از بکاریا دفعہ ۷۔ ملک بنام برڈٹ سن ۱۸۲۳ء۔ ۴ بارن ول

ولینڈن ۱۶۲-۹۵-۲۲ ریل وریان ۵۳۹-۵۷۵۔ میں ایبٹ میرٹس کے مقولات۔ اور اخلاقی و سیاسی فلسفہ مصنفہ باری۔ کتاب ۶ باب ۶

عدالت کا فرض صرف واقعات کے وجود کو دریافت کرنا ہوتا ہے۔ اور گوجرم کو ثابت کرنے کے لیے قابلیت اور ہوشیاری درکار۔ اور شہادت کو ترتیب دینے کے لیے صاف بینی و صحیح الدماغی ناگزیر ہوتے ہیں۔ تاہم شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیے معمولی فہم سلیم سے زیادہ کوئی شے درکار نہیں ہوتی۔ اور یہ جج کے تبحر علمی سے جو مجرم ٹھیکراکنے کی شہادت ڈھونڈتے رہنے کی عادی ہوتی ہے۔ کم مخالطہ آمیز ہوتی ہے۔ اور جج تو ہر شے کو ایک مصنوعی نظام کے تحت جو مطالعے پر قائم ہوتا ہے لاتارہتا ہے۔ اور یہاں یہ ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ اتفاقی عدالت کی غلطیوں کے نتائج بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ ان کی غلطیاں زیادہ تر جذباتی ہوتی ہیں۔ اور ان کے نتائج تقریباً تمام تر اسی مقدمے تک محدود رہتے ہیں۔ جس میں ان کا ارتکاب ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے مستقل عدالت کی غلطیاں ایک نظام کی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ان کے اثرات پائدار اور عام ہوتے ہیں۔ اس کے فیصلے چونکہ ارباب اقتدار سے صادر ہوتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کی جاتی ہے اگر وہ کم سے کم حد تک بھی کسی نکتہ قانونی کے حامل ہوتے ہیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر قابل اعتراض بات یہ ہے کہ ان کو بغیر رپورٹ کرنے کے یاد رکھا جاتا ہے۔ اور وہ نظائر بن جاتے ہیں۔ جن سے مستقبل کی عدالتیں متاثر ہوتی ہیں۔ اور یہی سب سے بڑی قباحت نہیں ہے۔ اس جج کو جس کے سامنے اس کے پیش رو کی بیان کی ہوئی نظیر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس پر عمل کرے تو برا نہیں کہہ سکتے۔ برخلاف اس کے چونکہ وہ دراصل غلط ہوتی ہے۔ وہ بغیر کسی خطرے کے اس کو ترک بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح پر اگر وہ بد چلن یا مقصد ب ہو تو ثبوت کے صحیح اصولوں یا سابقہ غلط فیصلے کو اپنا ہادی بنا سکتا ہے۔ اور من مانے مدعی یا مدعی علیہ کے حق میں فیصلہ کر سکتا ہے۔

دفعہ ۸۴: لیکن مستقل عدالتوں پر — یعنی ایسی مستقل عدالتوں پر جن کے سپرد قانون و واقعات دونوں کے فیصلے ہوتے ہیں — زیر دست اعتراض یہ ہے کہ جب امور تھیں طلب نہایت ہی اہم و وسیع ہوتے ہیں۔ تو ان کو پاک لکھنا اگر ناممکن نہ ہو تو بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ سچ کا نام ساری دنیا کو معلوم ہونے کی وجہ سے بد طینت — مقدمے باز کو وہ شخص معلوم ہوتا ہے جس کو رشوت دی جاسکتی ہے یا جس پر اثر ڈالا جاسکتا ہے۔ اور عاملہ کو ایک خوفناک ترغیب ہوتی ہے۔ کہ کرسی انصاف پر بودے اخلاق یا خالف طبائع کے اشخاص کو بھٹلا کر سیاسی دشمنوں کو مجرم قرار دلا یا جائے۔ ہم عام طور پر سنتے ہیں کہ برطانوی عدلیہ کی پاکی پوری طرح یا تقریباً پوری طرح قانون بند و بست (۱۲ و ۱۳ ولیم سوم باب ۲ اور جارج سوم باب ۲۳) کی وجہ سے ہے۔ جس کی رو سے تاج کو اختیار نہیں رہا کہ ججوں کو اپنی مرضی سے علیحدہ کر دے۔ لیکن ہم یہ امر بھول جاتے ہیں کہ گویہ قوانین دوسرے وجوہات کی بنا پر کتنے ہی قیمتی ہوں ججوں کا تقرر تاج کے ہاتھ میں اب بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ کبھی تھا۔ اور یہ کہ پرانے نظام کے تحت بھی گاسکائیٹس۔ ہیل (Gascoigne, Hale) وغیرہ ایسے اشخاص بھی ہوتے تھے۔ جو اپنے فرائض منصبی کی ادائی میں تاج کی پروا نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب مقدمے کی قسمت کا آخری فیصلہ ایک ایسی جماعت کرے۔ جس کا ہر رکن مقدمہ دائرہ ہونے تک معلوم نہ ہو تو سب اعتراض رفع ہو جاتے ہیں۔ لیکن ملحوظ رکھیے کہ عصر جدید میں راست باز شہریوں کو بد چلن یا راشی جج کا خوف نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ایسی جوہری کا جو نامناسب طور پر جمع کی جاتی ہے۔

دفعہ ۸۵: ہماری عدالت قانون عمومی کی بیان کردہ تفصیل

سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مرکب نوعیت کی — یعنی جزو مستقل اور جزو اتفاقی — ہوتی ہے۔ اور اس کی ساخت کچھ اس طرح ہوئی ہے کہ اس میں دونوں مخالف نظامات کی تقریباً تمام خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور

وہ دونوں کی مخصوص برائیوں یا خطرات سے محفوظ ہوتی ہے۔ قانون و عملدرآمد کے تمام سوالات کے تصفیے کو جج کے سپرد کرنے سے۔ قانون و عملدرآمد جو ری کی کسی غلطی یا بد چلنی سے بھی نہیں بدل سکتے۔ شہادت کے قابل احوال ہونے۔ اور پیش شدہ شہادت کے فیصلے کے لیے کافی قانونی بنیاد ہونے کو امور قانونی تصویر کرنے سے جو ری کسی شہادت کے بغیر یا تا جائز شہادت پر عمل نہیں کر سکتی۔ اور مقدمے کی کارروائیوں پر عام نظر رکھنا اور شہادت پر تنقید کرنا جج کے ذمہ ہونے سے جو ری اس کے علم و تجربے سے مستفید ہوتی ہے۔ لیکن واقعات کے اصل فیصلے اور قانون کے ان پر اطلاق دینے کو جج کے ہاتھ سے نکال لینے سے میکانیکی فیصلوں کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ ثبوت کے مصنوعی نظام قائم ہونے نہیں پاتے۔ اور اتفاقی عدالت کے دوسرے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے جج و جو ری میں جو فرق بلحاظ ان کی حیثیت کیسب عادات۔ اور نقطہ ہائے نظر کے ہوتا ہے اس سے نہ صرف وہ ایک دوسرے پر بہت ہی منفی اثر ڈالتے ہیں۔ بلکہ ان کے متحدہ عمل کو بہت ہی اخلاقی وقعت اور وزن حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب کسی مجرم کو سزا قانون کے نمائندے اور ایسے متعدد اشخاص جو قوم میں سے بے لوثی سے منتخب کئے جاتے ہیں۔ دونوں مل کر سنا تے ہیں تو اس کا اثر مجرم پر۔ اور قوم کے بد طینت ارکان پر اتنا قوی ہوتا ہے کہ اتنا اثر کبھی نہیں ہوتا اگر نہ صرف ایک کے دلائل یا دوسرے کے مشورے ہی پر مبنی ہوتی۔ ان امور میں اس دستوری حفاظت کا بھی اضافہ کرنا چاہئے جو جو ری کی موجودگی سے آزاد شہری کو حاصل ہوتی ہے۔ اور جو اتنا معروف امر ہے کہ بہت وضاحت ضروری نہیں ہے۔ برخلاف اس کے بہت سے ایسے مقدمے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں کسی تربیت یافتہ دماغ کی ان پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کی کمی ہی بڑی کمی ہوتی ہے بہت سے

مقدمے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں عدالت کا انتخاب خود فریقین ہی پر بجا طور پر چھوڑا جاسکتا ہے۔ نیز بہت سے فوجداری مقدمے اتنی سادہ نوعیت کے ہوتے ہیں کہ ان کا سرسری فیصلہ ایک مستقل عدالت کے ذریعے سے جس تک آسانی سے رسائی ہو سکتی ہو۔ جو روری کے رو برو چالان کے طویل و تکلیف دہ ضابطے سے بہتر ہوتا ہے۔ جدید قوانین کی رو سے حساب کے سوالات کے فیصلے کا اختیار جو روری سے لے لیا گیا ہے۔ اور یہ کام ججوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور انھیں اختیار دیا گیا ہے کہ اس مضمون پر قواعد عدالت وضع کریں۔ موجودہ قواعد مقدمے کے طریقے کو بہت کچھ جج کی صوابدید اور فریقین کی پسند پر چھوڑتے ہیں۔ اور گو وہ قرار دیتے ہیں کہ مقدمہ بغیر جو روری کے صرف جج کے رو برو پیش ہوگا۔ اگر کوئی فریق بھی اس کے خلاف خواہش ظاہر نہ کرے۔ تاہم ان کی رو سے تمام مقدمات میں کسی فریق کی درخواست پر جو رری کے ذریعے سے تنقیح و اثبات کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ بجز ان مقدمات کے جن میں حساب نہی ہو۔ یا جو تعمیل امانت یا اشخاص متوفی کے اہتمام ترکہ سے متعلق ہوں۔ یا انتظامی نوعیت کے دوسرے امور سے تعلق رکھتے ہوں۔ مگر اضلاع کی عدالتوں میں ہر فریق کو جو رری کے ذریعے سے کسی سوال و افعالی کی تنقیح کا حق ہے۔

فوجداری امور میں تمام بڑے جرائم کا تصفیہ جج و جو رری کے رو برو چالان ہونے پر کیا جاتا ہے۔ لیکن چھوٹے جرائم کا فیصلہ ایڈورڈ سوم کے زمانے سے سرسری سماعت کا اختیار رکھنے والی عدالت کرتی ہے جس میں ایک یا زیادہ نظامتے امن ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت صرف ایک ہی ناظم ہوتا ہے۔

۱۔ دیکھئے قانون ثالثی ۱۸۸۹ء دفعات ۱۳ و ۱۴۔ قانون عدلیہ ۱۸۷۳ء دفعات ۵۶ و ۵۷ بڑی حد تک یہ دفعات اول الذکر قانون کے بجائے ہیں۔

۲۔ آرڈر ۳۶ قاعدہ ۲-۵۔

۳۔ یہ وہ امور ہیں جو عدالت عالیہ کے اجلاس چانسی سے متعلق کہے گئے تھے۔ دیکھئے قوانین عدلیہ ۱۸۷۳ء دفعہ ۳۶۔

حال حال میں اس عدالت کے اختیار سماعت میں بہت اضافہ کیا گیا ہے۔ نہ صرف خاص جرایم سے متعلق مخصوص قوانین موضوعہ کے ذریعے سے بلکہ مکس مجرموں اور اقرار جرم کرنے والے نوعمروں سے متعلق عام قوانین موضوعہ کے ذریعے سے بھی یہ اضافہ ہوا ہے۔

دفعہ ۸۶: اب ہم قانون عمومی کے طریق ثبوت کی تیسری بڑی

خصوصیت کا ذکر کریں گے۔ یعنی ان تمام اصولوں کا جن کے مطابق شہادت کا قابل اذخاں ہونا قرار پاتا ہے۔ اور یہاں ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ قواعد شہادت تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) وہ جو شہادت امور نزاعی سے متعلق ہوتے ہیں یعنی اس شہادت سے جو امور نزاعی کے ثابت کرنے کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ (۲) وہ جو شہادت ماسوائے امور نزاعی پر موثر ہوتے ہیں یعنی وہ جو صرف ذرائع ثبوت کی صحت کو جانچنے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ (۳) عدالتی عمل کے قواعد جو شہادت سے متعلق ہوتے ہیں۔ ملحوظ رکھئے کہ بجا طور پر پہلی ہی قسم کو قواعد شہادت کہہ سکتے ہیں۔ بہت سی شہادت جو اگر امور نزاعی سے متعلق ہونے کی بنا پر پیش کی جائے تو نا منظور ہو جائے گی لیکن وہ پوری طرح قابل ادخال ہوگی اگر اس کو اس بنا پر پیش کیا جائے کہ وہ امور ماسوائے نزاعی سے متعلق ہے۔ اور بعض ایسے بھی مقدمات ہوتے ہیں جن میں اس قسم کی شہادت کی اہمیت نہیں ہوتی نیز جج کو عدالتی عمل کے قواعد کے متعلق ایک حد تک آزادی حاصل رہتی ہے۔ وہ مقدمے کی کسی بھی نوبت پر کسی بھی شکل میں سوالات پوچھ سکتا ہے۔ اور ایک حد تک فریقین یا ان کے وکلا کو بھی اس کی اجازت دے سکتا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اپنی خوشی سے ناجائز شہادت کو قابل ادخال ٹھیرا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسی شہادت جو ری کے سامنے پیش ہو جاتی ہے تو

مقدمہ از سر نو چلایا جاتا ہے۔ اگرچہ کہ یہ شہادت ان سوالات کی وجہ سے پیش ہوئی تھی جو جج نے کئے تھے۔ لیکن یہ آزادی یا اختیار اس لیے ضروری ہے کہ ضابطہ پسندی کی وجہ سے انصاف کا خون نہ ہونے پائے۔ علامتی شہادت حاصل ہو سکے۔ اور فوجداری اقدامات میں کمیت سزا کے تعین میں مدد ملے۔ اور اس کا استعمال کافی دانشمندی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ ”اختیار تمیزی کے معنی یہ ہیں کہ حق بات کا قانون کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔“ ”انتہائی قوت کے ساتھ کم سے کم آزادی کا استعمال کرنا چاہئے۔“ جج کا اختیار تمیزی یا صوابد بہ صداقت اور بطلان۔ سچ اور جھوٹ۔ شے اور سایہ۔ نصفت و نمود و چیل میں فرق کرنے اور اپنی مرضی و ذاتی رجحانات کے مطابق عمل نہ کرنے کا علم و ادراک ہوتا ہے۔

دفعہ ۴۸: امور نزاعی کی شہادت کے متعلق اور اسی تک اسباب ہم

اپنی توجہ محدود رکھیں گے۔ ایک نہایت ہی ممتاز جج نے ایک بہت ہی اہم مقدمے میں کہا ہے کہ ”قانون کے عقلا اور ججوں نے قرار دیدیا ہے کہ شہادت کا ایک ہی اصول ہے۔ یعنی مقدمے کی نوعیت کے لحاظ سے بہترین شہادت پیش ہونی چاہئے۔ اور لارڈ چیف بیرن گلبرٹ (Lord chief Baron Gilbert) جنہوں نے ہمارے قانون شہادت

۱۔ علامتی شہادت کے لئے دیکھے نیچے دفعہ ۹۳۔

۲۔ گلک برٹلٹن ۲۲، ب ۲، انسٹی ٹیوٹ ۱۵۵، ایضاً ۴۱۔ ۱ کوپنس بیچ ۷۰۰۔

۳۔ ہوبارڈ ۱۵۹۔

۴۔ گلک ۱۰۰ الف۔ نیز، گلک مقدمہ کالون ۲۷ الف۔ اور، گلک ۱۱۴ الف اور ۱۹ ہوبول اسٹیٹ ٹرائل

۱۰۸۹۔ ۴ برو ۲۵۲۹۔

۵۔ لارڈ ہارڈویک چانسلر (Lord Hardwicke, Chancellor) بمقدمہ ای چند بنام بارکر ۱۷۵۴۔
۱۔ انگلن رپورٹس ۲۱-۴۹۔ اصول کی جو کچھ مشہور تھا۔ لیکن اب متروک ہے۔ تاریخ اور تفصیلی بحث

میں نظام پیدا کر کے ہمیں رہن منست کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ”قانون شہادت سے متعلق پہلا اور مشہور اصول یہ ہے کہ ہر شخص کے پاس نوعیت مقدمہ کے لحاظ سے بہترین شہادت ہونی چاہئے“ اور اس اصول قانون کے جس کی رو سے نوعیت مقدمہ کے لحاظ سے بہترین شہادت درکار ہوتی ہے صحیح معنی یہ ہیں کہ کوئی ایسی شہادت پیش نہیں ہونی چاہئے جس سے خود ظاہر ہوتا ہو کہ اس کے علاوہ خود فریق کے قبضہ و اختیار میں اس سے بہتر شہادت موجود ہے، اور ایک قدیم مستند تصنیف میں کہا گیا ہے کہ ”شہادت کے متعلق یہ قاعدہ ناقابل انکار ہے کہ اس فریق کو جو کسی امر کو ثابت کرنا چاہے اس امر کی نوعیت کا لحاظ کرتے ہو بہترین شہادت ہو اس کے ذریعے سے اس امر کو ثابت کرنا چاہئے“ ایسے ہی الفاظ ہماری بہت سی جدید کتابوں میں ملیں گے۔

لیکن یہ زیر بحث اصول اکثر غلط سمجھا گیا ہے۔ کچھ تو اس لیے کہ جن الفاظ میں وہ بیان کیا گیا ہے مبہم ہیں اور کچھ اس لیے کہ وہ اکثر ایک ایسی تمثیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جسے خود اصول سمجھ لیا گیا ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- کے لیے دیکھئے ”شہادت کی ابتدائی کتاب“ مصنفہ تھے یہ۔

۴۸۲ - ۵۰۷ ”شہادت“ از فین طبع ششم ۴۸۵ء - ۴۸۴ء

۱۷ شہادت مصنفہ گلبرٹ صفحہ ۴ طبع چہارم -

۱۸ ایضاً صفحہ ۱۶ طبع چہارم -

۱۹ خلاصہ شہادت مصنفہ میکن (Bac. Abr. Evid.) طبع اول ۱۸۳۲ء

۲۰ شہادت مصنفہ پیک (Peake's Evid.) صفحہ ۸ - شہادت مصنفہ پوٹھیہ - جلد ۲

۱۴۷ - ۱۴۸ - شہادت مصنفہ گرین لیف جلد ۱ - دفعہ ۸۲ - طبع شانزدہم شہادت

مصنفہ ٹیلر جلد ۱ - طبع یازدہم دفعتاً ۲۹۱ - ۲۹۲ شہادت مصنفہ پاؤل (Powell's Evid.)

طبع نہم صفحہ ۱۴۱۲ -

لارڈ جیفیرن گلبرٹ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دستاویز یا وصیت نامے کی نقل پیش کرتا ہے۔ جب کہ اس کو خود دستاویز یا وصیت نامے کو پیش کرنا چاہئے تھا۔ تو اس سے قیاس یہ ہوتا ہے کہ دستاویز یا وصیت نامے میں کچھ اور بھی ہے جو اس فریق کے خلاف ہے۔ وگرنہ وہ ان کو پیش کرتا۔ اور اسی لیے اس مقدمے میں نقل کا ثابت کرنا شہادت نہیں ہے۔ یہ بلا شبہ صحیح ہے۔ لیکن اس کو اس قاعدے کی پوری حد سمجھنا بہت ہی غلط ہوگا۔ ”مثالیس قانون کو واضح کرتی ہیں محدود نہیں کرتیں“ نیز بعض وقت اس کو یوں بھی غلط سمجھا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون چاہتا ہے کہ ہر مقدمے میں حالات کا لحاظ کرتے ہوئے جو سب سے زیادہ قابل اعتبار اور یقین دلانے والی شہادت ہو پیش کی جانی چاہئے۔ لیکن تمام اساتذہ متفق ہیں کہ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ جیسا کہ حسب ذیل مقولوں سے بھی ظاہر ہوگا۔ کہ ”زبانی شہادت کے کوئی مدارج نہیں ہیں“ اور نہ منقولی شہادت کے کوئی مدارج ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ حملے کے لیے کوئی چالان کیا گیا ہے یا مثال کو قوی بنانے کے لیے فرض کرو کہ چالان قتل کے ارادے سے زخمی کرنے کا ہے۔ (یہ ایسا جرم تھا جس کی سزا ۱۸۶۱ء تک مرگ موت تھی اور اب بھی عیس دوا م ہے)۔ فریق متضرر کو عدالت میں موجود ہے لیکن بطور گواہ طلب نہیں کیا جاتا ہے۔ اور قصہ یہ ہے کہ اس الزام کو ایک ایسے شخص کی گواہی سے ثابت کیا جائے جس نے اس معاملے کو ایک میل کی مسافت سے دیکھا ہو۔ بلکہ دور بین سے دیکھا ہو۔ یہ شہادت قابل ادخال ہوگی۔ کیونکہ امر تنقیح طلب سے متعلق ہوگی۔ گواہ کے حواس اس سے متعلق رہ چکے ہیں اور فریق متضرر کا نہ پیش کرنا جس کا پیش کرنا غالباً زیادہ قابل اطمینان امر ہوتا

مک

۱۔ شہادت معنفہ گلبرٹ صفحہ ۱۶ المیع چہارم۔

۲۔ لک برٹلٹن ۲۴ الف۔

۳۔ دیکھئے نوٹ ۴ کے حوالے اوپر صفحہ ۱۲۶ پر

محض ایک قابل لحاظ امر ہے۔ جس کا جو ری سے ذکر کر دینا چاہئے۔ نیز منقولی شہادت سے مطلب کسی تحریری دستاویز کے مضامین کی مکسوی شہادت ہوتا ہے۔ اور یہ ایک اصول ہے کہ ایسی شہادت ناقابل ادخال ہے۔ جب تک کہ اصلی شہادت یعنی خود دستاویز کی عدم موجودگی کو قابل اطمینان طریقے پر ثابت نہ کر دیا جائے۔ لیکن جب یہ کر دیا جائے تو کسی بھی قسم کی منقولی شہادت (بشرطیکہ وہ بطور منقولی شہادت کے صحیح ہو) قابل ادخال ہوتی ہے۔ اور اسی لیے کسی گواہ کی زبانی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ حالانکہ دستاویز کی نقل موجود ہوتی ہے۔ اور یہ امکان کہ وہ حافظے سے زیادہ قابل اعتبار ہے صرف قابل ذکر امر ہوتا ہے

دفعہ ۸۸: اس بنیادی اصول کے صحیح معنی اس کے تین بڑے اطلاقات

پر غور کرنے سے سمجھ میں آئیں گے۔ شہادت کے قابل ادخال ہونے کے لئے اس کو مناسب ذرائع سے پیش ہونا چاہئے۔ اس کو عام طور پر اصلی اور قریبی ہونا چاہئے ان میں سے پہلے اطلاق کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ باستثنائے چند امور جن کی یا تو قانون کو اطلاع رہتی ہے۔ یا جو اتنے مشہور ہوتے ہیں کہ ان کو ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جج و جو ری کو اپنے ذاتی علم سے واقعات کا تصفیہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور ان کے سامنے جو امر نزاعی پیش ہو اس کے متعلق ان کو پوری طرح قانونی حالت لاعلمی میں رہنا چاہئے۔ جب تک کہ وہ قانونی شہادت یا اس سے جائز استنباط سے ثابت نہ ہو جائے۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ جج جانتا ہے جب تک کہ وہ قانونی طور پر نہ جانتا ہو، ظاہر ہے کہ اگر ان کو تاثرات یا اور جگہ کی حاصل کردہ معلومات کی

۱۔ نیچے دفعات ۲۷۲ تا ۲۹۱۔

۲۔ ڈوڈی گلبرٹ بنام ریس مین اور دلزبی ۱۰۲۔ ۵۶ رسل وریان صفحہ ۶۳۹۔

۳۔ نیچے دفعہ ۳۸۔ نیچے دفعہ ۲۵۳۔

۴۔ بلٹروڈ صفحہ ۱۱۵۔

بنا پر فیصلہ کرنے کی اجازت دی جائے تو نہ صرف اعلیٰ عدالت فریقین و عوام کے لیے یہ جاننا ناممکن ہو جائے گا کہ فیصلہ کن وجوہات کی بنا پر کیا گیا۔ بلکہ وہ عام اقواء۔ دوسرے اقسام کی شہادت۔ بہترین کے بجائے بدترین شہادت پر مبنی ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۸۹: اس اصول کی دوسری شاخ کی رو سے ابتدائی یا اصلی شہادت

ضروری قرار پاتی اور مکسوبی شہادت مسترد کی جاتی ہے۔ نیز اس کی رو سے کوئی ایسی شہادت منظور نہیں کی جانی چاہئے جس سے خود ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اپنی قوت کسی دوسری شہادت سے جو پیش نہیں ہوئی حاصل کرتی ہے۔ اصل چشمہ کو جانا نہر کو جانے سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ ہمارے قانون میں ”اصلی“ و ”منقولی“ شہادت کے الفاظ تحریری دستاویزات کی اصلی و مکسوبی شہادت کے محدود معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور موخر الذکر اس وقت قابل اذخال ہوتی ہے جبکہ قابل اعتبار شہادت سے ثابت کیا جائے کہ اصلی شہادت موجود تھی لیکن وہ پیش نہیں ہو سکتی ہے لیکن اصلی شہادت کے دوسرے اشکال کی مکسوبی شہادت کلیتہً مسترد کر دی جاتی ہے۔ مثلاً جب کہ بیان کردہ زبانی شہادت۔ زبانی شہادت کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ یا شہادت کے وہ تمام اقسام جن کو عملاً سنی سنائی شہادت کے ناقص حملے سے ادا کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۹۰: اس بڑے اصول کا تیسرا اطلاق۔ جس کا اب ہم ذکر کریں گے۔

۱۔ ڈوڈی و اس بنام لاگ فیلڈ ۱۸۴۷ء ۱۶ مین وولزلی ۲۹۷-۱۳ رسل وریان ۵۹۳ ڈوڈی گلبرٹ بنام اس ۱۸۴۷ء مین اور ولزلی ۱۰۲-۱۰۶-۵۶ رسل وریان رپورٹس ۹۳۹-۹۳۸ میا کڈول بنام ایوانز اکامن نیچ ۹۳۰-۹۳۲ اتر مال جسٹس (Maule, J.)

۲۔ لک برٹشٹن ۳۰۵-۲۰۵ لک ۱۱۶ ب۔ ۱۰۰ ایضاً ۱۲۱ الف۔

۳۔ نیچے و فعات ۲۹۲-۵۰۵۔

اس مقولے پر مبنی نظر آتا ہے کہ ”قانون میں سبب بعید کا نہیں بلکہ سبب قریب کا لحاظ کیا جاتا ہے“ اور اس کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ شہادت بلا واسطہ ہو کہ قرائنی۔ اس کے قابل ادخال نہ ہونے کی شرط مقدم یہ ہے کہ از روئے قانون اصل اور شہادتی واقعے میں (آخری ہو کہ درمیانی) ایک صاف و علانیہ تعلق ہونا چاہئے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی لازمی تعلق ہونا چاہئے۔ اس سے تو تمام قیاسی شہادت ناقابل ادخال ہو جائے گی۔ بلکہ اس سے ایسا تعلق ہونا مراد ہے کہ جو معقول ہو اور خفی و خیالی نہ ہو۔ اس خصوص میں عدالتی شہادت کی ماہیت بھی اتنی ہی معقول ہو جاتی ہے۔ جتنی کہ بہترین انسان ساختہ قانون کی ہے۔ اور ان لوگوں کے تحصیل پر جن کے ہاتھوں میں عمان عدل کسری ہوتی ہے۔ قیود قائم۔ اور بعید قیاسات و خیالی مشابہتوں پر فیصلہ کرنے سے منع کر کے لوگوں کے جان و مال و آزادی کی حفاظت کرتی ہے۔

دفعہ ۹۱: زیر غور اہم اصول کی قدر و قیمت بیان کرنے سے زیادہ

آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے۔ قدرتی شہادت میں اصل و شہادتی واقعے کا تعلق وجدان پر چھوڑا جاتا ہے۔ قانونی شہادت میں اس کی جگہ ایک قسم کا قانونی وجدان یا قانونی حاسہ ہوتا ہے۔ جو عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ قدیم مقولہ کہ ”تم بہت سی چیزیں قواعد کی بہ نسبت عمل سے زیادہ سیکھو گے“ پوری طرح صادق آجاتا ہے۔ اس کی چند صورتیں مثلاً بیان کی جاسکتی ہیں۔ کسی فوجداری مقدمے میں ایک شخص ثالث کا جو بطور گواہ پیش نہ کیا گیا ہو اقبال جرم کہ اصل مجرم وہ خود ہے۔ اور ملزم معصوم ہے۔ گو قدرتی وقعت سے یقیناً عاری نہیں ہے۔ لیکن اس کے بعد ملزم سے

اس کا تعلق نہ ہونے اور سازش و جعل سازی کے علانیہ خطرے کی وجہ سے ناقابل ادخال ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی ڈائری میں لکھے کہ وہ مجھے یا بچ پونڈ دینا ہے تو یہ اس کے خلاف معقول شہادت ہے کہ وہ میری اتنی رقم کا قرضدار ہے۔ حالانکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ اس کو غلطی ہوئی ہو۔ لیکن فرض کیجئے کہ وہ لکھے کہ میں اس کو یا بچ پونڈ دینا ہوں تو یہ بیان گو ممکن ہے کہ بالکل صحیح ہو میرے خلاف شہادت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا متعلق نہ ہونا ظاہر ہے۔ نیز ملزم کا برا چال چلن یا برا نام اس کے خلاف اگرچہ قوی اخلاقی شہادت ہے۔ لیکن قانونی شہادت نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے اچھے چال چلن کی شہادت الزام کی جوابدہی میں پیش نہ کرے۔ یہ اصول اس معقول مصلحت کی بنیاد پر ناگزیر ہے کہ بدترین مجرم پر بھی مقدمہ انصاف اور بلا کسی طرف داری کے چلانا چاہیے۔ اسی طرح کسی شخص کی صورت اور اس کا قیافہ۔ اس کے چال چلن اور خصالت کے اکثر اچھے مترجم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو اس کے خلاف بطور قانونی شہادت کے منظور نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ وہ منظور کئے جاتے ہیں۔ بجز اس کے کہ جب وہ گواہ ہوتا ہے تو اس کے طرز اور دھنک سے اس کے اعتبار پر اثر پڑتا ہے۔

دفعہ ۹۲: لیکن کیا کسی واقعے کو جس کا اثر امر تنقیح طلب پر بالواسطہ ہو بطور

قرآنی شہادت کے منظور کرنا یا خیالی شہادت سمجھ کے مسترد کر دینا چاہیے۔ اکثر نہایت ہی مشکل سوال ہوتا ہے۔ شاید ایک معیار یہ ہو کہ یہ دیکھا جائے کہ شہادت کے متعدد اجزا

۱۔ ملک بنام گرے۔ ایرش سرکٹ رپورٹس (Irish Circuit Reports) ۷۶۔

۲۔ اٹار بنام اسکاٹ ۶ کیا رنگٹن وین رپورٹس صفحہ ۲۲۱۔ ہمتہ بنام اینڈرسن ۷۷ کا من بچ ۲۱۔

۳۔ اس مضمون پر پوری طرح غور ملک بنام راوٹن میں کیا گیا ہے۔ ۳۲ لاجرنل انگلش مجسٹریٹس کیس ۵۷۔

۴۔ بعض فرانسیسی قانون دانوں کی رائے تھی کہ ان کو قابل ادخال شہادت قرار دینا چاہئے۔ "ملزم کی بری صورت و شکل اور بدنامی ویری شہرت بھی وہ علامات ہوتی ہیں جن کا لحاظ کرنا چاہئے۔ کیونکہ بطور علامت یہ ان کی شہادت کی وقعت بہت ہوتی ہے" "کتاب شہادت" مصنفہ ہائے دفعہ ۲۵۲۔ گواہ کے طرز

جو پیش ہوئے ہیں وہ فیصلے کی بنیاد ہو سکتے ہیں کیونکہ صحیح قرآنی شہادت کے سلسلے کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی ہر کڑی چاہے کتنی ہی غیر قطعی ہو تمام کڑیوں کو ملا کر دیکھنے سے امر متیقح طلب ثابت ہو جاتا ہے۔ اور اکثر نہایت ہی یقینی طور پر۔ فرض کیجئے کہ تیز ہتھیار سے قتل کے ایک مقدمے میں کوئی عینی مشاہدہ نہ ہوں لیکن ملزم کے خلاف مجرمانہ واقعات یہ ظاہر ہوں۔ کہ (۱) کچھ عرصے قبل اس نے متوفی سے جھگڑا کیا تھا۔ (۲) وہ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ متوفی سے وہ ضرور بدلے گا۔ (۳) قتل سے چند روز پہلے ملزم نے ایک تلوار یا چاقو خریدنا جو نقش کے پاس پایا گیا۔ (۴) قتل کے کچھ ہی بعد وہ موقع واردات کے پاس اور وہاں سے آتے ہوئے دیکھا گیا۔ (۵) ایسے نشانات جو اس کے جوتوں سے منطبق ہوتے تھے۔ نقش کے قریب پائے گئے۔ (۶) قتل کے بعد اس کے جسم پر خون پایا گیا۔ (۷) اس کے بعد ہی اپنے گھر سے غیر حاضر ہو گیا۔ (۸) اس نے اس امر کے متعلق قتل کے دن وہ کہاں تھا۔ متغائر بیانات دیے۔ ان کڑیوں میں سے ہر کڑی کی کمزوری اگر صرف اسی پر غور کیا جائے تو صاف ثابت ہے۔ لیکن متفقہ طور پر ان سے ملزم کے خلاف نہایت ہی قوی مقدمہ قائم ہو جاتا ہے۔ اب فرض کیجئے کہ مذکورہ بالا سلسلہ واقعات کے بجائے ذیل کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ کہ (۱) ملزم برے چال چلن کا شخص تھا۔ (۲) وہ ایک ایسی جماعت کا رکن ہے جس کو انسانی زندگی کی پروا نہیں اور جو قتل کی عادی ہے۔ (۳) ایک سابقہ موقع پر وہ ایک دوسرے شخص کے قتل کے الزام میں سزا پاتے پاتے بچ گیا۔ (۴) اس کی قوم میں اور متوفی کی قوم میں بہت ہی حد و کینہ تھا۔ (۵) موخر الذکر کے ایک شخص کو ایک سال پہلے اسی جگہ اول الذکر کے ایک شخص نے بالکل اسی طرح قتل کیا تھا۔ (۶) قاتل نے متوفی کا سرقہ بھی کیا تھا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ بر اور ڈھنگ پر دیکھئے نیچے دفعہ ۱۰۰۔

۱۔ یہ لفظ قانون ترمیم قانون تعزیرات میں استعمال ہوا ہے۔ (۱۸۶۷ء ۳۰ و ۳۱ و کٹوریا باب ۳۵ دفعہ ۶)۔

اور ملزم کے متعلق یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ بہت لالچی ہے۔ (۷۷) فہم میں اس کو ایسے الفاظ کہتے ہوئے سنا گیا۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہی قاتل ہے۔ (۷۸) اس کے تمام ہمسایے اسی کو قاتل سمجھتے ہیں یا فرض کیجئے کہ یہ مقدمہ ایسا ہو جس میں کہ عوام کو دلچسپی ہو۔ اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بادشاہ کے پاس عرضداشت پیش کیجئے ہوں۔ جن میں اس کو مجرم تصور کر لیا گیا ہو۔ ان اور ان جیسے واقعات سے چاہے ان میں کتنا ہی اضافہ کیا جائے۔ وہ معقول یقین پیدا نہیں ہوتا۔ جس پر عمل کرنے ہی میں سلامتی ہے۔ اور اسی لیے ان میں سے کوئی واقعہ بھی بطور قانونی شہادت کے قبول نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۹۳: یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے اور دراصل منتہم کی کتاب عدالتی

شہادت "اسی تصور پر مبنی ہے کہ مذکورہ بالا جیسے اخراجی قواعد سے بہت ہی قیمتی شہادت کلیتہً ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ واقعہ ہو بھی تو واقعات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دے کر عدالتوں کی صوابدید پر بندشیں لگانے کے دلائل سے جن کو بیان کر دیا جا چکا ہے۔ اس شرکی کافی تلافی ہو جائے گی۔ لیکن اس امر پر احتیاط سے غور کرنے سے ظاہر ہو گا کہ زیر بحث شہادت کا اغراض انصاف کے لیے تلف ہو جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ آخری فیصلے کی بنیاد بطور گودہ کتنی ہی خطرناک اور ناقابل اطمینان ہو۔ لیکن بطور علامتی شہادت کے وہ اکثر بہت ہی قیمتی ہوتی ہے۔ یعنی بطور ایسی شہادت کے جو منصفہ قابل ادخال نہیں ہوتی ہے۔ لیکن بہتر شہادت کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً انکو بی شہادت کو لیجئے۔ جب کوئی گواہ ایسی بات کہتی ہے جس کو

۸۱

۱۔ نیچے دفعات ۵۱ تا ۵۶۔

۲۔ اس کتاب کو دیکھئے۔ مختلف مقامات پر۔

۳۔ اوپر دفعہ ۱۹۰ اور مقدمہ دفعہ ۳۸۔

۴۔ "علامتی شہادت" کے الفاظ کو منتہم نے اسی معنی میں استعمال کی ہے۔ دیکھئے عدالتی شہادت جلد ۱ صفحہ ۲۷۔

اس سے الف نے بیان کیا تھا۔ تو عدالت اس کو روک دے گی۔ تاہم وہ شہادت کے ایک صحیح ماخذ الف کا پتا دیتا ہے۔ جس کی گواہی لی جاسکتی۔ یا جس کو گواہی دینے کے لیے طلب کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جو اقبال جرم۔ وعدہ رحم۔ یا خوف سزا کی بنا پر حاصل کیا جائے وہ قانوناً ناقابل ادخال ہو تلبے۔ لیکن جو واقعات اس اقبال جرم کی وجہ سے دریافت ہو جائیں مثلاً مال مسروق کی برآمدگی وہ اچھی قانونی شہادت ہوتے ہیں۔ نیز کوئی شخص بھی کسی گناہم خط کو کسی ایسے فریق کے خلاف جس پر اس کے کاتب ہونے کا شبہ نہ ہو قانونی شہادت نہیں سمجھے گا۔ لیکن ایسے خطوط کے اطلاعات سے کبھی کبھی اہم دریافتیں ہوتی ہیں۔ مرتکبین جرایم کا سراغ لگانے میں بھی خیالی شہادت اکثر ہیچداہم ہوتی ہے۔ اور اس سے نہایت قابل اطمینان ثبوت ملے ہیں۔ جو بعض وقت یقینی ثبوت یا برہان قطعی کی حد تک پہنچ گئے۔ تاہم زیادہ تر تحقیقاتی کاروائیوں ہی میں۔ مثلاً کروڑ کی تحقیقات اموات ناگہانی میں یا نظائے امن کی تحقیقاتی کاروائیوں میں جن کے رویرو چالاناست پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری کاروائیوں میں۔ علامتی شہادت کے فوائد بہت ظاہر ہوتے ہیں۔ گو یہ عدالتیں بھی ان پر عمل نہیں کر سکتی ہیں

دفعہ ۱۲: قواعد شہادت عام طور پر دیوانی اور فوجداری کاروائیوں میں ایک ہی ہوتے ہیں۔ اور یکساں طور پر بادشاہ و رعایا چالان کنندہ و ملزم۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ اور کتاب ۶ باب ۱۱ دفعہ ۴۔ نیز ان کی کتاب اصول ضابطہ عدالت وغیرہ ("Principles of judicial Procedure etc.") باب ۱۱ دفعہ ۱۔ اور ۳۔ میں ایک جگہ وہ اس کو شہادت کی شہادت کہتے ہیں۔ عدالتی شہادت جلد ۲ صفحہ ۵۵۴۔

۱۔ ملک بنام لاہارٹ ۲ ایسٹ پیس آف دی کراؤن ۶۵۸۔ ملک بنام وارک شل۔ ایچ کامن لا ۲۶۳۔
ملک بنام گولڈ۔ کیارنگٹن وین (Carrington and Payne) ۳۶۴۔

۲۔ ملک بنام برڈٹ ۴ بارن ول اور ٹرنس رپورٹس (Barnwall & Adolphus Reports) ۹۵۔

مدعی و مدعی علیہ۔ وکیل و موکل پر قابل پابندی ہوتے ہیں۔ تاہم چند مستثنیات بھی ہیں مثلاً نظریہ امر مانع تقریر مخالف کا دائرہ عمل دیوانی کارروائیوں میں زیادہ بڑا ہے۔ اسی طرح ملزم کم سے کم جب اس کی جانب سے کوئی دلیل نہ ہو تو اپنی جوابدہی کو اپنے بے دلیل بیان و اقعات پر منحصر رکھ سکتا ہے۔ اور جوہری غور کرے گی کہ اس کے بیان کو کیا وقعت دینی چاہئے۔ برخلاف اس کے دیوانی مقدمات میں جوہری کے سامنے کوئی ایسا امر بیان نہیں ہونا چاہئے جس کو شہادت سے ثابت کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ نیز قیدیوں کے اقبال جرم یا دوسرے مضر ذات بیانات نامنظور کئے جائیں گے۔ اگر وہ نامناسب وعدہ رحم یا خوف سزا سے حاصل کئے گئے ہوں۔ لیکن ایسے ہی بیانات کے متعلق دیوانی مقدمات میں کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگرچہ قانون کے ان دونوں شاخوں کے اپنے اپنے قیاسات ہیں۔ تاہم باریثوت کو منضبط کرنے والے فنی اصولوں پر ان کی تمام باریکیوں کے ساتھ جب کہ وہ ملزمین کے خلاف ہوں عمل نہیں کیا جاسکتا۔

۸۲۵

دفعہ ۹۵: لیکن دیوانی اور فوجداری کارروائیوں میں شہادت کے

اثر کے متعلق ایک نمایان اور مستقل فرق ہے۔ دیوانی کارروائیوں میں باریثوت کا مناسب لحاظ کرنے کے بعد محض رجحان غالب فیصلے کی

بقیہ حاشیہ منقولہ گزشتہ: ۲۲ ریل دریاں ۵۳۹۔ از بیسٹ حبش۔ ملک بنام مرفی، کیا رگشن وین ۲۹۶۔ ۱۳۰۷۔
ملک بنام سمپسن ۵۳۹۔ ۵۳۹۔ ۳۰۹۔ ۳۱۲۔ ۵۲۰۔ ریل دریاں ۵۳۰۔ از پارک پنچ۔ ۲۵۔ ہودل اسٹٹ ٹرائیس
۱۳۱۲۔ ۲۹۔ ایضاً ۵۶۳۔

۵۴۶۔ ۵۴۶۔ دفعات

۶۳۵۔ دفعہ

۵۳۰۔ اسٹون بنام دب، کیا رگشن وین ۶۱۰۔ ۶۱۰۔ ڈنلوب، بنام ڈانیل، ایضاً ۲۲۲۔ ۲۲۲۔

۵۲۲۔ ۵۲۲۔ دفعات

۵۳۰۔ قانون رول کتاب ۲۲ عنوان ۳ نوٹ ۱۶۔ ۱۶۔ ہیریو میرس لارڈ چیف جسٹس کنین (Lord Kenyon C.J.)

کا قول دیکھئے بمقام ملک بنام ہڈ فیلڈ ۲۵۔ ہودل اسٹٹ ٹرائیس ۱۳۵۳۔

کافی اساس ہوتا ہے۔ لیکن فوجداری کارروائیوں میں خصوصاً جب کہ جرم جس کا الزام لگا یا گیا ہو بغاوت یا جرم سنگین ہو تو بہت ہی اعلیٰ درجے کا یقین ضروری ہوتا ہے۔ ملزم و معاشرے کے لیے غلط سفر دینے کے نتائج اہم اور یہ نسبت غلط طور پر بری کر دینے کے کہیں زیادہ برے ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر دانشمند و مہذب قوم کے قوانین میں یہ اصول وضع کیا گیا ہے۔ گو عملاً اس کو اکثر بھلا دیا جاتا ہے کہ ملزم کے مجرم ہونے کی جو رائے قائم کی جاتی ہے۔ اس کو اخلاقی یقین کا درجہ حاصل ہونا چاہیے۔ یا جیسا کہ ایک ممتاز جج نے کہا ہے۔ ”ایسا اخلاقی یقین حاصل ہونا چاہیے جس سے عدالتوں کو بحیثیت عقلمند اشخاص تصدیق قلبی حاصل ہو جائے۔ اور کوئی معقول شک و شبہ باقی نہ رہے۔“ یہاں ”اخلاقی یقین“ کے الفاظ یقین یا صحیح معنوں میں یقین سے فرق کرتے ہوئے استعمال کئے گئے ہیں۔ کیونکہ کسی ملزم شخص کے معصوم ہونے کا امکان ہمیشہ رہتا ہے۔ قوی ترین مثال لیجئے۔ اچھے چال چلن اور نام والے متعدد گواہ گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے ملزم کو اس جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس کا اس پر الزام لگا یا گیا ہے۔ اور ان کی گواہی ہر لحاظ سے یا ہم متوافق و مضبوط ہے۔ پھر بھی جوہری کو اس کے جرم کا یقین و قیاساً کی بنا پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ایک یا دونوں غلط ہو سکتے ہیں یعنی ان قیاساً

۱۔ پلوڈن ۴۱۲۔ شہادت مضبوط گریں لیف جج ۱۲۔ الف طبع شانزدہم۔ ”شہادت“ مصنف ڈاک نالی (Mac Nally's Evidence) ۷۷۔ کوپہ بنایا مسلیڈا مقدمات دارالامرا ۷۷۲۔ ارونسٹن (Wilkes j) ۷۷۔ دیکھیے مقدمہ دفعہ ۴۹۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رکن جوہری کا نوڈ حلف مذکورہ بالا فرق کا لحاظ کر کے بنایا گیا ہے۔ دیوانی مقدمات میں اس کو قسم دی جاتی ہے کہ وہ ”ابھی طرح اور سچائی سے یقین کے درمیان جو امر تنقیح طلب ہے اس کو جانچے گا“ وغیرہ۔ مگر بغاوت اور جرم سنگین میں اس کا حلف یہ ہوتا ہے کہ وہ ”ابھی طرح اور سچائی سے سماعت کرے گا۔ اور ہمارے مقتدر و مالک پادشاہ اور کٹھن کے قیدی کے درمیان صحیح فیصلہ دے گا“ وغیرہ۔ ۷۷۔ پارک نیچ بمقتدر ملک بنام اسٹرن۔ اجلاس گریٹ۔ بمقام سر۔ ۱۸۴۲ء قلمی نسخہ۔ ۷۷۔ مقدمہ دفعہ ۶۔

پر کہ گواہوں کو نہ خود دھوکا ہو اسے اور نہ وہ اس کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور ایسے اقبال جرم بھی جو نہایت جاہلیت و آزادی کے ساتھ دیے گئے تھے کبھی کبھی غلط ثابت ہوئے ہیں۔ اور اگر خود جوری ہی نے ارتکاب جرم کو دیکھا ہو تب بھی اس شخص کے جس کو انھوں نے ارتکاب جرم کرتے ہوئے دیکھا ہو۔ اور اس شخص کے درمیان جو ان کے رویہ و بطور ملزم لایا گیا ہو۔ شناخت و تعین کا سوال رہ جاتا ہے۔ اور شناخت اشخاص ایک ایسا مضمون ہے جس میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔ قانون کے ان دانشمندی اور انسایت پر مبنی مقولات کو کہ بری کرنے میں غلطیاں کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے زیادہ اچھا ہے۔ اور یہ کہ بہ نسبت ایک معصوم شخص کے سزا پانے کے بہت سے مجرموں کا چھوٹ جانا بہتر ہے۔ اکثر منقلب کر کے ایسے اشخاص کو بری کر دیا جاتا ہے کہ جن کے مجرم ہونے میں کوئی معقول شبہ نہیں ہوتا ہے۔ قانون کے دوسرے مقولے بھی ہیں جن کو نہیں بھولنا چاہئے۔ ”ملکت کا قائدہ اس میں ہے کہ جرائم بغیر سزا کے نہ رہیں۔“ اور یہ کہ جو شخص مجرم کو چھوڑتا ہے معصوم کو خطرے میں ڈالتا ہے۔“

۸۳

دفعہ ۹۶: نیز نیت کے نفسیاتی سوال کا جس سے افعال کئے جاتے

۱۔ قانون دیوانی مصنفہ ڈو ما جسٹس اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ مقدمہ شہادت مصنفہ پو تھیے جلد ۲ صفحہ ۲۳۳
دیوانی شہادت مصنفہ راسکو (Rose Civ. Evid.) صفحہ ۱۵ طبع نهم۔

۲۔ نیچے دفعات ۵۱۸-۵۳۱۔

۳۔ دیکھئے قلمی نسخہ ۴۹ ہنری ششم ۱۹ ص ۲۶۔

۴۔ نیچے دفعات ۵۱۲ الف ۵۱۴ ج۔

۵۔ بیس آف دی کراؤن از سیریل جلد ۲ صفحہ ۲۹۔

۶۔ سیریل ایضاً صفحہ ۲۸۹ جلد ۱۔ شروعات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۸۔

۷۔ جنک سنٹ ۱۔ مقدمہ ۵۹۔ نیز دیکھئے لک جلد ۴ صفحہ ۲۵ الف۔

۸۔ لک صفحہ ۴۵ الف۔ نیز دیکھئے جنک سنٹ ۳ مقدمہ ۵۲۔

ہیں۔ دائرہ عمل بہ نسبت دیوانی کارروائیوں کے فوجداری کارروائیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ اصول کہ ”کوئی فعل مجرمانہ نہیں جب تک کہ مجرمانہ نیت سے نہ کیا جائے“ تمام قانون تعزیرات میں پایا جاتا ہے۔ گو بعض صورتوں میں بعض افعال سے مجرمانہ نیت کا قیاس کر لیا جاتا ہے برخلاف اس کے دیوانی مقدمات میں ناجائز فعل یا غفلت کی بنا پر ہرجہ حاصل کرنے کے دعووں میں عام طور پر یہ کوئی جوابدہی نہیں ہے کہ مدعی علیہ کی نیت کسی شرارت کی نہیں تھی۔ ”فوجداری مقدمات میں ایسے غدرات اور فرورگزاشتوں کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ جن کا دیوانی مقدمات میں کوئی لحاظ نہیں ہوتا“ مگر اس کے مستثنیات بھی ہیں۔ اور دیوانی مقدمات میں بھی یہ امر کہ کیا کوئی فعل جان کر کیا گیا اہم ہوتا ہے۔ اور بطور ایک عام اصول کے قرار دیا جاسکتا ہے کہ بشرطیکہ کسی شخص کو کوئی فعل کرنے کا قانونی حق ہو تو نیت جس سے وہ یہ فعل کرے غیر اہم ہوتی ہے۔ ”جو شخص اپنے قانونی حقوق کے

۱۔ لک بک برٹشٹن ۲۴ ب۔ انٹی ٹیوٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۔ ہورول اسٹیٹ ٹرائس جلد ۲ صفحہ ۱۲۰۳۔ میقات ٹریمنٹی از ریمینڈ ۴۲۳۔ ٹائمز رپورٹ ۵۱۴۔ ایسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔ کراؤن میں از ڈیفنس جلد ۱ صفحہ ۳۸۹۔ جوسٹ جلد ۵۔ سلسلہ جدید صفحہ ۶۴۹۔

۲۔ نیچے دفعات ۴۳۲ تا ۴۴۸۔

۳۔ میقات ٹکلیس (Michalnes Term.) ۱۶ ڈیوڈ چارم، کامن پنچ صفحہ ۱۸۔ قلمی نسخہ۔ ہوبارڈ ۱۳۴۔ میقات ٹریمنٹی از ریمینڈ (T. Raym.) ۴۲۲۔ ویلس (willes) ۵۸۱۔ ایسٹ (East) جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔ ۱۶ میں اور ولزلی ۴۲۲۔

۴۔ مقولات ٹیکن۔ قاعدہ ۵۔

۵۔ لک جلد ۲ صفحہ ۱۸ ب۔ بنام بٹٹ ۱۸۴۶ و کویش پنچ ۱۰۱۔ رسل دریان ۱۸۹ جیکسن بنام اسمتھسن ۱۸۵۱۔ ۱۵ میں اور ولزلی ۵۶۳۔ ۱۱ رسل دریان ۴۹۳۔ کارڈ بنام کیس ۵ کامن پنچ ۶۲۲۔ پڈمن بنام رابرٹس ۶۱ کسچیلر ۶۹۔ ورثہ بنام گل ٹنگ ۲ کامن پلین (۱)۔

۶۔ اوکس بنام وڈ۔ ۲ میں اور ولزلی ۴۹۱۔ سمٹز بنام لٹی اسٹون ۸ کسچیکر ۴۳۱۔ رجب بنام نیگر خورڈا کرٹ کیپنی

اندر کوئی فعل کرے اس کے متعلق ناجائز طور پر کرنے کا قیاس نہیں ہوتا۔ تمام معاہدے اسی طرح فریقین کے ارادے پر جس کو یا تو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یا جس کا حالات کے لحاظ سے قانون قیاس کر لیتا ہے منحصر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۹۷: اور یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اور کس حد تک

قواعد شہادت میں رضامندی سے تخفیف کی جاسکتی ہے۔ فوجداری مقدمات میں کم سے کم بغاوت و جرم سنگین میں جج کا یہ فرض ہے کہ یہ دیکھے کہ ملزم کو سزا قانون کے مطابق دی گئی ہے۔ اور اس قانون کے متعلق جو قواعد شہادت ہیں ان کی رو سے ملزم کا یا اس کے وکیل کا کوئی اقبال قابل ادخال شہادت نہیں ہوگا۔ برخلاف اس کے ان قیدیوں کو جن کی جانب سے کوئی وکیل نہیں ہوتا ہے۔ سوالات کرنے اور بیانات دینے میں بہت سی آسانیاں اگر اذروئے قانون نہیں تو فی الواقع دی جاتی ہیں۔ اسی طرح کسی رضامندی سے بھی وہ شہادت قابل ادخال نہیں ہوتی ہے جو مصلحت عامہ کی بنا پر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ مثلاً رموز مملکت وغیرہ۔ نیز دوران مقدمہ کے کسی اقبال سے بھی بعض گواہی کردہ دستاویزات کی تکمیل کو ثابت کرنے کی ضرورت رفع نہیں ہو جاتی گو مقدمے سے پہلے خود دستاویز کا اقبال کر لیا جاسکتا ہے۔ تاکہ اس کے ثبوت کی تکلیف اور اخراجات سے بچا جائے۔ بمتبعہ ان اور چند دوسری مستثنیات کے یہ عام اصول کہ ”کوئی شخص بھی ایسے حق سے جس کا خود اس کو دعویٰ ہو درست بردار ہو سکتا ہے“ تراضی طرفین سے غلطی کا عدم ہو جاتی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ ۱۳ ڈائلس دایس ۱۷۱۔ ۲۲ رسل دریان ۳۵۲ آلن بنام فلڈ ۱۸۹۹ء مقدمات

مرافقہ صفحہ ۱۷۱ کو ان بنام لیٹھم (Quinn v. Leatham) ۱۹۱۱ء۔ مقدمات مرافقہ صفحہ ۵۸۹۔ دیکھئے شہادت افسانہ طبع ششم ۱۸۹۹ء۔

۱۷ ڈائجسٹ کتاب ۵۰۔ عنوان ۱۷۔ سطر ۵۵۔

۱۸ نیچے دفعات ۵۲۵ تا ۵۲۷۔

۱۹ بک برٹیشن ۱۹۲ الف ۶۶۔ الف ۲۲۳۔ ب۔ ۱۰۔ الف ۱۰۱۔ الف نیٹی ٹوٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲۔ شریحات بلاکسٹن

جلد ۲ صفحہ ۳۱۶۔

ہے۔ دیوانی مقدمات سے متعلق شہادت پر بھی اطلاق پاتے ہیں۔ اور عملاً بہت سی ناقابل ادخال شہادت منظور ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ وکیل فریق مخالف یا تو اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ یا یہ سمجھتا ہے کہ اس کی منظوری میں اس کے فریق کا فائدہ ہے۔ لیکن یہ قرار دے دیا گیا ہے کہ جب شہادت کے قابل ادخال ہونے پر کوئی درست اعتراض کیا جائے تو اس کے واپس لینے کی اجازت دینا یا نہ دینا جج کی صوابدید پر منحصر ہے۔

دفعہ ۹۸: اس سوال کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے کہ کیا گواہوں کی

ناقابلیت کے متعلق قواعد سے رضامندی کی بنا پر اعتراض کیا جاسکتا ہے مقدمہ پڈلی بنام ولسلی (Pedley V. Wellesley) میں بسٹ چیف جسٹس (Best, c. j.) نے کہا تھا کہ لارڈ مانسفیلڈ (Lord Mansfield) نے ایک مرتبہ اس کی اجازت دی کہ مدعی کا اظہار اس کی رضامندی سے لیا جائے۔ اور گو بعض ججوں نے اس اجازت کے صحیح ہونے پر شک ظاہر کیا ہے لیکن ان کی رائے میں وہ صحیح ہے ڈیوڈن بنام پالمر (Dewdney v. Palmer) میں ایک گواہ کے مدعی کی جانب سے حلف اٹھانے کے بعد تحریک کی گئی کہ شہادت سے ثابت کیا جاسکتا ہے کہ وہ خود اصل مدعی ہے۔ لیکن جج نے

۱۔ لک بزنس ۱۳۶۔ الف۔

۲۔ باریٹ بنام آلن، کسچیکر ۶۰۹۔

۳۔ کیارنگٹن وین ۵۵۸۔ جلد ۳۔

۴۔ جس مقدمے کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ نارڈن

بنام ویلسن (Norden v. Williamson) ہے ٹائٹن (Taunton) جلد ۳ صفحہ ۳۷۷۔ اور سی۔ جی

مانسفیلڈ کے بجائے غلطی سے لارڈ مانسفیلڈ لکھ دیا گیا ہے دیکھئے قول پارک بنج بمقدمہ باریٹ

بنام آلن، کسچیکر ۶۱۲۔

۵۔ مین وولز بی ۶۶۴۔

اس کی اجازت نہیں دی۔ اور اس کی قرار داد کو عدالت اسچیک کرنے اس بنا پر
برقرار رکھا کہ اعتراض پہلے کرنا چاہئے تھا یعنی اس وقت جب کہ گواہ کا
ابتدائی اظہار اس امر پر لیا جاتا ہے کہ آیا اس کو مقدمے میں ذاتی غرض ہے۔
لیکن ایک بعد کے مقدمے جیکبس بنام لے بارن (Jacobs V. Layborn)
میں اسی عدالت نے اس قرار داد کو منسوخ کر دیا اور قرار دیا کہ گواہ کی قابلیت پر
اعتراض مقدمے کی کسی بھی نوبت پر کیا جاسکتا ہے۔

۸۵

دفعہ ۹۹: یہ تمام مقدمات قانون شہادت ۱۸۵۱ء (۱۴ و ۱۵ وکٹوریا

باب ۹۹) کی رو سے فریقین مقدمہ کو گواہی دینے کی قابلیت عطا کرنے کے
پہلے کے ہیں۔ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اور قانون ترمیم شہادت
۱۸۵۲ء (۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳) کے پہلے یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا فریقین مقدمہ
کی بیویوں میں بھی گواہی دینے کی قابلیت مانی گئی ہے اور کچھ اختلاف رائے
کے بعد اس کا جواب نفی میں دیا گیا۔

دفعہ ۱۰۰: اب ہم انگریزی نظام عدالتی شہادت کے باقی ان دو

قابل لحاظ خصوصیات پر غور کریں گے جن کا ذکر اس حصے کی ابتدا میں
کیا گیا ہے۔ یعنی گواہوں کا زبانی اظہار اور عدالتی کارروائیوں کا علانیہ

۱۱۔ اے این دولز بی ۸۵ لیکن پاک بیچ کے تبصرے کو مقدمہ یارڈ لے بنام آرنالڈ۔ اے این دولز بی صفحہ ۱۲۵ میں دیکھئے۔

۱۲۔ دیکھئے مقدمہ ملک بنام وایٹ ہڈ ۳۵ لاجرئل مجسٹریٹ کیس (L. J. M. C.) ۱۸۶۔

۱۳۔ جس کی رو سے شوہر و زوجہ دیوانی مقدمات میں ایک دوسرے کی جانب سے اور ایک دوسرے

کے مقابلے میں گواہی دینے کے قابل ہو گئے دیکھئے نیچے دفعات ۱۷۹ تا ۱۸۲۔

۱۴۔ دیکھئے اسٹاپٹن بنام کرافٹس ۱۸ کوئس بیچ ۳۶۔ باریٹ بنام آلن، اسچیکر ۱۶۹ اور میاکیل

بنام ایکٹن، اوجورسٹ صفحہ ۶۶۱۔

۱۵۔ نیچے دفعہ (۸۰)۔

ہونا اور مشتہر کیا جانا۔ ہمارا قانون شہادت دوسرے نظام ہائے شہادت سے صداقت شہادت کے تحفظات اور ضمانتوں میں عام مشابہت رکھتا ہے۔ مثل ان کے اس کی بھی صداقت کی سیاسی تہدیدیں حلف یا اقرار صالح ہیں۔ اس کے بھی پہلے سے مقرر کردہ شہادت کے ضابطے ہیں۔ ناقابلیت گواہان کے متعلق اس کے قواعد ہیں۔ اور بعض صورتوں میں اس کے قواعد کی رو سے بھی تعدد گواہان ضروری ہے۔ لیکن گواہوں کی دروغ اور غلط بیانیوں پر تمام بندشوں میں سب سے زیادہ موثر وہ ہے جس کی رو سے ان کی شہادت زبانی دوسرے فریق کی موجودگی میں جس کے خلاف وہ پیش ہوتے ہیں۔ دی جاتی ہے۔ اور اس فریق کو ان پر ”جرح“ کی یعنی اپنے حسب صوابدید اپنے مقدمے کے لیے مفید سوالات کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ کسی بیان کے صداقت کے بڑے معیار یہ ہیں کہ اس کے مختلف اجزا میں توافق ہو اور امور بیان کردہ ممکن و اغلب ہوں۔ سرے سے غلط قصے بہت کم کہے جاتے ہیں۔ کسی امر پر جھوٹا رنگ غلط بیانی سے بعض امور کو ترک کرنے اور بعض کو اضافہ کرنے سے چڑھایا جاتا ہے۔ اور صرف اطراف کے حالات کی مکمل اور دور رس تحقیق ہی سے پوری صداقت ظاہر کرائی جاسکتی ہے۔ اور جو سوال عدالت کرتی ہے۔ ان سے اکثر بہت ہی قیمتی شہادت حاصل ہوتی ہے۔ اور گواہ کے بیان کردہ قصے میں خود کوئی ایسی مغائر یا غیر اغلب بات ہوتی ہے جو کل قصے کے لیے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ لیکن ہم جھوٹ کے پکڑنے کے بہترین مواد کے حصول کی زیادہ تر توقع اسی فریق سے کر سکتے ہیں جس کے خلاف گواہی دی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ اسی کو جھوٹ کے ظاہر کرنے میں دلچسپی ہوتی ہے۔ اور واقعات سے جیسا کہ وہ دراصل واقع ہوئے

تھے۔ دوسری سب سے زیادہ واقف بلکہ اکثر صرف وہی واقف ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے چونکہ ایک سوال کے جواب پر اکثر دوسرا سوال سوچتا ہے۔ کسی جھوٹے گواہ کے لیے یہ امر نہایت ہی دشوار ہوتا ہے کہ وہ اپنے قصے کو ایسا بنا کر لائے کہ وہ ہر سوال کے لیے جو اچانک کیا جائے۔ برابر موزوں ہو۔

دوسری بڑی روک ہماری عدالتی کارروائیوں کا علانیہ ہوتا ہے۔ ہماری عدالت ہائے انصاف سب کے لیے کھلی ہیں۔ اور فوجداری مقدمات میں تو اعلان کے ذریعے سے تماشائیتوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ اگر ملزم سے متعلق ان کے پاس کوئی شہادت ہے تو اس کو پیش کریں۔ اس طریقے کے فوائد بہت ہیں۔ ایک ایسے مصنف نے جن کا اس کتاب میں بار بار حوالہ دیا گیا ہے کہ ”بہت سی صورتوں میں یا کہیے کہ اکثر صورتوں میں (تمام صورتوں میں سوائے ان صورتوں کے جن میں گواہ جھوٹ پر کمر باندھ کر کامل یقین کے ساتھ ہر اس شخص سے یقیناً واقف ہو جائے۔ جو اس کے مجوزہ بیانات کی ممکنہ طور پر تردید کر سکتا ہو) گواہوں کے اظہار یا بیانات کا علانیہ ہونا جھوٹ اور غلطیوں پر بندش کا کام دیتا ہے۔ وہ چونکہ اپنے کو ہزاروں آنکھوں سے گھرا ہوا دیکھتا ہے۔ اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جہاں وہ جھوٹا قصہ کہنے کی جرأت کرے۔ ہزاروں زبانوں سے اس کی مخالفت کی جائے گی۔ بہت سے پہچانت کے چہروں اور ہر اجنبی چہرے میں اس کو پکڑے جانے کا ایک ممکنہ ماخذ نظر آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے جس سچ کو وہ دینے کی کوشش کرتا ہے کسی غیر معلوم جگہ سے ظاہر ہو جاتی

۱۔ گواہوں پر سوالات کرنے کے قانون عمومی کے طریقے کے فوائد بہ نسبت اس طریقے کے جو قانون رومہ اور کلیسائی قانون میں اور سابق میں ہمارے بھی کلیسائی و نصفی عدالتوں وغیرہ میں رائج تھا بہت کم ہیں۔ اپنی کتاب عدالتی شہادت کی تیسری جلد میں قابلیت سے بتلائے ہیں۔

۲۔ بہت کم کی کتاب عدالتی شہادت جلد ۵۵۲۔ اسی کی کتاب جلد ۲ باب ۱۰ دفعہ ۲ دیکھیے جس میں عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کے فوائد کو نہایت وضاحت سے بتایا گیا ہے۔

اور اس کو حیران و پریشان کر دیتی ہے۔

جیسا کہ اچھی طرح معلوم ہے اس خصوص میں رومی قانون اور کلیسائی قانون کا عمل ہمارے عمل سے کلیتہً جدا ہے۔ جج یا کوئی عہدہ دار عدالت گواہوں کا اظہار تنہائی میں لیتا ہے۔ اور ان کے اظہارات کو ترتیب دے کر اس عدالت کو جہاں مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ بھیج دیتا ہے اور یہی نظام چند ترمیمات کے ساتھ ہمارے عدالت ہائے انصاف میں قوانین محکمات عدالتی سے پہلے رائج تھا۔ ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں رہی ہے۔ جو ہمارے قانون عمومی کے نظام کو بہت برا کہتے ہیں۔ اور استدلال کرتے ہیں کہ تحریری اظہارات راز میں لینا ہی عین انصاف ہے۔ لیکن جب ان کے تمام دلائل کی جانچ کی جاتی ہے تو خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ یہ دانشمندی ہے کہ اتفاقی و استثنائی شر سے بچنے کے لیے یقینی و مستقل خیر کی قربانی کر دی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب گواہوں کو اپنے جوابات کی توضیح کرنے کہا جاتا ہے۔ اور ایک سوال کے بعد دوسرا سوال کیا جاتا ہے۔ تو ایک جھوٹا گواہ اپنے جوابات کو حالات کے موافق کر سکتا ہے۔ اسی لیے گواہ کو جسے غلط سمجھا گیا ہو

۱۔ ۱۲۵۴ء کے دو تعزیریاتی قانون۔ قانون جرائم قابل چالان (۱۲۵۱ و ۱۲۵۲) اور قانون تحقیقات سرسری (۱۲۵۱ و ۱۲۵۲) عدالتی کارروائیوں کے شہر کیے جانے کے متعلق قابل لحاظ طور پر مختلف ہیں۔ پہلے میں دفعہ ۱۹ کی رو سے حکم ہے کہ وہ مقام جہاں نظام مقدمہ سر د کرنے سے پہلے ملزم کے خلاف بادی النظری شہادت ہونے کی ابتدائی تحقیقات کرتے ہیں وہ ”کھلی عدالت“ نہیں ہوگا اور دوسرے کے دفعہ ۱۲ کی رو سے حکم دیا گیا ہے کہ وہ مقام جہاں نظام خود سزا سناتے ہیں کھلی عدالت ہوگا۔

۲۔ سول لا (روی قانون) سے مراد قانون روما کی وہ شکل ہے جو بریورپ میں صدیوں رائج رہا۔ قدیم رومنوں کا عمل بڑی حد تک ہمارے عمل سے مشابہ تھا۔ دیکھئے قوانین ۱۵-۱۶۔ ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۵۔ سطر ۱۰۔ دفعات ۳ و ۴ (Inst orat.) مضمون گوانیلیس کتاب ۵ باب ۷۔ اور ڈیویس کی کتاب اصول قانون کلیسائی جلد ۲۔ کتاب ۳۔ عنوان ۱۰ و دفعات ۱۰ و ۱۱۔ ۱۲۔ جہاں ان ترمیمات کو نقل کیا گیا ہے۔

موقع نہ دو کہ عدالت و سوال کنندہ کے رویہ و اپنے کو صحیح کر سکے۔ گویہ صحیح ہو کہ تمام اشخاص زبان پر قادر نہیں ہوتے۔ اور ہمارے قابل ترین اشخاص بھی اکثر اپنے خیالات کی ترجمانی صحیح طور پر نہیں کرتے ہیں۔ نیز ایک ایماندار مگر خائف۔ یا کمزور دل کا گواہ اپنے موقع کی ندرت سے اتنا متاثر ہو سکتا ہے۔ یا اپنے جرح کنندہ سے اتنا دبا سکتا ہے کہ گواہی دینے کے قابل نہ رہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود اس سے اس کی تردید کرائی جائے۔ اسی لیے روی و کلیسیائی قانون کے عمل کے حامی کہتے ہیں۔ کہ شرم کے اس احساس کو جو لوگوں میں اس جھوٹ کے کہنے سے اکثر روکتا ہے۔ جس کو وہ بغیر شرمائے خلوت میں کہہ دیتے ہیں۔ تمام گواہوں کے قلوب سے جو عدالت ہائے انصاف میں آتے ہیں مٹا دینا چاہئے۔ اور ہم کو اس نامعلوم روشنی کو بھی بند کر دینا چاہئے جو گواہوں کے طرز عمل سے ہر قسم کی زبانی گواہی پر پڑتی ہے۔ بہت ہی کم تجربے سے بھی یہ ظاہر ہے کہ جو کچھ گواہ کہتا ہے وہ بہ نسبت اس کے طرز و دھنک کے بہت ہی کم اہم ہوتا ہے۔ نیز جب جرح کے صبر آزما ہونے کی وجہ سے انصاف کو شکست ہوتی ہے تو یہ قصور جج کا ہوتا ہے۔ جس کا فرض تھا کہ گواہ کا دل بڑھاتا۔ اور اس کو اطمینان دلاتا۔ اس کے علاوہ گواہ کو دبانے اور ستانے اس کے اعتبار کو ساقط کرنے سے بالکل جدا ہی امر ہیں۔ ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ جرح۔ جج و جوہری کی موجودگی میں کی جاتی ہے۔ جو یہ معلوم کرنے کے لیے ہوشیار بیٹھے رہتے ہیں کہ آیا گواہ کی گھبراہٹ اور اس کا تذبذب جھوٹی شرم یا غلطی کی وجہ سے ہے یا جھوٹ کی وجہ سے۔ خلوت میں اظہار لینے کے اکثر قاعدے (اس کے خطرات کے بغیر) گواہوں کا اظہار ایک دوسرے کی سماعت سے باہر لینے سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ایسا عمل ہے جس کو قانون عمومی کی عدالتیں جب گواہوں میں سازش کا شبہ ہوتا ہے۔ یا ایک کی گواہی سے دوسروں پر خطرناک اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ اختیار کرتی ہیں۔

وفاقیہ : لیکن وہ اصول جس کی رو سے مقدمے کے وقت گواہوں کی

۵۵

موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ گو کتنا ہی قیمتی ہو۔ تمام حالات میں اس پر سختی سے عمل کرنے سے انصاف میں خلل ہوگا خصوصاً یہ خلل ان مقدمات میں واقع ہوگا جن میں گواہ کی سمندر پار غیر حاضری سے اس کی موجودگی عملاً یا بعض وقت قطعاً غیر ممکن ہوتی ہے۔ یا تو اس اصول کی مسلسل متابعت کی برائیوں کی وجہ سے جو گواہوں کے زمانے میں کم محسوس ہوتے تھے یا اس وجہ سے کہ ہمارے قدیم قانون دانوں نے شہادت پر نسبت کم توجہ کی۔ یہ یقینی امر ہے کہ قانون عمومی نے اس موضوع پر بہت ہی کم۔ بلکہ کچھ بھی احکام وضع نہیں کئے۔ لیکن جدید قانون سازی کی رو سے بہت اصلاحات ہوئی ہیں۔ اسکاٹ لینڈ سے اتحاد۔ اور بھاری ہندوستانی سلطنت کے کامل قیام کے بعد۔ قدیم نظام کے خامیوں کی برائیاں اتنی زیادہ ہو گئیں کہ ان سے اعراض نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور قانون ایسٹ انڈیا کمپنی (۱۳ اجازت سوم باب ۶۳) میں بہت سے احکام اس مقصد سے وضع کئے گئے۔ پہلے تو یہ قرار دیا گیا۔ کہ جرم خفیہ کے لیے تمام ایسے قابل چالان مقدمات میں جن کا ارتکاب ہندوستان میں کیا گیا ہو۔ اور جو عدالت کنگز بیچ میں رجوع کیے جائیں عدالت مستغیث یا مدعی علیہ کی جانب سے درخواست پر حکمنامہ محکمی کے ذریعے سے ہندوستان کے چند ججوں کو جن کا ذکر اس حکمنامے میں ہوگا۔ حکم دے گی کہ گواہوں کے اظہار۔ اور ان مقدمات کے چالانات میں لگائے ہوئے الزامات کے متعلق شہادت حاصل کرنے کے لیے عدالت کا ایک اجلاس کرے۔ جس میں گواہوں کا اظہار زبانی ہوگا۔ اور عوام کے سامنے لیا جائے گا۔ اور بعد میں ان اظہارات کو عدالت کا حلف اٹھایا ہوگا عہدہ دار لکھے گا اور عدالت کنگز بیچ کو روانہ کرے گا۔ جہاں وہ قابل اذخاں شہادت ہوں گے۔ پڑھے جائیں گے۔ اور ان کے متعلق سمجھا جائے گا کہ وہ اتنی ہی اچھی اور قابل اذخاں شہادت ہے کہ گویا گواہوں کا اظہار

عدالت کنگرینج ہی میں لیا گیا۔ اور ایک بعد کے دفعہ کی رو سے حکم دیا گیا کہ جب کوئی شخص ملک معظم کی کسی عدالت موقوفہ ویسٹ منسٹر میں کوئی ناش کرے۔ جس کی بنا ہندوستان میں پیدا ہوئی ہو۔ تو یہ عدالتیں درج ذیل دیے جانے پر ایسے ہی حکمائے انھیں ججوں کے نام گواہوں کے ”حسب مذکورہ بالا“ اظہار وغیرہ کے لیے جاری کریں گی۔ اور یہ اظہار اسی طرح مقدمے کی اس ملک میں سماعت کے وقت پڑھے وغیرہ جائیں گے۔ ایک دوسرے دفعہ کی رو سے یہ حکم ہے کہ ”کوئی ایسے اظہارات جو اس قانون کی متابعت میں لیے اور روانہ کئے جائیں گے۔ کسی ایسے مقدمے میں جس کی سزا موت ہو قابل ادخال شہادت نہیں ہوں گے۔ سوائے ایسے ان مقدمات کے جو پارلیمنٹ میں رجوع کیے گئے ہوں۔“

دفعہ ۱۰۲: یہ ظاہر ہے کہ یہ قانون خامیوں کی اصلاح میں بہت

دور رس نہیں تھا۔ اور بہت سے دوسرے قوانین ایسے ہی احکام کے ساتھ مثلاً ۲۲ جارج سوم باب ۵ اور یکم جارج چہارم باب ۱۰۔ — وقتاً فوقتاً چند خاص قسم کے مقدمات کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے وضع ہوتے گئے۔ لیکن کوئی عام طور پر موثر احکام۔ قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۳۱ء (یکم ولیم چہارم باب ۲۲) کے وضع ہونے تک نہیں بنائے گئے۔ اس قانون کا عنوان یہ تھا کہ ”قانون جس کی رو سے قانون کی عدالتوں کو سوال بندوں یا اور طریقے سے گواہوں کے اظہار لینے کا اختیار ہوگا۔“ پہلے دفعہ کی رو سے حکم دیا گیا کہ گواہوں کے اظہار سے متعلق تمام وہ اختیارات جو قانون ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۷۷۳ء (۳ جارج سوم باب ۶۳) کی رو سے حاصل تھے تمام نوآبادیات کو جو خارجہ ممالک میں ملک معظم کی قلمرو میں داخل ہوں۔

ص ۸۶

اور وہاں کی مختلف عدالتوں کے ججوں کو بھی حاصل رہیں گے اور ان تمام
 ناشات سے متعلق ہوں گے۔ جو ویسٹ منسٹر کی کسی قانونی عدالت میں دائر
 کئے جائیں گے جو بنائے دعویٰ کسی ملک میں پیدا ہوئی ہو۔ اور گو وہ اس ملک
 کی عدالت کے حد اختیار سماعت کے اندر پیدا ہوئی ہو۔ جس کے
 ججوں کو کمیشن بھیجا جائے گا یا نہیں اور۔ مگر یہ ظاہر ہونا ضروری ہے کہ
 ان امور کے لیے جن کی بابت حکمنامے کی درخواست دی گئی ہو۔ گواہوں
 کا اظہار بذریعہ کمیشن اغراض عدل گستری کے لیے ضروری یا مناسب
 ہے۔

دفعہ ۱۰۳: قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۳۱ء میں اور بھی احکام

ہیں۔ جو اس سے زیادہ اہم اور وسیع ہیں۔ دفعہ (۴) کی رو سے عدالتوں
 اور ججوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ فریقین مقدمہ میں سے کسی کی درخواست
 پر ناظر عدالت یا کسی اور شخص کے روبرو جس کا ذکر حکمنامے میں ہوگا۔
 سوال بندوں یا اور طریقے پر ایسے گواہوں کا جو عدالت کے حد اختیار
 سماعت کے اندر ہوں۔ اظہار حلفی لینے کا حکم دیں یا یہ حکم دیں کہ گواہوں کا اظہار
 سوال بندوں یا اور طریقے پر لینے کے لیے کوئی کمیشن حد اختیار سماعت سے
 باہر کسی مقام کو بھیجا جائے۔ اور اسی حکم یا بعد کے کسی حکم کے ذریعے سے ایسے اظہار
 کے وقت مقام۔ اور طریقے کے متعلق ہدایات دیں۔ گواہوں کے اظہار
 کے متعلق حکم ہے کہ وہ حلفی ہوگا۔ یا ان صورتوں میں جن میں قانون
 اجازت دیتا ہے۔ اقرار صلح پر مبنی ہوگا۔ اور جو اشخاص جھوٹی شہادت

۱۔ اس دفعہ کو اطلاق دیتے وقت عدالت بعض سوال بندوں کو نامعلوم کرے گی۔ اگر
 ان کی وجہ سے اس کی رائے میں کوئی گواہ کمیشن کے روبرو گواہی دینے سے باز رہے گا
 یا کمیشن کی منظوری کے بعد۔ اور اس کی تعمیل سے پہلے وہ ایسے جوابی سوال بندوں کو بھی
 نامعلوم کرے گی جو اس کی دانست میں نامناسب ہوں اس کا سبب نام ایس۔ کوئیں پیج ۴۵۴۔

دیں وہ دروغ حلفی کے مرکب سمجھے جائیں گے۔ لیکن اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گواہوں کے اظہار لینے کے اس اختیار کا بجا استعمال ہو۔ قانون عمومی کے باضابطہ عمل کو منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی اظہار حلفی جو اس قانون کی متابعت میں لیا جائے کسی مقدمے کی شہادت میں پڑھا نہیں جائے گا۔ بغیر اس فریق کی منظوری کے جس کے خلاف وہ پیش کیا جاتا ہے۔ بجز اس کے کہ یہ ظاہر ہو کہ (۱) اظہار دینے والا عدالت کے اختیار سماعت سے باہر ہے یا فوت ہو گیا ہے یا دائم المریض ہونے یا کسی مستقل عارضے کی وجہ سے مقدمے کی پیشی پر حاضر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور (۲) یہ کہ ملزم اظہار کے وقت موجود تھا۔ اور اس کو اظہار دینے والے پر جرح کا موقع حاصل تھا۔ اور یہ دوسرا حکم ایک طویل اور پیچیدہ ترمیمی قانون کی رو سے اس ترمیم سے محدود کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر ملزم کو اظہار کی اطلاع تھی۔ اور جرح کا موقع مل سکتا تھا تو یہ کافی ہوگا۔

دفعہ ۱۰۴: اس خصوص میں اور مزید اصلاحات قانون شہادت

ص ۱

بذریعہ کمیشن ۱۸۵۹ء (۲۲ وکٹوریا باب ۲۰) کی رو سے کی گئیں اور اب عالیہ عدالت کے قواعد کی رو سے یہ حکم دینے کے بعد کہ کسی مقدمے کی سماعت یا کسی ہرجانہ کے تعین کے وقت فریقین میں کسی معاہدے کی عدم موجودگی کی صورت میں گواہوں کا اظہار کھلی عدالت میں زبانی لیا جائے گا۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ:-

”عدالت یا جج کسی وقت کافی وجہ کی بنا پر حکم دے سکتا ہے کہ کوئی خاص

۱۔ دفعہ ۷۔

۲۔ دفعہ ۱۰۔

۳۔ ۳۰ و ۳۱ وکٹوریا باب ۳۵ دفعہ ۶۔

۴۔ قواعد عالیہ عدالت حکم ۳۷ قاعدہ ۱۵۔

واقعہ یا واقعات حلف نامے کے ذریعے سے ثابت کئے جائیں یا یہ کہ کسی گواہ کا حلف نامہ کسی مقدمے یا سماعت کی نوبت پر ایسے شرائط کی پابندی کے ساتھ جو عدالت مناسب سمجھے پڑھا جائے۔ یا یہ کہ کسی گواہ کا بیان جس کی عدالت میں حاضری کو عدالت کافی وجوہات کی بنا پر غیر ضروری سمجھے سوال بندوں یا اور طریقے پر کسی کشتہ یا اظہار لینے والے کے روبرو کیا جائے۔ بشرطیکہ جب عدالت یا جج کو یہ معلوم ہو کہ فریق ثانی نیا کشتہ سے کسی گواہ کی عدالت میں حاضری جرح کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ تو کوئی حکم ایسے گواہ کا بیان بذریعہ حلف لینے نہیں دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰۵: قدیم قوانین اور ۲ فلپ و میری باب ۱۳ دفعہ ۴-۱ اور

۲ و ۳ فلپ و میری باب ۱۰ دفعہ ۲ کی رو سے حکم دیا گیا تھا کہ نظامائے امن کو جن کے روبرو کسی شخص کو جرم سنگین کے الزام پر چالان کیا جائے چاہئے کہ حراست میں بھیجنے یا ضمانت پر چھوڑنے سے پہلے واقعات اور حالات کے متعلق ملزم کا بیان اور ان لوگوں کی اطلاعات جو اس کو پیش کریں سنیں۔ اور ان کو یا ان کے اتنے حصے کو جو جرم سنگین کے ثبوت کے لیے اہم ہو۔ ضبط تحریر میں لائیں وغیرہ۔ ۷ جارج چہارم باب ۶۴۔ دفعات ۲ و ۳ کی رو سے یہ قوانین منسوخ کئے گئے۔ انھیں دوبارہ وضع کیا گیا۔ اور ان کے احکام کو جبرائیم خفیف تک وسعت دی گئی۔ اور یہ مؤخر الذکر قانون بھی قانون جبرائیم قابل چالان ۱۸۴۸ء (۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ باب ۴۲) کی رو سے منسوخ کیا گیا۔ اور اس میں ترمیم کی گئی اور اس کی رو سے حکم دیا گیا کہ جب کسی شخص پر کسی جرم قابل چالان کا الزام کسی ناظم امن کے روبرو لگایا جائے اور اس کے خلاف گواہوں کا حلف یا اقرار صلح پر مبنی بیان لیا جائے۔ ان کی شہادت کو ضبط تحریر میں لایا جائے۔ ان کے اظہارات کو پڑھ کر سنا دیا جائے۔ اور

ان پر ان کے اور اظہار لینے والے جج کے دستخط ہو جائیں تو کسی ایسے ملزم کے چالان پر اگر قابل اعتبار گواہوں کے حلف یا اقرار صالح پر مبنی بیان سے ثابت ہو کہ کوئی گواہ جس کا حسب مذکورہ بالا اظہار لیا گیا ہو فوت ہو گیا ہے یا اتنا بیمار ہے کہ سفر نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ ایسا اظہار ملزم کی موجودگی میں لیا گیا تھا۔ اور وہ یا اس کے وکیل کو گواہ پر جمع کرنے کا پورا موقع تھا تو ایسے اظہار پر اس جج کے دستخط ہونے کی صورت میں جس نے یا جس کے حکم سے وہ اظہار لیا گیا تھا۔ یہ جائز ہوگا کہ ایسے اظہارات کو ایسے چالانات میں بطور شہادت بغیر مزید ثبوت پڑھا جائے۔ بجز اس کے کہ یہ ثابت ہو کہ فی الحقیقت ایسے اظہار پر اس جج کے دستخط نہیں ہیں جس کے دستخط وہ معلوم ہوتے ہیں۔ قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۶۱ء کے دفعہ (۶) کی رو سے اس قانون کو وسعت دی گئی۔ مگر صرف خطرناک بیماری کی حد تک۔ اور اس شخص کو جو صرف معذور ہو گیا ہو اور چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو اس کے تحت نہیں لایا گیا۔

دفعہ ۱۰۶: عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے کے ادارے کا مفید

اثر صرف گواہوں ہی تک محدود نہیں جج پر بھی اس کا اثر کم نمایاں نہیں۔ جج کہتے ہیں کہ ”وہ اس کی اخلاقی قوتوں پر ایک بندش کا کام دیتا ہے کہلی اطرف داری یا کسی بھی شکل میں بددیانتی سے اس کو روکتا ہے۔ اس کی

لے یہ رائے کہ گواہ کی ذہنی اور گویا ہٹ کی وجہ سے عدالت میں اس کا اظہار لینا محذو ش ہے۔ اس دفعہ کے تحت کافی وجہ اس کے اظہار کے پڑھے جانے کی نہیں ہے بلکہ بنام قابل ۱۸۶۱ء لا جرنل انکشاف میٹریس کیس ۹۴۔ ۱۸۶۱ء کیسے سالیڈ شری جنل مورخہ ۲۹ اپریل ۱۸۶۱ء برصغیر ۴۴۲۔ فرانس کے مجموعہ احکام تعزیرات دفعہ ۸۳ کی رو سے حکم ہے کہ جب کبھی لمبی عہدہ دار کے صداقت نامے سے ثابت ہو جائے کہ گواہ پر سمن حاضری کی تعمیل نامکن ہے تو خود جج کو گواہ کے مکان پر اس کا اظہار لینا چاہئے۔

۱۵۲ صفحہ شہادت جلد ۱ صفحات ۵۲۳-۵۲۵۔

ذہنی قوتوں پر وہ ایک تازیانہ ہوتا ہے۔ انتھک محنت کی عادت پر اس کو
 راغب کرتا ہے۔ جس کے بغیر اس کی توجہ کبھی اس کے معیار فرض کے ہم پلہ
 نہیں ہو سکتی۔ تاخیر تکلیف و صرف کے بارگراں میں اضافہ کئے بغیر وہ
 خود آزمائے والے جج کی آزمائش کرتا ہے۔ شہرت کی سرپرستی کی وجہ سے
 قانون کی عدالت میں ابتدائی مقدمہ اور رائے عامہ کی عدالت میں
 اس کا مرافعہ ایک ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ ایک غیر منصف مزاج جج
 (نہیں)۔ ایک ایسا جج جو بصورت دیگر غیر منصف مزاج ہوتا) جتنے
 تائبینوں کو اپنی عدالت میں دیکھتا ہے۔ اتنے ہی کو اپنی غیر منصفی کا گواہ
 محسوس کرتا ہے۔ اتنے ہی اشخاص کو اپنی بھوری کی مستعدی سے تعیل کرنے والے
 اور سرگرمی سے اس کا اعلان کرنے والا پاتا ہے۔ برخلاف اس کے فرض
 کیجئے کہ کارروائی پوری طرح مخفی ہوتی۔ اور عدالت اس موقع پر صرف
 ایک جج سے زیادہ نہیں ہوتی۔ لازماً وہ جج کاہل و خود سر ہو جاتا۔ اس کا
 میدان گو کتنا ہی بُرا ہوتا۔ لیکن اس پر کوئی روک نہیں ہوتی یا کم سے کم کوئی
 موثر روک نہیں ہوتی۔ شہرت کا ایک مزید فائدہ یہ ہے کہ وہ جج کی
 نیک نامی کی (اگر وہ بے قصور ہو) شہادت کو غلط سمجھنے یا نہ سمجھنے کے
 حیلے سے جھٹلا دینے کے الزام کے خلاف ضمانت ہوتی ہے۔ اگر یہ تحفظ
 نہ ہو تو جج کی نیک نامی تہمتوں کا دائمی شکار رہے گی۔ اور جو اب وہی
 ممکن ہی نہیں ہوگی۔ ایک اور فائدہ (جو مقصد موجودہ کے لیے تو
 ضمنی ہے۔ لیکن اتنا زیادہ اہم ہے کہ بغیر ذکر اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا)
 یہ ہے کہ شہرت کی وجہ سے مندر انصاف اپنے وظائف میں ایک
 نہایت ہی اعلیٰ درجے کے مدرسے کا اضافہ کرتا ہے۔ جہاں اخلاقیات کی
 اہم ترین شاخیں نہایت ہی موثر طریقے پر سکھائی جاتی ہیں۔ یہ ایک
 تھیٹر ہوتا ہے جہاں تعیل کے کھیلوں کے بجائے اصل زندگی کے تماشے
 ہوتے ہیں۔ لوگ وہاں محض اپنے تجسس کی وجہ تحریک کی بنا پر
 آتے ہیں اور بغیر ارادے اور بغیر واقف ہونے کے معاشری و تعلیمی

وجہ تحریک یعنی حب انصاف سے کم و بیش متاثر ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱۰۷۔ اکثر یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ عدالتی کارروائیوں کے

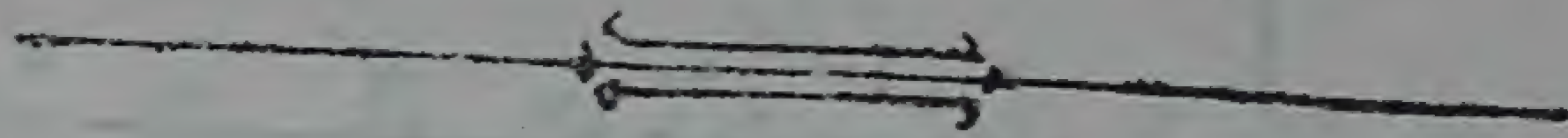
علانیہ ہونے کے اس اصول کا ایک استثناء ہونا چاہئے۔ یعنی ان صورتوں میں جن میں شہادت پیش شدہ لازمی طور پر فحش قسم کی ہوگی۔ مثلاً عدالت طلاق کے مقدمات میں یا زنا بالجبر اور اسی قسم کے دوسرے مقدمات میں۔ مگر یہ استثناء زیادہ تر ان لوگوں کے خیال سے تجویز کیا جاتا ہے۔ جو کارروائیوں کی رپورٹس اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ نہ کہ ان لوگوں کے خیال سے جو شہادت پیش شدہ کو خود سنتے ہیں۔ عدالت طلاق کلیسیائی عدالتوں کی مثال پر عمل کرتے ہوئے نکاح کو کالعدم ٹھہرانے کے مقدمات۔ اور افسادہ حقوق زناشوئی کی نالشات کو خلوت میں سنا کرتی تھی۔ لیکن نسخہ نکاح کے مقدمات کو اس طرح پر سنتے کا اس کو اختیار نہیں تھا۔ زنا بالجبر یا ایسے ہی دوسرے جرائم کی سماعت پر عورتوں اور بچوں سے اکثر عدالت سے چلے جانے کہا جاتا ہے۔ لیکن سوائے قوانین موضوعہ کے (مثلاً قانون اطفال ۱۹۰۸ء دفعہ ۱۱۔ یا قانون زنا کاری بہ اقربائے قریبی ۱۹۰۸ء دفعہ ۵) عوام کو عدالت سے ہٹا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ بجز ان مقدمات کے جو مجنونوں اور عدالت کے زیر ولایت نابالغوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ یا ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے علانیہ ہونے سے کارروائیوں کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ (دیکھئے اسکاٹ بنام اسکاٹ (Scot v. Scot) ۱۹۱۳ء۔ مقدمات مرافعہ ۱۹۱۷ء) فی الجملہ ہماری رائے میں مقدمات کی مخفی سماعتیں نا انصافی کے

۱۔ سی بنام سی۔ ۲۸ لاجرنل۔ پروویٹ اینڈ مارتیج (L. J. P. & M.) ۲۷۔

۲۔ سی بنام سی لارپورٹ ۳ پروویٹ ۲۳۰۔

۳۔ سی بنام سی۔ ادبیر کا حوالہ مذکورہ۔

شیخ کی وجہ سے جو ان سے پیدا ہوتا ہے۔ اتنی بڑی برائیاں ہیں کہ بہتر ہے کہ عوام کو نہ ہٹایا جائے۔ اور یہ کہ مقصد مطلوبہ اخباروں کی رپورٹس پر نگرانی قائم کرنے سے کافی حد تک حاصل ہو جاتا ہے۔



مکتبہ اعلیٰ شکر پورہ شکر پورہ

کشمیر و جاکھ و گجرات

حصہ دوم

انگریزی قانون شہادت کے نشوونما و ترقی کی تایخ۔ اس کی موجودہ حالت اور آئندہ کے توقعات

صفحہ اصل کتاب	صفحہ اصل کتاب	اس حصے کا مقصد
۱۶۴-۹۶	۱۵۶-۹۴	ماخذ "قانون شہادت"
۱۶۸-۱۰۰	۱۵۷-۹۳	قدیم و جدید نظامات میں فرق
۱۶۸-۱۰۰	۱۵۹-۹۲	قواعد شہادت یا تو اصلی ہیں یا منقولی
۱۶۸-۱۰۰	۱۵۹-۹۲	اصلی قواعد شہادت
۱۶۸-۱۰۰	۱۵۹-۹۵	صرف تین
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۰-۹۵	ان کا عالمی طور پر تسلیم کیا جانا
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۰-۹۵	منقولی قواعد شہادت
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۰-۹۵	تعداد میں بہت زیادہ ہیں
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۰-۹۵	بعض تو اتنے ہی عالمی ہیں
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۰-۹۵	جتنے اصلی
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۱-۹۶	بعض بہت کم
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۳-۹۷	یہ اصول عرصہ دراز سے
۱۶۸-۱۰۰	۱۶۳-۹۷	اچھی طرح معلوم ہیں۔
۱۶۸-۱۰۰		اس کی خاص خصوصیت
۱۶۸-۱۰۰		قواعد شہادت قواعد قانون ہوتے ہیں
۱۶۸-۱۰۰		اس اصول کی تدریجی ترقی
۱۶۸-۱۰۰		اس اصول کی تایخ جو سنی سنائی شہادت
۱۶۸-۱۰۰		کو نامنتور کرتا ہے
۱۶۸-۱۰۰		پچھلی دو صدیوں میں قانون شہادت
۱۶۸-۱۰۰		کے دوسرے حصوں کی ترقی
۱۶۸-۱۰۰		عدالت نصفت میں شہادت بذریعہ
۱۶۸-۱۰۰		بیان حلفی
۱۶۸-۱۰۰		انگلستان میں قانون شہادت کی آہستہ
۱۶۸-۱۰۰		ترقی کا سبب
۱۶۸-۱۰۰		قانون کے اصلی قواعد اضافی قواعد سے

پہلے بنتے ہیں۔۔۔۔۔ ۱۰۳-۱۰۴	عدالتی شہادت کا انگریزی نظام فی الجملہ {
ہمارے جدید نظام قانون {	ایک شریفانہ نظام ہے
شہادت کے قایم ہونے {	اس نظام کے نقایض..... ۱۰۴-۱۰۵
ثانوی اسباب {	قوانین موضوعہ کی فہرست ۱۰۶-۱۰۷

دفعہ ۱۰۸: اس حصے میں قصہ ہے کہ اس ملک میں قانون شہادت کے

نشوونما و ترقی کا پتا چلایا جائے اور آخر میں اس کی موجودہ حالت اور آئندہ کے توقعات کے متعلق چند خیالات کا اظہار کیا جائے۔

دفعہ ۱۰۹: ان میں سے پہلے موضوع کے متعلق ہمارے جدید تصانیف

میں سوائے چند مقولات کے جو ایک دوسرے سے بہت زیادہ متوافق بھی نہیں ہیں۔ کچھ اور نہیں پایا جاتا۔ مقدمہ ملاک بنام باشندگان

ارسل (R.v. The Inhabitants of Eriswell) میں جو سن ۱۸۹۱ء میں فیصل ہوا

لارڈ کنڈین میر مجلس (Lord Kenyan, C.J.) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں

نے کہا کہ ”قواعد شہادت کی پختگی قرون کی دانشمندی کا نتیجہ ہے۔ اور اس

ان کی عزت ان کی قدامت اور عقل سلیم کی وجہ سے جس پر وہ مبنی ہیں

کی جاتی ہے۔ اور مقدمہ بویرمان بنام رادی نیس (Bauermen v. Radenius)

میں جو تقریباً آٹھ سال بعد فیصل ہوا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اٹھارہویں صدی

کی ابتدا میں لارڈ ماکلس فیلڈ (Lord Macclesfield) نے کہا تھا کہ تاریخی

نشانات کو مٹانے کا نہایت ہی موثر طریقہ قواعد شہادت میں اختراعات

کرتا ہے۔ اور یہی ان کا بھی قول ہے۔ لیکن یہ آج کل کی عام رائے نہیں ہے۔

۱۔ دوسرے ملک میں شہادت کی تاریخ پر دیکھئے ”شہادت کی تاریخی مضمون“ مصنفہ لیگن شل مبلوہ دیپارٹمنٹ

۲۔ ٹائمز لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۰۷-۷۲۱۔

۳۔ ٹائمز لارپورٹ جلد ۷ صفحات ۶۶۳-۶۶۷۔

جس کے مطابق ہمارے نظام عدالتی شہادت کو کلیتہً جدید ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اور مقدمہ لو بنام جولیٹ (Lowe V. Jolliffe) میں جو اول الذکر مقدمے کے کم و بیش تیس سال پہلے فیصل ہوا تھا۔ لارڈ مانسفیلڈ جیسٹس (Lord Mansfield C. J.) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انھوں نے سماعت مقدمہ کے وقت اعلان کیا کہ عدالت کا اجلاس وہاں اس وقت اس لیے نہیں ہوا ہے کہ وہ قواعد شہادت کو سڈرفن اور کیبل (Siderfin and Keble) سے سیکھے "سڈرفن کے یہ رپورٹ ان کے اس اعلان سے تقریباً سو سال پہلے شروع ہو چکے تھے۔ سن ۱۸۲۱ء میں ملکہ کارولین (Queen Caroline) کے خلاف کارروائی میں ایبٹ میر مجلس (Abbot C.J.) نے دارالامر کے ایک سوال کا ججوں کی جانب سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کی دانست میں یہ شہادت کا ایک اصول ہے جو اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انگلستان کے قانون عمومی کا کوئی اور حصہ۔ کہ مضامین دستاویز کو اگر دستاویز موجود ہو تو خود اس کو پیش کر کے ثابت کیا جاتا ہے۔ زبانی شہادت سے ثابت نہیں کیا جاسکتا" برخلاف اس کے فلیس وایماس (Messrs Phillipps and Amos) کی کتاب شہادت میں سن ۱۸۳۳ء میں طبع ہوئی یہ کہا گیا ہے کہ وہ قانون شہادت جس کے مطابق آج کل عدالتوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ تقریباً تمام تر لارڈ ریمینڈ سا کلڈ اور اسٹرینج (Lord Raymond, salkeld and strange.) رپورٹ کنندگان کے زمانے کے بعد بنائے۔ یعنی اس زمانے میں جو انقلاب سن ۱۷۸۸ء کے کچھ ہی بعد شروع ہوا۔ اور جارج دوم کے عہد حکومت کے بڑے حصے کے

سنہ ولیم ہاکسٹن جلد ۱ صفحہ ۳۶۶۔

سنہ برادرپ و بینگھم رپورٹس (Broderip & Bingham Reports) جلد ۲ صفحہ ۲۸۹۔ دیکھئے نیچے

وفات ۱۷۷۲ تا ۱۷۹۱۔

سنہ صفحہ ۳۳۵۔

گزر جانے کے بعد ختم ہوا۔ اور شہادت مصنفہ فلیس (Phillipps on Evidence) کے طبع دہم میں جو ۱۸۵۲ء میں طبع ہوئی۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اہم اصول جو نئی سنائی شہادت کو مسترد کرتا ہے۔ بہت قدیم نہیں ہے۔ اور اول ترین مقدمات میں سے ایک جس میں اس پر عمل کیا گیا وہ سامسن بنام یارڈلے (Samson v Yardley) میقات ایشر ۱۹ چارلس دوم ۲ کیبل ۲۲۳ ہے

دفعہ ۱۱۰: صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ گو ”قانون شہادت“ نسبتاً

جدید زمانے کی پیداوار ہے۔ لیکن اکثر بڑے اصول جن پر وہ مبنی ہے قدیم زمانے سے معلوم تھے۔ اور تسلیم کیے جاتے تھے۔ اور نظام قدیم کی ماہیت اور جدید نظام کے فوائد دکھلانے کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ ان اصولوں کی جانچ کی جائے۔

دفعہ ۱۱۱: عدالتی شہادت سے متعلق تمام قواعد کو اصلی و منقولی

دو قسموں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ اول الذکر اس امر سے متعلق ہوتی ہے۔ جس کو ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور موخر الذکر طریقہ ثبوت یا اس کو ثابت کرنے کے طریقے سے متعلق ہوتی ہے۔ اول الذکر کے قاعدے صرف تین ہیں۔ (۱) شہادت پیش کردہ کلیۃً امور نزاعی سے متعلق ہونی چاہئے۔ (۲) بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو اگر فریقین کی جانب سے شہادت نہ پیش ہو تو مقدمہ ہار جائے گا۔ اور (۳) جس فریق پر بار ثبوت ہو۔ اس کے لیے یہ کافی ہے کہ مغز سخن یا امر متقیح طلب کو ثابت کرے۔ اغراض عدل گستری کے لیے یہ قواعد اتنے معقول اور ضروری ہیں۔ کہ کسی ایسے نظام کا دریافت کرنا مشکل ہوگا۔ جس میں ان کا کم سے کم

۱۔ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵۔ نئی سنائی شہادت سے اصول کی مفصل تاریخ کے لیے دیکھئے شہادت مصنفہ ہوگنور (Wigmore, Ev.)
دفعہ ۱۲۶۱ شہادت کی ابتدائی کتاب مصنفہ تھیر صفحہ ۱۰۹ تا ۱۳۶۔ شہادت مصنفہ فلیس طبع ششم صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۴۔

نظری وجود نہ ہو۔ چاہے مصنوعی اور فنی جتوں سے کبھی کبھی ان کا اثر کتنا ہی کم یا زیادہ کیا گیا ہو۔ اور اسی لیے ان کو ہمارے نظام میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ منقولی قواعد لازمی طور پر تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض اتنے ہی عالمی اور ضروری ہیں جتنے کہ اصلی قواعد۔ غالباً کوئی ایسا مجموعہ قانون کبھی نہیں گزرا ہے۔ جس میں امور مانع تقریر مخالف۔ قیاسات حلف اور صداقت کی دوسری تہدیدیں نہیں تھیں۔ یا جس نے اس اصول اعظم کے قیام کو جو معاشرے کے امن کے لیے حد ضروری ہے۔ فراموش کر دیا تھا کہ امور و عادی کو جن کا ایک وقت یا ضابطہ اور عدالتی طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہو فیصل شدہ سمجھا جائے اور دوبارہ ان کے متعلق نزاع نہ ہونے دی جائے۔ اسی طرح ہم ان تمام اصولوں کا اپنی قدیم کتابوں میں کافی تذکرہ پاتے ہیں۔

۱۔ اس امر پر کہ شہادت تنقحات تک محدود ہونی چاہئے۔ اور اسی لیے شہادت کا قابل اذخاں ہونا پلید ٹکس پر موقوف ہوتا ہے۔ دیکھئے قانون عمومی مصنفہ فیچ صفحہ ۶۱۔ اور ایریکس (Year Books) سے مقدمات جو مختصر مصنفہ نرول میں جمع کئے گئے ہیں۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ صفحہ ۸۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۲۴۔ ۲۸ وغیرہ نیز یہ امر کہ بارثوت اس فرق پر ہوتا ہے جو کسی امر کا وجود بیان کرتا ہے۔ قدیم ترین زمانوں سے قانون کا ایک مسئلہ اصول رہا ہے۔ دیکھئے براکٹن (Bracton) کتاب ۴ باب ۱ صفحہ ۳۰۱ ب۔ فٹزہربرٹ (Fitzherbert) کی (Natura Brevium) صفحہ ۱۶۶ میقات پیری لک برٹلٹن صفحہ ۶ ب۔ انسٹیوٹ جلد ۲ صفحہ ۶۶۲۔ انسٹی ٹیوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۹ لیونارڈ رپورٹس (Leonard Rep) جلد ۳ صفحہ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱

خصوصاً امور مانع تقریر مخالف کا۔

دفعہ ۱۱۲: شہادت کے بہت سے دوسرے ثانوی مرتبے کے قواعد

ایسے اصولوں پر مبنی ہیں جو گوانتے ہی مطابق عقل اور کامل عدل گستری کے لیے اتنے ہی درکار ہیں۔ لیکن بادی النظر میں اتنے ضروری نہیں معلوم ہوتے ہیں۔ اور جو خاص صورتوں میں ان کے نفاذ کی دشواریوں کے باعث۔ یا ان کے اطلاق میں بڑی دانشمندی کی ضرورت ہونے کی وجہ سے بعض وقت آسانی سے نظر انداز کر دئے جاسکتے ہیں۔ انھیں میں اس منصفانہ اصول کا بھی شمار کیا جاسکتا ہے جو قانون رومیا میں بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ ”دو شخصوں کے باہمی معاملے سے کسی تیسرے شخص کو متاثر نہیں ہونا چاہیے۔“ یعنی کسی شخص کو دوسروں کے افعال یا الفاظ سے جن کا وہ نہ فریق اور نہ شریک تھا۔ اور اسی وجہ سے نہ ان کو روک سکتا تھا۔ اور نہ ان پر قابو رکھ سکتا تھا متاثر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- ۴۵ الف - قاعدہ ۳۱ - اور ہماری قدیم کتابوں کے اشاریوں میں عنوان امر مانع تقریر پلٹ
دیکھئے اور ابتدا ایڈورڈ دوم کے زمانے کی ایریک سے کیجئے۔ ہمارے قدیم مصنفوں کے قیاسات یا ادارات قانونی کا ذکر
کرنے کی مثالوں کے لیے دیکھئے فلیٹا (Fleta) کتاب ۳ باب ۳۴ - دفعات ۵۴ - براکٹن کتاب ۱ باب ۹ دفعہ ۴ -
لٹلٹن دفعات ۹۹ - اور ۱۰۳ - لگ برٹلٹن ۴۲ الف اور ب - ۶۷ ب - ۷۷ ب - ۹۹ الف ۲۳۲ ب ۳۷۳ الف
وب - ۵ لگ صفحہ ۹۸ ب ۶ لگ ۷۶ الف - ۱۰ لگ ۵۶ الف - ۱۲ لگ ۴ و ۵ کروک زمانہ ایلیزبتھ (Cro. Eliz.) ۹۲
قاعدہ ۲ - کروک زمانہ جیمس ۲۵۲ - قاعدہ ۶ - اور ۴ - قاعدہ ۲۹ - کروک زمانہ چارلس ۳۱۷ - قاعدہ ۱۲ - اور ۵۵۰ قاعدہ ۲
یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ازمنہ وسطیٰ میں تمام عیسائی ممالک میں بشمول اس ملک کے حلف کا مسلسل استعمال بلکہ بجا استعمال
کیا جاتا تھا۔ اور اس ملک میں حلف پر بطور معیار صداقت ہمیشہ اصرار رہا۔ اور حلف و جنگ کے نام سے اس کے
بھی عدالتی حلف کے طریقے تھے۔ اور قدیم قانون موضوعہ ۴ ہنری چہارم باب ۲۳ - کی رو سے امر فیصل شدہ کے جواز کے
متعلق قرار دیا گیا ہے کہ ”ہمارے آقائے ولی نعمت بادشاہ کی عدالتوں میں فیصلہ ہو جانے کے بعد فریقین اور
ان کے ورثا کو پرامن رہنا چاہئے۔ جب تک کہ اس فیصلے کی تہنیک دار العوام کے ذریعے سے۔ یا اگر غلطی ہو تو
غلطی کی وجہ سے نہ کی جائے۔ اسی طرح جیسے ہمارے بادشاہ کے آبا و اجداد کے وقت سے ہوتا آیا ہے۔“ نیز دیکھئے
قانون موضوعہ دیسٹ منسٹر ۲ - (۱۳ - ایڈورڈ اول - قانون موضوعہ نمبر ۱) باب ۵ دفعہ ۲ -
۱۷ دیکھئے مجموعہ قانون روما کتاب ۷ عنوان ۶۰ - سطر ۲۰ - مورالڈ کر سطر میں اس کو قانون کی شہور بات کہا گیا ہے

نہیں ہونا چاہئے۔ لوگوں کو اس سے بطور ایک مسلمہ اصول قانون استناد کرتے ہوئے ہم ایڈورڈ دوم کے عہد حکومت جیسے قدیم زمانے میں بھی پلے ہیں۔ اسی عنوان کے تحت یہ بڑا اصول بھی آتا ہے جس کا نسخی سے نفاذ (جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے) انگریزی قانون شہادت کا ایک خاص اقدیانہ ہے۔ یعنی تمام مکسوی یا بالواسطہ شہادت کی نامنظوری ہم اس اصول کے اس حصے پر جو تحریری دستاویزات سے متعلق ہے ایرٹ لارڈ چیف جسٹس (Lord Abbot C. J.) کے مقولات دیکھ چکے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قدیم قانون دانوں کو متام سنی سائی یا بالواسطہ شہادت کی کمزوری کا پورا وقوف تھا۔ مثلاً سر ایڈورڈ کک نے سترھویں صدی کی ابتدا میں بطور ایک اصول قانون قرار دیا کہ "ایک رویت کا گواہ سنی سائی شہادت دینے والے دس گواہوں کے برابر ہے"۔ گواہ رویت تمام گواہوں سے بڑھ کر ہے" اسی طرح مقدمہ ٹامس (Thoma's Case) میں ججوں نے قرار دیا تھا کہ قوانین موضوعہ یکم ایڈورڈ ششم باب ۱۲ دفعہ ۲۲ اور ۱۶۵۹ ایڈورڈ ششم باب ۱۱ دفعہ ۱۲ کے اس حکم کی غدارگی یا بغاوت کے لیے کسی شخص کے خلاف بغیر دو جائز الزام لگانے والوں کے حلف کے کارروائی نہ کی جائے تحصیل ہو جائے گی اگر ان میں سے ایک شخص اپنے ذاتی علم کی بنا پر گواہی دے۔ اور دوسرا کسی قیسے سے خبر پا کر اور وہ کسی ایسے چوتھے شخص سے سن کر جس سے پہلے شخص نے کہا تھا۔ گواہی دے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: نیچے صفحات ۵۰۶ تا ۵۱۰ اس اصول کی تاریخ اور وسعت موجودہ کے لیے دیکھیں
فین (Phipson) طبع ششم صفحات ۱۵۹-۱۶۰۔

۱۔ مقدمہ دفعہ ۲۹۔ اور پیچھے دفعہ ۸۹۔ دیکھئے نیچے صفحات ۴۴۲ تا ۵۰۵ الف۔

۲۔ اوپر دفعہ ۱۰۹۔ دیکھئے فلیٹا کتاب ۶ باب ۳۲ عنوان ۱۔ ۱۶۵۹ ایڈورڈ ششم باب ۲۲۔ یہ اصول رویتوں کو بھی معلوم تھا۔

ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۴ سطر کتاب ۲۶ عنوان ۵۔ مجموعہ قانون روم کتاب ۴ عنوان ۲۱ سطر ۵-۴-۱۱۔

قانون روم مصنف ڈوما حصہ اول کتاب ۳ عنوان ۶۔ دفعہ ۲۔ ذیلی صفحات ۱۰-۱۱۔

۳۔ انسٹیٹیوٹ کتاب ۴-۲۴۹۔

۴۔ مقدمہ ٹامس ڈیور ۹۹۔ ب قاعدہ ۷۵۰۔ مینٹا ایڈورڈ یکم باب ۱۱۔

اس کے متعلق سر ایڈورڈ لاک کہتے ہیں کہ ”یہ عجیب رائے ہے کہ کوئی شخص سنی سنائی شہادت کی بنیاد پر الزام لگا سکے اور کہتے ہیں کہ لارڈ لیمے (Lord Lumby's Case) (میتقات ہنیری - ۴ ایلیزیتھ) کے مقدمے میں اس نظریے سے ججوں نے کلیتہً انکار کر دیا اور چیف جسٹس ڈایر (C. J. Dyer) کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اس کے متعلق رپورٹ انھوں نے خود دی تھی ہے۔ اور سر ماثیو ہیل (Sir Matthew Hale) نے بھی ذکر کیا ہے کہ ٹامس کا مقدمہ منسوخ کر دیا گیا۔ اور جوں جوں قانونی تاریخ کا زمانہ بڑھتا گیا اساتذہ اس پر متفق ہوتے گئے۔ اور کم سے کم سترھویں صدی کے نصف آخر میں سنی سنائی یا بالواسطہ شہادت کی غیر قطعیت عام طور پر تسلیم کی جانے لگی۔ اس زمانے کے سرکاری چالانات میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ اور بعض وقت اس پر ایسے اشخاص نے بھی اعتراض کیا تھا جو قانونی پیشے سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ اسقف عظم لاڈ (Archbishop Laud) نے اپنی جوابدہی میں کہا تھا کہ ان کے خلاف کچھ ایسی بھی شہادت پیش ہوئی ہے۔ جو سنی سنائی شہادت ہے۔“ اور لارڈ ولیم رسل (Lord William Russel) نے

۱۔ انسٹیٹیوٹ کتاب ۲ صفحہ ۲۵۔

۲۔ ایضاً صفحہ ۲۴۔

۳۔ بیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۱ صفحہ ۳۰۶۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۸۷۔ ان اساتذہ کا غالباً یہ مطلب نہیں تھا کہ دوسرے گواہ کی گواہی کو بالواسطہ ہونے کی وجہ سے نامنظور کرنا چاہئے۔ بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ چونکہ وہ پہلے گواہ سے منقول تھی اس لیے وہ صرف اس گواہی کا اعادہ تھی۔ اور اس لیے اس قانون کے تحت ایک دوسرے الزام لگانے والے کی گواہی نہیں سمجھی جاسکتی تھی۔ دیکھئے ہیل مقام مذکور پر۔ اور پلیمس آف دی کراؤن از ہلکس جلد ۲ (Hawk. P. C) ۲۵۔ دفعہ ۱۴۱۔

۴۔ سامس بنام یارڈلے ۲ کیبل (۵) ۲۲۳۔ میتقات ایشر ۱۹ چارلس دوم۔ لٹرل بنام رینل ۱۔ جدید ریپورٹس ۲۸۲۔ اور اگلی تین نوٹوں کے حوالے۔

۵۔ ہوولڈن اسٹیٹ ٹرائس جلد ۹ صفحہ ۶۰۸۔ ۸۴۸۔ ۱۰۹۲۔ ۱۱۲ ایضاً ۱۲۵۴۔

۶۔ ۴ ایضاً ۱۴۴۔

جب وہ چالان کئے گئے تو اجلاس پر کہا کہ ان کے خلاف بہت سختی کی گئی ہے۔ کیونکہ ان کے خلاف بہت سی سنی سنائی شہادت پیش کی گئی ہے۔ اور عدالت نے اس اعتراض کو فوراً قبول کر لیا۔ لیکن جس طرح پر اس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا۔ اس کا ذکر ہم ابھی کریں گے۔ اور مقدمہ میقات نیگلنس (Mich. T.) ۱۹ جیمس اول میں یہ اصول کہ گواہوں کی رائیں قانونی فیصلے کی صحیح بنیاد نہیں ہیں۔ عدالت اسٹار چیمبر (Star Chamber) میں بھی تسلیم کیا گیا۔

دفعہ ۱۱۳: ہم شہادت کے جن اصولوں کو بالکل نئے سمجھنے کے عادی

ہیں۔ ہمارے آبا و اجداد کے ان سے واقف ہونے کی اور بھی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ ثبوت سے متعلق عدالتی عمل کے قواعد بھی ان کو معلوم تھے۔ مثلاً یہ قاعدہ کہ مقدمات میں ان فریقوں کو ابتدا کرنی چاہئے۔ جن پر ثبوت ہوتا ہے۔ اور یہ کہ ہدایتی سوالات نہیں کرنا چاہئے۔ وغیرہ۔

دفعہ ۱۱۴: لیکن گو اس طرح پر قانون شہادت کے اساسی اصولوں کا

ہمارے آبا و اجداد کی کارروائیوں میں پتا چلتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ انھوں نے ان اصولوں کو کسی نظام کی شکل میں مدون کیا تھا۔ یا یہ کہ ان کو واجب التعمیل مانا تھا۔ اور اسی کی مستقلانہ و غیر جانب دارانہ عدل گستری کے لیے ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ سوائے قیاسات قانونی کے جو قانون کا جزو تھے۔ اور اسی لیے ان پر عمل کرنا صاف طور پر مناسب تھا۔ اور بعض

۱۹ ایضاً ۶۰۔

۱۱۔ اڈمس بنام کیان۔ ڈائرپورٹس کے حاشیے پر دیا گیا ہے ۱۷۸۵ء ۵۳ ب۔ قاعدہ ۱۱۔

۱۲۔ غیر موسوم بلٹن رپورٹس ۳۶۔ ہیڈن بنام ابگریف ۳۔ لیونارڈ ۱۶۲۔ قاعدہ ۲۱۱۔ گولڈسبرورپورٹس

(Gouldsb) ۲۳۔ قاعدہ ۲۰۔

۱۳۔ نیٹیوٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۹۔

دوسری صورتوں میں شہادت کے اصولوں کو صرف ہدایتی تصور کیا جاتا تھا جن پر جوں اور اہل جوری کا عمل کرنا یا نہ کرنا ان کی صوابدید پر موقوف تھا۔ اس کی بہترین مثال سنی سنائی یا بالواسطہ شہادت کے متعلق عمل میں ملے گی۔ یہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے قدیم قانون داں اس کی کمزوری سے پوری طرح واقف تھے لیکن وہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کا نامنتور کرنا ان کے لیے قطعاً ضروری

ہے مثلاً رولف بنام ہامپڈن (Rolfe v. Hampden. T. 34. Hen. VIII.) (ہیقات ٹریبنٹی ۳۷ ہنری ہشتم) کے مقدمے میں اراضی کے ایک وصیت نامے کو جو (قانون انسداد فریب سے پہلے) ایک قدیم کاغذ پر لکھا ہوا تھا۔ ثابت کرنے کے لیے تین گواہوں کی گواہی منظور کی گئی۔ جن میں سے ایک نے ذاتی علم کی بنا پر گواہی دی تھی۔ اور باقی دو نے دوسروں سے سنا کر۔ اور لارڈ چیف جسٹس ڈایر (Lord C. J. Dyer) جنہوں نے اس مقدمے کی روایت کی ہے۔ اس میں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ”جوری نے مذکورہ بالا گواہی کا کچھ لحاظ نہیں کیا“ اور کچھ زمانے بعد عدالتوں کا خیال تھا کہ گوسنی سنائی شہادت صحیح معنی میں شہادت نہیں ہے۔ تاہم وہ باضابطہ شہادت کی ابتدا۔ وضاحت و تائید کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۱۱۵: لیکن انقلاب ۱۹۸۸ء سے پہلے بہت سے ایسے فیصلوں

کی مثالیں ملتی ہیں۔ جو مذکورہ بالا فیصلوں سے بہت زیادہ بُرے تھے اور جن کا راز ایک ایسے امر میں پوشیدہ تھا۔ جس کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جب تک جج یہ سمجھتے تھے کہ شہادت کے اصولوں پر عمل کرنا یا نہ کرنا ان کی

۱۔ ڈایر پورٹس صفحہ ۵۳ ب قاعدہ ۱۱۔

۲۔ پلیس آف دی کراؤن از ہاکس جلد ۲۔ صفحہ ۴۶۔ دفعہ ۱۴۔ ”خلاصہ شہادت“ از بلیک۔ ڈایر

”دکے“ ۱۴۳۶۔ ”ٹریبلز پرپلے“ صفحہ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ جدید پورٹس ۲۸۳۔

صوابدید پر موقوف ہے۔ تو لازماً اس زمانے کے اعلیٰ امتیاز شاہی کے تصورات کی وجہ سے۔ اور اس وجہ سے کہ وہ کلیتہً پادشاہ کے دست نگر تھے۔ وہ اپنی صوابدید کو پادشاہ کی طرف داری میں استعمال کرتے تھے۔ اور کوئی ایسے عام قواعد وضع نہیں کرتے تھے۔ جن سے عالمہ کو سرکاری مجرموں کے خلاف چارہ بھرتی میں دشواری پیش آتی۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سوٹھویں صدی اور ابتدائے ترھویں صدی میں یہ ایک مسلمہ اصول تھا۔ کہ شہادت کے اصول و عمل درآمد۔ بغاوت سنگین اور شاید جرم سنگین کے مقدمات میں بھی معمولی مقدمات میں شہادت کے اصول اور عمل درآمد سے جدا ہیں۔ پس گو قانون عمومی کے قدیم ترین زمانے کے مسلمہ رواج کی رو سے گواہوں کو حلف دیا جاتا تھا۔ اور کھلی عدالت میں ان پر سوالات ابتدائی اور جرح بھی کی جاتی تھی۔ لیکن ججوں نے بغاوت (عداری) کے مقدمات میں ان کی شخصی موجودگی کو لازمی قرار دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ قرار دی کہ ایسا کرنے سے پادشاہ کی ہلاکت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وغیرہ۔ اس فرق کے قائم کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قسم کے مقدمات میں نہ صرف نہایت ہی کمزور و خطرناک شہادت منظور کی جاتی تھی۔ بلکہ پوری کارروائی اس طرح پر چلائی جاتی تھی کہ جس سے راستی و انصاف کے ہر اصول کی خلاف ورزی ہوتی تھی۔ سر فیلیپس (Mr. Phillipps) کہتے ہیں کہ ”جمہوریت سے پہلے سرکاری

۱۔ دیکھئے پلیس آف دی کراؤن از ہاکنز جلد ۲ باب ۲۶ دفعہ ۹۔ اور نوٹس مابعد کے حوالے۔

۲۔ اسٹانڈرڈ پلیس آف دی کراؤن (Staundf. P. C.) صفحہ ۱۶۴۔

۳۔ مقدمہ سروالٹر الھے ۲۔ ہودل اسٹیٹ ٹریلس ۱۹ عالم اپنی تاریخ انگلستان میں ایل آف اسٹرا فورڈ کے مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”اصول شہادت لیجن کا آج اتنی احتیاط سے تعین کیا گیا ہے۔ اس زمانے میں یا تو بہت ہی نامکمل طور پر مانے جاتے تھے۔ یا ان کی مسلسل خلاف ورزی کی جاتی تھی۔“

۴۔ شہادت مضبوط فیسن جلد ۱ صفحہ ۱۶۶ طبع دہم۔

مقدمات میں سرے سے لے کر آخر تک بدترین قسم کی سنی سنائی شہادت منظور کی جاتی تھی۔ مثلاً ایسے گواہوں کے اظہارِ رات قبول کئے جاتے تھے جن کو عدالت میں بطور گواہ طلب کیا جاسکتا تھا۔ یا جن کو کہ سرائے موت سنائی جا چکی تھی۔ یا جنہوں نے اقبالِ جرم پر دستخطِ عہدہ دارانِ حکومت کی موجودگی یا شکیبازی کی اذیت کی وجہ سے کئے تھے۔ اسی طرح مقدمہ سرنگولس بھراک مانڈ (Sir Nicholas Throckmorton) میں اصل شہادت ایک ایسے شخص کا اظہار تھا۔ جسے بغاوت کے جرم میں سزا سنائی جا چکی تھی۔ اور جس کا قتل وقتاً فوقتاً اس لیے ملوث کیا گیا تھا۔ کہ اس کو ملزم کے خلاف شہادت دینے کی ترغیب ہو۔ پادشاہ کی طرف داری اور ملزم کی مخالفت میں قانون کی بہت سی غلط تعبیروں میں سے جن سے یہ مقدمہ بھرا ہوا ہے۔ ایک یہ بھی تھی کہ عدالت نے بغیر ثرائے قرار دیا کہ قانونِ بغاوت ۲۵ ایڈورڈ سوم باب ۲ دفعہ ۵ کے ان الفاظ کے کہ جن اشخاص پر بغاوت کا الزام لگایا جائے ”ان کو ان کے جیسے اشخاص کی شہادت پر سزا دینی چاہئے“ معنی یہ ہیں کہ ان کو سزا جو ری کے فیصلے پر نہیں بلکہ ایسے اشخاص کی شہادت کی بنا پر دینی چاہئے جن کو کہ بغاوت کی سزا سادی جا چکی ہو۔ اور جو ملزموں کو اپنی بغاوت میں شریک بتلائیں اور اسی وجہ سے وہ ان کے جیسے لوگ ہوں۔ عہدِ شاہی کے بعد حالات اصلاح پذیر ہوئے۔ گواہ شخصی طور پر حاضر ہوتے تھے۔ لیکن بالواسطہ شہادت سننے کا عمل جاری رہا۔ جج تسلیم کرتے رہے کہ وہ شہادت نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ جو ری پر اس امر کو واضح کر دیں گے

۱۔ ہول ایٹ ٹرائس ۵۶۹ - جلد ۱۔

۲۔ شہادت مصنفہ تھیں جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ طبع دہم۔

۳۔ ہول ایٹ ٹرائس صفحہ ۸۸۹۔

۴۔ دیکھئے مقدمہ لانگ ہارن، ہول ایٹ ٹرائس ۴۴۱۔ لارڈ ولیم رسل کا مقدمہ ۹۰ ایضاً ۶۰۸۔

الکرمان سٹی کا مقدمہ ایضاً ۴۸۸ مقدمہ چارناک ۱۲۔ ایضاً ۴۱۴۔ اور ۱۴۵۴۔

مثلاً لانگ ہارن (Langhorn) ۳۱ چارلس دوم کے مقدمے میں انکنز جسٹس (Atkins, J.) نے ایک گواہ کے گواہی دیتے وقت بیچ میں دخل دے کر کہا کہ ”وہ قیدی کے خلاف شہادت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سنی سنائی شہادت ہے۔“ اور اسکرگس میجر جسٹس (Seroggs, C. J.) نے اضافہ فرمایا کہ ”وہ بیچ کہتے ہیں۔ اور جو ری کو ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جو کچھ دوسرا شخص کہے وہ ملزم کے خلاف شہادت نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف کوئی بیان شہادت نہیں ہوتا ہے جب تک کہ وہ گواہ کے ذاتی علم پر مبنی نہ ہو۔“ باوجود ان اقوال کے سٹرپلیس کہتے ہیں کہ پوری سازش کے مقدمے میں اصل شہادت مبینہ سازشیوں کے مختلف ممالک میں معاملات کا بیان تھا۔ جو ایک طویل مدت کے بہت سے خطوط سے جمع کیا گیا تھا۔ اور جن کے مضامین کو حافظے سے دہرا دیا گیا تھا۔ کیونکہ گواہوں نے پڑھتے وقت ان خطوط سے کوئی نوٹ نہیں لیا تھا۔ نہ سالہائے سال سے ان کو پڑھا تھا۔ اور نہ پڑھتے وقت ان کے مضامین کو نوٹ کرنے کی ضرورت تھی۔ اور نہ انھوں نے کوئی ایک خط یا اس کی نقل یا کم سے کم خلاصہ بھی پیش کیا تھا۔

مثلاً

دفعہ ۱۱۶: جس نظام کو ”قانون شہادت“ کہتے ہیں وہ سترھویں صدی

کے وسط سے قائم ہونا شروع ہوا۔ کم سے کم ایک عام تبصرے کے لیے یہ تاریخ کافی حد تک صحیح ہے۔ وہ خاص امتیاز جو اس کو ہمارے قدیم نظام اور اکثر قوموں کے نظام سے جدا کرتا ہے۔ یہ ہے کہ اس کے اصول شہادت۔

۱۔ ہودل اسٹیٹ ٹرائلس ۴۴۱۔

۲۔ شہادت مصنفہ فیض صفحہ ۱۶۶۔ طبع دہم۔ مذکورہ بالا اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قیمتی تصنیف پر جسے ”سرکاری مقدمات“ کہتے ہیں۔ اس امر کے متعلق بہت بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ انقلاب سے پہلے کی انگریزی عدالتوں کے معمولی عمل کی صحیح تصویر دکھاتی ہے۔ اور یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ اس کتاب کے بیان کردہ اکثر مقدمہ عبادت نگین کے تھے اور سخت جوش کے زمانے میں چلائے گئے تھے۔

اصلی بھی اور منقولی بھی۔ عام طور پر قانون کے اصول ہوتے ہیں۔ جن کو نافذ کرنا یا ترک کرنا۔ ججوں کی صوابدید پر منحصر نہیں ہوتا۔ بلکہ جو عدالت جو ریاضہ مقدمہ اور گواہوں پر اسی طرح قابل تعمیل ہوتا ہے جس طرح کہ ملک کا باقی قانون عمومی یا قانون موضوعہ۔ اور یہ کہ صرف عدالتی ضابطے کی حد تک جس کی رو سے شہادت کو پیش کرنے کا طریقہ۔ اس کی ترتیب منظوری و نام منظوری منضبط کی جاتی ہے۔ ججوں کو کچھ اختیار تیزی اور وہ بھی ایک محدود قسم کا دیا گیا ہے۔ اسی لیے کوئی جج اسی طرح ممنوعہ شہادت کو اس بنا پر منظور نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی دانست میں کسی خاص مقدمے میں ایسا کرنے سے اغراض عدالت پورے ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ وہ قانون دست مردہ کے اطلاق کو ملتوی کر سکتا۔ یا کسی قانونی وارث کو بیدخلی کی نالاش میں کامیاب ہونے سے اس بنا پر روک سکتا ہے کہ علاوہ نزاعی اراضی کے بھی اس کے پاس بہت کچھ ہونا ظاہر ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ بڑا اصول و نفعہ قائم ہو گیا۔ اور فی الحقیقت مذکورہ بالا عہد سے آج تک ہمارے نظام عدالتی شہادت کی تدریجی ترقی کا مطالعہ فائدے و مسرت کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ ان اصلاحات اور تبدیلیوں کا ذکر کرنا جو اس میں وقتاً فوقتاً عدالتوں اور مقننہ کی جانب سے ہوتے رہے اس کی ترقی کے ایک مختصر خاکے کے حدود سے بہت آگے بڑھ جائے گا۔ اسی لیے صرف چند خاص امور پر نظر ڈالنا کافی ہو گا۔ اور ہم پہلے اس اصول کی اس عہد میں تاریخ کو بیان کریں گے۔ جس کی رو سے سنی سنائی شہادت نامنظور کی جاتی تھی۔

دفعہ ۱۱۱: گویا کہ ہم کہہ چکے ہیں۔ سنی سنائی شہادت کی کمزوری

چارلس دوم کے عہد میں عام طور پر تسلیم کی جاتی تھی۔ لیکن سرما تھیوٹیل نے اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ جب کمسن بچی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو عدالت

اس اصول کو طے شدہ کہتے ہیں۔ تاہم گو اس کو واجب العمل تصور کیا جاتا تھا۔ مگر ان تمام صورتوں تک اس کو وسعت نہیں دی گئی تھی۔ جو اس کے تحت آتے ہیں۔ مثلاً ۱۷۷۹ء میں ایک بہت ہی کمسن بچی پر زنا بالجبر کی نیت سے حملے کے مقدمے میں ہم دیکھتے ہیں کہ بلر جسٹس (Buller, J.) (جو خود ایسے عدالتہائے دیوانی پرحین میں جوری کی مدد سے مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ایک کتاب کے مصنف ہیں) نے وہی طریقہ اختیار کیا جس کا تقریباً سو سال پہلے ہیل نے مشورہ دیا تھا۔ یعنی اس واقعے کے متعلق ان معلومات کو جو بچی نے جس کا اظہار نہیں لیا کیا تھا۔ دوسرے اشخاص سے بیان کیا تھا۔ بطور شہادت منظور کیا۔ اس پر عدالت بالا کے لیے سوال محفوظ کیا گیا۔ جہاں تمام ججوں نے اس طریقے کو ناپسند کیا۔ اور آئندہ کے لیے ایک مستقل اصول بچوں کی گواہی کے متعلق قرار دیا۔ اس کے باوجود یہ کہا گیا ہے کہ جب ۱۸۰۸ء میں ایک پانچ سالہ بچی پر زنا بالجبر کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تو اسی قسم کی قابل اعتراض شہادت پھر منظور کی گئی۔ لیکن پھر سوال کے محفوظ کئے جانے پر ججوں نے حسب توقع قرار دیا کہ وہ شہادت صاف طور پر ناقابل ادخال تھی۔ اور حال کی ایک مستند کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۷۹۰ء تک بھی مجسٹریٹ کے رویہ و اظہار کے متعلق (چاہے وہ فوجداری الزامات پر لیے گئے ہوں یا دوسرے امور پر سنی سنائی شہادت کے خلاف کوئی طے شدہ اصول نہیں تھا اور یہ کہ اس اصول کے بہت سے مستثنیات جو پہلے تسلیم کیے جاتے تھے۔ انھیں کچھ ہی عرصہ پہلے بہت محدود کر دیا گیا ہے۔ اس صدی ہی میں جن اساتذہ

۱۔ دیوانی مقدمات جوری از بل Bull N. P. ۱۹۴ "نصفت" مصنفہ فانبل کو (Fonb. Eq.) جلد ۲ صفحہ ۴۵۰۔

۲۔ ملک بنام بریزیر ایچ۔ کامن لا ۱۹۹۔

۳۔ ملک بنام مگر قلی نسخہ جس کا ذکر شہادت، مصنفہ فلیس وایاس صفحہ ۶ میں کیا گیا ہے۔ اور شہادت مصنفہ فلیس صفحہ ۱۰ طبع دہم۔

۴۔ شہادت مصنفہ فلیس صفحہ ۱۹۵ و ۱۶۶۔ طبع دہم۔ دیکھئے ملک بنام بنام رجسٹر ۱۸۰۸ء۔ ۵۔ ایسٹ ۱۰۹۔

نے شہادت پر لکھا ہے۔ سنی سنائی شہادت کو نامنظور کرنے والے اصول کو معروف و مشہور تصور کرتے ہیں۔

۱۰۲

دفعہ ۱۱۸: قانون شہادت کے دوسرے حصے بھی اٹھارھویں اور

انیسویں صدی میں ایسی ہی اصلاحات سے ممتاز ہیں۔ یہ اصلاحات بڑی حد تک قانون نظائر کے ذریعے کی گئیں۔ گواٹھارھویں صدی میں قانون موضوعہ کے ذریعے سے بھی ہوئیں۔ لیکن زیادہ تر اور نہایت وسیع پیمانے پر انیسویں صدی میں قانون موضوعہ ہی کے ذریعے سے عمل میں لائی گئیں جیسا کہ قوانین موضوعہ کی اس فہرست سے ظاہر ہوگا جس کو ہم ابھی پیش کریں گے۔ اور جو شہادت سے عام طور پر یا صرف شہادت ہی سے متعلق ہیں۔

لکھت کے مقدمات میں حلف ناموں کے ذریعے سے شہادت کی تاریخ کچھ کم عجیب نہیں ہے۔ عدالت چانسرری قانون روم کے عملدرآمد کی متبع کرتے ہوئے مقدمات کو حلف ناموں کی شہادت پر تفصیل کرتی رہی جس کے ساتھ کبھی کبھی زبانی جرح بھی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ۱۸۵۲ء میں پارلیمنٹ نے مداخلت کی۔ اور ۱۸۵۱ء و کٹوریا باب ۸۶ دفعات ۲۸ و ۳۰ کی رو سے حکم دیا کہ فریقین میں سے کسی کی خواہش پر شہادت زبانی طور پر لی جائے گی۔ ۱۸۵۵ء میں ایک گشتی نافذ کی گئی۔ جس کی وجہ سے یہ قوانین بڑی حد تک بے اثر ہو گئے۔ ۱۸۵۹ء میں چانسرری کٹوران شہادت نے رپورٹ کی کہ مناسب ہوگا کہ فریقین کے مابین اہم امور نزاعی کی زبانی شہادت کے ذریعے سے سماعت کے لیے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۱۰ ریل وریان ۲۳۵۔ ممتلک لیونگ کیس جلد ۲ اور وہ مقدمے جن کا اس میں حوالہ دیا گیا ہے۔
۱۔ شہادت نصفہ پوچھنے کا طریقہ صفحہ ۲۸۳ و ۲۸۴۔ اور بہت سی جدید کتابیں۔
۲۔ دیکھئے دفعہ ۱۱۲ آگے۔

۳۔ حکم چارم مقدمہ ۱۳ جنوری ۱۸۵۵ء۔ حکم نواز دہم مجموعہ احکام چانسرری ۱۸۶۱ء۔ قاعدہ سوم۔ اس حکم کی ابتدا ان الفاظ سے کی گئی ہے کہ ”کوئی مدعی یا مدعی علیہ بذریعہ نوٹس یا اور طور پر خواہش نہیں کر سکے گا کہ

سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ ۱۸۶۰ء میں عدالت نصفیت کے ججوں کو ۲۲ و ۲۳ وکٹوریا باب ۱۲۸ کی رو سے مجاز گردانا گیا کہ وہ اس رپورٹ کی سفارشوں کو جائزہ عملی پہنچانے کے لیے قواعد وضع کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دوسری گشتی جاری کی گئی۔ جن کی رو سے شہادت لینے کے طریقے کو جج کی صوابدید پر چھوڑا گیا۔ اور یہی عمل اس وقت تک رہا۔ جب تک کہ قوانین عدلیہ کی رو سے چانسری عدالت عالیہ انصاف میں ضم نہیں کر دی گئی۔ اور عالیہ عدالت کے موجودہ قواعد کی رو سے حکم ہے کہ عام طور پر تمام فریقوں کے سالیسٹروں کے درمیان کوئی تحریری معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی مقدمے کی سماعت پر گواہوں کا اظہار کھلی عدالت میں زبانی طور پر لیا جائے گا۔ اس لیے نظری طور پر تو زبانی شہادت عدالت چانسری میں بھی مثل عدالت عالیہ کے دوسرے شعبہ جات کے عام قاعدہ ہے۔ لیکن حلف نامے کے ذریعے سے شہادت دینے کا معاہدہ عملاً اتنی بہت سی صورتوں میں کیا جاتا ہے کہ یہاں زبانی شہادت اب بھی عام قاعدہ نہیں بلکہ اس کی استثنائی شکل ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۱۹: ہمارے علم اصول قانون کی دوسری شاخوں کی بہ نسبت

قانون شہادت کی اہمیت ترقی اس عام اصول کا ایک قدرتی نتیجہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر قوم میں قانون کے اصلی قواعد میں اضافی قواعد سے پہلے پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ قواعد جن سے اشخاص یا جانات کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ شہادت پیش شدنی زبانی ہو۔

۱۔ حکم مقدمہ ۵۸۶ فردری ۱۸۶۱ء قاعدہ سوم۔

۲۔ حکم سی دہشتم قاعدہ یکم۔ جب بیان حلفی دینے کی اجازت فریق نے نامناسب طور پر نہیں دی تو لیکن والٹس چانسلر نے اس فریق کو حکم دیا کہ دوسرے فریق کو جس نے اجازت کی ناکام درخواست کی تھی اس کے اخراجات ادا کرے۔ پیرسن بنام ڈیوڈ چانسری ڈیوٹرین ۵۸۶۔

حقوق کی صراحت کی جاتی ہے۔ یا جرایم پیدا۔ اور ان کی سزائیں مقرر کی جاتی ہیں۔ وہ تقریباً معاشرے کے ساتھ ہی عالم وجود میں آتے ہیں۔ برخلاف اس کے ضابطے کو یعنی حقوق کو نافذ کرنے اور تعزیرات کی تہدید کو جامہ عمل پہنانے کے طریقے کو عام طور پر عرصہ دراز تک اور ایک مدت تک ہمیشہ کے لیے بھی ان اشخاص کی صوابدید پر چھوڑا جاتا ہے۔ جن کے ذمے عدل گستری کی جاتی ہے۔ لیکن شہادت کے ہمارے نظام جدید کا قیام ذیل کے ثانوی اسباب کی بنا پر ہوا ہے۔ (۱) تلج کی ماتحتی سے ججوں کی آزادی۔ قانون بند و بست ۱۲ و ۱۳ ولیم سوم باب ۲ دفعہ ۳ سے شروع ہوئی۔ اور یکم جارج سوم باب ۲۳ سے تکمیل کو پہنچی۔ جس کا قدرتی طور پر بڑا اثر سرکاری انالشات اور دوسری انالشات میں مصنوعی فرق کرنے کے انسداد کی شکل میں ہوا۔ (۲) ان اشخاص کو جن پر بغاوت و جرم سنگین کا الزام ہو بذریعہ وکیل جواب دہی کی اجازت دینا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ شہادت کے قابل ادخال ہونے کے متعلق اعتراضات زیادہ ہونے لگے۔ مضمون شہادت پر ججوں کی توجہ زیادہ منطلف کرائی جانے لگی۔ ان کے فیصلے زیادہ غور و فکر کے بعد صادر ہونے لگے۔ اور ان کے فیصلوں کی زیادہ مکمل رپورٹ ہونے اور وہ زیادہ یاد رکھے جانے لگے۔ اور (۳) خصوصاً امور واقعاتی کی سماعت کے لیے عدالت ہائے قانون عمومی کی ساخت میں تدریجی تبدیلی ہونا جیسا کہ سارجنٹ اسٹیفن (Serjeant Stephen) کہتے ہیں۔ اس امر کے متعلق نزاع نہیں ہو سکتی کہ قدیم زمانے میں جوری میں ایسے اشخاص ہوتے تھے۔ جو واقعات کے گواہ ہوتے تھے۔ یا جو کم سے کم واقعات

۱۔ بغاوت میں از روئے قانون ۷ و ۸ ولیم سوم باب ۲ دفعہ ۱۔ اور ۲ جارج سوم باب ۳۰۔ اور گواہ اشخاص جرم جرم سنگین کا الزام ہوتا تھا وکیل کے ذریعے سے اپنی کامل جوابدہی قانون مقدمات جرم سنگین ۱۸۳۹ء ۷ و ۸ ولیم چارم باب ۴ تک نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس قانون سے بہت پہلے وکلا کو اجازت تھی کہ ان کی جانب سے قانونی اعتراضات اور ان پر بحث کریں اور عدالت کے اغراض کی وجہ سے گواہوں پر سوالات ابتدائی اور جرح بھی کر سکتے تھے۔ دیکھئے کتاب ۴ حصہ اول۔

سے ایک حد تک ذاتی طور پر واقف ہوتے تھے۔ اور جو اسی لیے فیصلے میں (مثل آج کل کے) مقدمے میں ثابت شدہ واقعات کی بنا پر اپنی رائے کا نتیجہ نہیں بیان کرتے تھے۔ بلکہ ان واقعات کے متعلق جن کو وہ پہلے سے جانتے تھے۔ اپنی گواہی دیتے تھے۔ یہ واقعہ جو قانون عمومی کے بہت سے قواعد پلڈنگ کی کلید ہے ہمارے نظام عدالتی شہادت بہ خاص روشنی ڈالتا ہے۔ اس امر میں کوئی نزاع نہیں ہو سکتی کہ ارکان جوری کم سے کم ایڈورڈ اول کے زمانے سے ایک قسم کے گواہ ہوتے تھے اور یہ کہ وہ چارلس دوم کے زمانے یا شاید اس کے بہت پہلے ہی سے ایسے گواہ نہیں رہے۔ اور اس اثنا میں یہ نظام ایک عارضی حالت بغیر میں رہا۔ اور جب تک یہ حالت قطعی طور پر ختم نہیں ہو گئی اصول شہادت جو بہت کچھ عدالت کے اجزائے ترکیبی کے وظائف کی صاف صراحت کئے جانے پر موقوف ہوتے ہیں۔ مستقل و متوافق شکل اختیار نہیں کر سکے۔ نظام عدالتی شہادت کے قیام میں اور بھی اسباب کی تائید ہوگی۔ مذکورہ بالا اسباب دراصل تخمینی و قیاسی ہیں۔

دفعہ ۱۲۰: ہمارے نظام عدالتی شہادت کی گو عمر و ماخذ کچھ ہو وہ ایک شریفانہ نظام ہے۔ اور بلا کسی خوف کے تمام دوسرے نظامات سے

۱۔ پلڈنگس "مصنفہ اسٹیفن (Steph. Plead) طبع پنجم ۱۴۵-۱۴۸ اور تیسرے نوٹ ۲۲-۲۳ اس مضمون کی تاریخ کے لیے نیز دیکھئے "شہادت" مصنفہ فیسٹ طبع ششم صفحہ ۲۲۲-۲۲۳۔
۲۔ بشل کے مقدمے (وان ۱۳۵) میں دان ری مجلس (Vaughan) کے مشہور فیصلے کی وجہ سے آخر ترہویں صدی سے تقریباً وہی عمل ہو گیا۔ جو آج کل ہے۔ (اس بیان کا آخری حصہ قابل ترمیم ہے۔ کیونکہ بشل کے مقدمے نے جوریوں کے اس عمل کو کہ وہ ایسی شہادت پر فیصلہ کریں جو عدالت سے باہر حال کی ہوئی ہوتی تھی اور جس کا جج و فریقین کو کچھ بھی علم نہیں ہوتا تھا۔ صراحتاً جسامت رکھا ہے۔ اڈیٹر طبع دوازدہم۔)

اس کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کی اصل خصوصیات قوی و خوبصورت خد و خال میں نمایاں ہیں اور اسکے بڑے بڑے اصول۔ صداقت و عقل سلیم کے مسئلہ اصولوں پر مبنی ہیں۔ لیکن جدید قانون سازی کی تمام اصلاحات کے بعد بھی اس کو کامل نہیں سمجھنا چاہئے۔ برخلاف اس کے اس میں اب بھی خامیاں ہیں۔ جن کو اس کے ہی خواہ افسوس سے دیکھتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اصولوں کا اطلاق بعض وقت غیر مایہ رانہ و غیر محتاط ہاتھوں سے ہوا ہے عام خاکہ بعض جگہ بری طرح بھرا گیا ہے۔ خطیہ جن کو بنفسہ منصفانہ اصولوں کی سرحد پر رہنا چاہئے اس سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ ان صورتوں تک ان کی توسیع سے جن پر وہ قابل اطلاق نہیں ہیں اکثر نا انصافی ہوئی ہے۔ اور کل نظام ہی کو قابل ملاست کھیرایا گیا ہے۔ اس میں اس امر کا بھی اضافہ کیجئے کہ اس نظام کی نسبت جدید نشوونما کی وجہ سے تمام غلط اصولوں یا صحیح اور اچھے اصولوں کے غلط اطلاقات سے جن کو ہمارے آباد و اجداد نے قائم کیا یا ازمنہ وسطی کے رومن قانون دانوں سے اخذ کیا تھا۔ فوراً پیچھا چھڑانا ناممکن ہو گیا ہے۔

دفعہ ۱۲۱: لیکن علاوہ ان خامیوں کے جن کو شاید اتفاقی سمجھ سکتے

ہیں۔ ہمارے نظام میں زیادہ صریح قسم کی خامیاں ہیں۔ مثلاً اس کے واضعان نے پہلے سے مقررہ سرکاری شہادت پر کافی توجہ نہیں کی۔ اور گو اس جانب چند قدم اٹھائے گئے ہیں۔ مثلاً ذیل کے قوانین وضع کرنے سے: قانون اندراج پیدائش و اموات۔ اس کے دفعہ ۳۸ کے تحت رجسٹر پیدائش کے اندراج کی نقل مصدقہ اس کے تمام مضامین

۱۸۵۰ء "قرائنی شہادت" مصنفہ ولسن (Wilks on circumstantial Evidence)

میں بھی ایسی ہی تعریف دیکھئے۔ لیکن مٹرگلن (Gulson) کی رائے ہے کہ گوانگریزی قانون شہادت کا عمل کمال کے اعلیٰ درجے کو پہنچ گیا تھا۔ لیکن اس کے متعلق نظریہ افسوس ناک حد تک ناکافی تھے۔ "فلسفہ شہادت" (دفعات ۶۹۴)

۱۰۵

بشمول تاریخ پیدائش کی شہادت ہوتی ہے۔ اور بعد کے قوانین موضوعہ متعلق اندراج پیدائش۔ نکاح و اموات۔ نیز قانون فیصلہ جات ۱۸۳۶ء اور وکٹوریا باب ۱۱۰ دفعہ ۹۔ ۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۲ دفعہ ۲۲۔ جن کے تحت دعویٰ مدعی سے بعد نالش یا قبل نالش اقبال کر کے اقبالی فیصلہ صادر کرانے کے لیے عدالتی تصدیق ضروری ہوتی ہے۔ اور قانون عدالت پر و بیٹ بابت ۱۸۵۶ء ۲۱ و ۲۰۔ وکٹوریا باب ۷۷۔ دفعہ ۹۱۔ جس کے تحت زندہ اشخاص کے وصیت نامہ جات کو محفوظ رکھنے کے مقامات کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن اصلاح کی اب بھی گنجائش ہے۔ اور ان مضامین پر جو اصول دوسرے اقوام کے قوانین میں اختیار کئے گئے ہیں۔ انھیں مناسب تحفظات و احتیاط کے ساتھ یہاں بھی اختیار کرنا مفید ہوگا۔ ہمارے نظام کی ایک دوسری خامی یہ ہے کہ اس میں کوئی سستا اور فوری طریقہ گواہیوں کو مد اومت دینے یا محفوظ کرنے کا نہیں ہے۔ لیکن مرض کی تشخیص اس کے موزوں علاج سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ اور اس مضمون کی دشواریوں کو دوسرے ممالک کے قانون سازوں نے بھی محسوس کیا ہے اور ہمارے ملک کے قانون سازوں نے بھی۔ لیکن ترقی کی جانب قدم۔ قانون استمراہ شہادت ۱۸۴۲ء۔ ۵ و ۶۔ وکٹوریا باب ۶۹۔ قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۶۷ء

۱۔ بمقدمہ گڈریج۔ بین بنام ہنٹ ۱۹۰۴ء پر و بیٹ صفحہ ۱۳۸۔ ۷۳۔ لاجرٹل پر و بیٹ ۳۳۔ از جی یونٹس (jeune) جنھوں نے مقدمہ ڈنٹل کو ناپسند کیا۔ ۱۸۷۸ء لارپورٹ ۹ اکوٹی صفحہ ۳۷۳۔ از لارڈ رومیلی (Lord Romilly) جس میں ملک بنام دیوکر ۱۸۷۸ء۔ لارپورٹ ۲ اکرون کس ۵۵ کا نتیجہ کیا اور اس مقدمے کو پسند کیا گیا۔ عہ پر و بیٹ نقل مصدقہ وصیت نامے کو کہتے ہیں (ترجمہ)۔

۲۔ قوانین دیوانی مصنفہ ڈراما حصہ اول۔ کتاب ۳ عنوان ۶ دفعہ (۳)۔

۳۔ جس کا مقصد محفوظی و استمراہ شہادت کے ذرائع کو ان مقدمات میں توسیع دینا تھا جو عزت خطاب۔ وغیرہ یا ارضی و شخصی جائداد میں حقیقت یا مفاد سے متعلق ہوتے تھے۔ اور جن کے متعلق کسی حق یا دعوے کی وجہ سے کوئی مقدمہ مستقبل کے کسی واقعے کے وقوع سے پہلے نہیں کیا جاسکتا تھا۔ دیکھیے ویکٹوریا بنام

۳۰ و ۳۱ و کٹوریا باب ۲۵ - دفعہ ۶ - اور قانون اعلان صحیح البنی ۱۸۵۸ء - ۲۲ و ۲۱ و کٹوریا باب ۹۳ کی رو سے اٹھایا گیا مندرجہ الذکر قانون کی رو سے اٹھایا گیا اس کے مجاز کئے گئے کہ اپنی صحیح البنی اور اپنے ماں باپ اور دیگر اسلاف کے نکاح کو ثابت کریں۔ اور اپنے پیدائشی شہری سمجھے جانے کے حق کو بھی۔ اور اب قواعد عالیہ عدالت کی رو سے "کوئی شخص جو اس کے بیان کردہ حالات کے تحت آئندہ کے کسی واقعے کے واقع ہونے پر کسی عزت - خطاب - رتبے یا عہدے کا یا کسی ارضی یا شخصی جائیداد میں کسی حقیقت یا مفاد کا مستحق ہوتا ہو۔ اور جس حق یا دعوے کے متعلق کوئی مقدمہ اس واقعے کے وقوع سے پہلے نہیں کیا جاسکتا ہو۔ کسی ایسی شہادت کے اصرار کے لیے جو ایسے حق یا دعوے کے قیام کے لیے اہم ہونا لاش کر سکتا ہے۔"

قانون محکمہ جات عدالتی ۱۸۷۵ء کے دفعہ ۲۰ کی رو سے نہ قوانین محکمہ جات عدالتی اور نہ عالیہ عدالت کے قواعد "بہ استثناء عدالت کے ان اختیارات کے جو خاص وجوہات کی بنا پر اظہارات یا حلف ناموں کے پڑھے جانے کی اجازت دینے سے متعلق ہیں۔ مقدمات جوری میں گواہوں کے زبانی سوالات کے ذریعے سے شہادت دینے کے طریقے پر یا قواعد شہادت پر متاثر ہوں گے" لیکن جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں حکم سی و ہفتم میں حلف نامہ جات کے ذریعے سے مقدمات عدالت نصف میں شہادت دینے کے عمل کی بعض اہم ترمیمات ہیں۔ کیونکہ اس میں ہدایت ہے کہ کسی مقدمے کی سماعت پر شہادت زبانی طور پر لی جائے گی۔

۱۰۶

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- ساکون ۱۹۰۳ء ۲ چانسری ۳۷۸-۷۲ لا جرنل چانسری ۶۲۹ عدالت مرافعہ میں کیکیو جج جسٹس (Kekewich) کے ایک حکم کو جو اس شہادت کی معفوئی سے متعلق تھا کہ مدعی مدعی علیہ کا بیٹا ہے عدالت مرافعہ نے اس بنا پر منوہ کر دیا کہ امر نزاعی کا فیصلہ اسی وقت قانون اعلان صحیح البنی کے تحت ہو سکتا تھا۔
۱۱ جو فوجداری مقدمات میں معفوئی شہادت کے طریقوں میں وسعت پیدا کرنے کے لیے وضع ہوا تھا۔
۱۲ حکم سی و ہفتم قاعدہ ۳۵ -

سوائے اس کے کہ فریقین متفق ہوں کہ وہ بذریعہ حلف ناجہات لی جائے۔ اور حلف نامے اگر داخل کئے جائیں تو ”ایسے واقعات تک محدود ہوں گے۔ جن کو گواہ اپنے ذاتی علم سے ثابت کر سکتا ہو۔ لیکن درمیانی درخواستیں مستثنیٰ ہوں گی۔ ان کے متعلق اس کی رائے پر مبنی بیانات اور ان کے وجوہات حلف ناموں کے ذریعے سے قابل اذخال ہوں گے۔ اور حکم سی و ہشتم قاعدہ ۳۸ کی رو سے حکم ہے کہ ”جج تمام صورتوں میں کسی فریق یا گواہ کی جس طرح کے دوران میں ایسے سوالات کئے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا جو اس کو تکلیف دہ معلوم ہوں یا مقدمے یا نتیجے کے کسی ایسے امر سے متعلق معلوم نہ ہوں جن کی تحقیق مناسب ہو“

دفعہ ۱۲۲: قوانین موضوعہ جو شہادت کے ضمنی احکام سے متعلق ہیں

تعداد میں بہت ہیں میسٹر ٹیلر (Mr. Taylor) نے شہادت پر اپنی قیمتی و جامع کتاب کے طبع ششم میں (جو ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی) ساڑھے سات سو سے زیادہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن جو قوانین موضوعہ شہادت سے عام طور پر یا صرف شہادت سے متعلق ہیں وہ تعداد میں نسبتاً بہت کم ہیں جیسا کہ ذیل کی فہرست سے ظاہر ہوگا۔

۱۸۰۹ء، جیمس اول باب ۱۲ (قانون قرضہ جات مندرجہ کتب دکان ۱۹۰۶ء) تاجروں کے بھی کھاتے نالش سے ایک سال سے زیادہ کے لئے بنفسہ شہادت نہیں ہوں گے۔

۱۸۶۷ء، ۱۹ چارلس دوم باب ۳۔ اشخاص جن کو حین حیات اجارے دئے گئے ہوں جو سات سال تک مفقودالخبر ہوں اور جنہیں زندہ ثابت نہ کیا جاسکے۔ مر گئے قیاس کئے جاتے ہیں۔

۱۔ یہ تختہ جزء اس تختے سے لیا گیا ہے۔ جو ”قوانین موضوعہ“ مصنفہ جیٹل میں عنوان ”شہادت“ کے تحت دیا گیا ہے۔ بہت سی صورتوں میں مختصر عنوانات دی ہیں جو قانون عنوانات مختصر ۱۸۹۶ء، ۱۸۹۹ء، ۱۹۰۵ء

سلسلہ: ۲۹ چارلس دوم باب ۳: (قانون انسداد فریب) اجارے تین سال یا زائد کے لیے حوالہ جات - باز منتقلی اجارہ جات - ذاتی ذمہ داری کے متعلق وصی کے اقرارات جن کا بدلہ نکاح ہو - بیع اراضی کے معاہدات اور ایسے اقرارات جن کی تعمیل ایک سال کے اندر نہیں ہوگی - تحریری ہوں گے جن پر اس فریق کے دستخط ہوں گے جو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

سلسلہ: ۶ آئین باب ۱۸ (قانون معمر لہ سلسلہ) جب کسی نابالغ یا شادی شدہ قابض حین حیاتی کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ فوت ہو چکا ہے - اور اس کی موت کو فریبا چھپایا جا رہا ہے تو مستحق لہ مابعد ایک حکم حاصل کر سکتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے روبرو حاضر کئے جائیں جس کا اس حکمائے میں ذکر ہو - ایسے قابضان حین حیاتی اگر حاضر نہ کئے جائیں تو مستحق لہ مابعد قبضہ حاصل کر سکتا ہے۔

سلسلہ: ۱۳ جارج سوم باب ۶۲ (ایسٹ انڈیا کمپنی ایکٹ سلسلہ) جو ہندوستان میں گواہوں کے بذریعہ کمیشن اظہار سے متعلق نافذ ہوا تھا۔

سلسلہ: ۴۶ جارج سوم باب ۳۷: (قانون گواہان سلسلہ) گواہ جواب دینے سے اس بنا پر انکار نہیں کر سکتا کہ جواب دینے سے وہ نالاش قرضہ یا ہرجانے کا مستوجب ہوگا۔

سلسلہ: ۵۴ جارج سوم باب ۱۵: (قانون قرضہ جات نیو ساؤتھ ویلز سلسلہ) نیو ساؤتھ ویلز میں قرضہ جات کا ثبوت ایسے حلف نامے کے ذریعے سے جو برطانیہ عظمیٰ میں کسی مجسٹریٹ کے روبرو داخل کیا جائے۔

سلسلہ: ۱- ولیم چہارم باب ۲۲: (قانون شہادت بذریعہ کمیشن سلسلہ) ملک سے باہر گواہوں کے اظہار بذریعہ کمیشن سے متعلق۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۴۰ کٹوریا باب ۱۴ کی رو سے مقرر کئے گئے ہیں۔

۱- اس قانون کی اور قانون جائداد ارضی سلسلہ (۱۸۹۸ و کٹوریا باب ۱۰۶ دفعہ ۳) کی رو سے یہ اجارے اور تین سال سے زائد کے لیے اجاروں کے حوالہ جات اور سپردگی اجارہ جات قانون کا عدم ہیں جب تک کہ بذریعہ دستاویز نہ کئے جائیں

۱۸۳۸ء: یکم و دوم و کٹوریا باب ۱۰۵ (قانون حلف ۱۸۳۸ء)۔ اشخاص پابند ہو جاتے ہیں اگر حلف ان کو ایسی شکل میں دیا جائے جس کو وہ قابل پابندی سمجھتے ہیں۔

۱۸۴۲ء: ۶۵ و کٹوریا باب ۶۹ (قانون اتمرار شہادت ۱۸۴۲ء) ان اشخاص کو جو کسی ایسی جائداد کے مدعی ہوں جو کسی واقعہ آئندہ سے مشروط ہو کسی ایسی شہادت کی محفوظی کے لیے درخواست پیش کرنے کی اجازت ہے۔ جو ایسے دعووں کے لیے اہم ہو۔ انگلستان کی حد تک یہ قانون قانون تصحیح قوانین موضوعہ۔ اور قانون ضابطہ دیوانی ۱۸۸۳ء۔ ۴۶ و ۴۷ و کٹوریا باب ۴۹۔ اور اب حکم سی و ہفتم قواعد ۲۵ تا ۳۸ کی رو سے منضبط ہوتا ہے دیکھئے پیچھے دفعہ ۱۲۱۔

۱۸۴۳ء: ۷۶ و کٹوریا باب ۸۲۔ (قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۴۳ء) انگلستان۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرستان کے کمیشنوں کے روبرو گواہوں کی حاضری کو لازم کرنا۔ ۷۶ و کٹوریا باب ۸۵ (قانون شہادت ۱۸۴۳ء) قانون لارڈ ڈنمن) اس قاعدے کی موقوفی جس کی رو سے گواہ ارتکاب جرم یا ذاتی غرض کی بنا پر شہادت دینے کے قابل ہوتے تھے لیکن ریکارڈ (سجلات) کے فریقین کی یہ ناقابلیت باقی رکھی گئی۔ ۱۸۴۵ء: ۹۸ و کٹوریا باب ۱۱۳: (قانون شہادت ۱۸۴۵ء)۔ "قانون لارڈ بروہام نمبر ۱) سرکاری دستاویزات شہادت میں بغیر مہر یا دستخط کے قابل ادخال ہیں عدالتوں کو ججوں کے دستخط کی عدالتی اطلاع رہنی چاہئے۔

مقامی شخصی قوانین کو شاہی مطبع کے نقول سے ثابت کرنا چاہیے۔ ۱۸۵۱ء: ۱۴۱ و کٹوریا باب ۹۹۔ (قانون شہادت ۱۸۵۱ء)۔ "قانون لارڈ بروہام نمبر ۲) دیوانی کارروائیوں میں فریقین شہادت دینے کے قابل اور شہادت دینے پر مجبور کئے جاسکتے ہیں۔ خارجہ مالک اور نوآبادیات کے سرکاری افعال و فیصلہ جات کو نقول مصدقہ کے ذریعے سے ثابت کرنا چاہیے۔ سرائیابی یا برآۃ صداقت نامے کے ذریعے سے

ثابت کئے جائیں گے۔ سرکاری دستاویزات کے نقول مصدقہ یا تصدیق شدہ کا عام طور پر قابل ادخال ہوتا ہے۔ ہر عدالت جو شہادت سماعت کر سکتی ہے۔ حلف بھی دے سکتی ہے۔

۱۸۵۳ء: ۱۶ و ۱۷ کٹوریہ باب ۸۳۔ (قانون ترمیم شہادت ۱۸۵۳ء۔ "قانون
لارڈ بروہام" نمبر ۳) دیوانی کارروائیوں میں فریقین کے زوجہ و شوہر
شہادت دینے کے قابل اور شہادت دینے پر مجبور کئے جاسکتے ہیں۔
نہ زوجہ اور نہ شوہر ایام ازدواج کے اطلاعات کو ظاہر کرنے پر مجبور
کئے جاسکتے ہیں۔

۱۸۵۴ء: ۱۸ و ۱۹ کٹوریا باب ۳۴: (قانون حاضری گواہان ۱۸۵۴ء) انگلستان۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرستان کی عدالتیں اپنی حد سماعت سے باہر والے گواہوں کو حاضر ہونے پر مجبور کرنے کے لیے حکمنامے جاری کر سکتی ہیں۔ ۱۸۵۴ء کٹوریا باب ۱۳۵۔ (قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۴ء) دفعہ ۲۰۔ دیوانی کارروائیوں میں ایسے گواہ جنہیں از روئے ضمیر حلف اٹھانے سے انکار ہو۔ اقرار صلح کر سکتے ہیں۔ قانون منسوخ کیا گیا۔ اور اس کے بجائے قانون حلف ۱۸۸۸ء وضع ہوا۔ نیچے دیکھئے۔

دفعات ۲۱ تا ۲۷ عہد غلط اقرار صلح مثل دروغ حلفی کے قابل سزا ہے۔
فریق خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کر سکتا ہے وغیرہ۔ یہ دفعات قانون ضابطہ
فوجداری ۱۸۶۵ء - ۲۸ و ۲۹ و کٹوریا باب ۱۸ (نیچے دیکھئے) میں دہرائے گئے۔
اور انگلستان و آئرستان کی تمام عدالت ہائے انصاف تعزیری پر بھی اور
دوسروں پر بھی قابل اطلاق قرار دیے گئے لیکن قانون تصحیح قوانین موضوعہ
۱۸۵۲ء - ۵۵ و ۵۶ و کٹوریا باب ۱۹ کی رو سے منوخی کیے گئے۔

۱۸۵۶ء: ۲۰ و ۱۹ دکن ریو یا باب ۱۱۳۔ (قانون شہادت عدالت ہائے مالک خارجیہ)
برطانوی عدالت کا یہ اختیار کہ وزیر خارجہ کے صداقت نامے
پر دیوانی امور کے متعلق جو خارجیہ مالک کے روبرو پیش ہوں اس
ملک میں گواہوں کا اظہار لے۔

۱۸۵۹ء: ۲۲ وکٹوریا باب ۲۰ - (قانون شہادت بذریعہ کمیشن ۱۸۵۹ء) برطانیہ اور نوآبادیات کی عدالتوں کا یہ اختیار کہ ایسے مقدمات کے لیے جو ان کی حد اختیار سماعت سے باہر رجوع ہوں - اپنے اختیار سماعت کے تحت گواہوں کے اظہار کا حکم دیں ۲۲ و ۲۳ وکٹوریا باب ۶۳ - (قانون تعین قانون برطانیہ ۱۸۵۹ء) - ایسے قانون کا تعین جو ملک معظم کی قلمرو کے ایک حصے میں رائج ہو - جب کہ اس کو کسی دوسرے حصے کی عدالت میں پیش کیا جائے -

۱۸۶۱ء: ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۱ - (قانون تعین قانون خارجہ ۱۸۶۱ء) یہ قانون جو برطانوی عدالتوں کو اختیار دیتا ہے کہ ممالک خارجہ کے قانونی نکات پر مقدمے کو وہاں منتقل کر کے وہاں کی عدالتوں کی رائے حاصل کریں - اور اسی طرح جو عدالت ہائے ممالک خارجہ کو اختیار دیتا ہے کہ برطانوی قانون کے نکات کے متعلق برطانوی عدالتوں کی رائے حاصل کریں - اس وقت تک قابل نفاذ نہیں ہوتا ہے - جب تک کہ برطانوی اور خارجی حکومتوں کے درمیان اس امر کے متعلق ایک معاہدہ نہ ہو - اور چونکہ اب تک کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا ہے - یہ قانون اب تک کلیتہً قبل از وقت ثابت ہوا ہے -

۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۶۶: فوجداری کارروائیوں میں ایسا گواہ جسے از روئے ضمیر حلف اٹھانے سے انکار ہو - اقرار صالح کر سکتا ہے - قانون حلف ۱۸۸۸ء کی رو سے یہ قانون منسوخ کیا گیا - اور اس کے بجائے بھی قانون حلف ۱۸۸۸ء وضع ہوا -

۱۸۶۵ء: ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸ - (قانون ضابطہ فوجداری ۱۸۶۵ء) قانون مسٹرڈن (دیوانی مقدمات کے قانون شہادت کو فوجداری مقدمات

کے قانون شہادت کے مطابق حسب احکام قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۲ء
 ۱۸۵۴ء و کٹوریا باب ۱۲۵ (اوپر) حسب ذیل امور کی اجازت دے کر کرنا۔
 فریق خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کر سکتا ہے اگر وہ مخالف ثابت ہو۔
 مخالف گواہ کے متضاد بیانات کو ثابت کیا جاسکتا ہے۔
 گواہ پر سابقہ تحریری بیانات کے متعلق جرح کرنا۔
 گواہ کی سابقہ منزایابی کو ثابت کرنا۔
 گواہ حاشیہ کی شہادت کا غیر ضروری ہونا۔ جب کہ قانوناً
 دستاویز پر کسی گواہ کی گواہی ضروری نہیں تھی۔
 نزاعی خط کا مقابلہ کرنا۔

۱۸۶۸ء: ۳۱ و ۳۲ و کٹوریا باب ۳۷: (قانون شہادت دستاویزی ۱۸۶۸ء) —
 احکام کونسل یا احکام عہدہ داران سرکاری کا لندن گزٹ —
 مطبع شاہی کے نقول یا نقل مصدقہ کے ذریعے سے ثابت کیا جانا۔
 ۱۸۶۹ء: ۳۲ و ۳۳ و کٹوریا باب ۶۸: (قانون ترمیم مزید قانون شہادت ۱۸۶۹ء) —
 فریقین خلاف ورزی اقرار نکاح گواہی دے سکتے ہیں —
 لیکن ان کی گواہی کی تائید دوسری شہادت سے ہونی چاہیے —
 زنا کی بنا پر کسی کارروائی کے فریقین شہادت دے سکتے ہیں۔
 اشخاص جنہیں کسی "عدالت" میں حلف اٹھانے سے انکار ہو۔
 یا جن پر حلف اٹھانے کے ناقابل ہونے کا اعتراض ہو۔ بیان
 دے سکتے ہیں — آخری حصہ منسوخ کیا گیا۔ اور اس کے بجائے
 قانون حلف ۱۸۸۸ء وضع ہوا۔ (نیچے دیکھئے)

۱۸۷۰ء: ۳۳ و ۳۴ و کٹوریا باب ۴۹: (قانون ترمیم قانون شہادت ۱۸۷۰ء) —
 قانون ۱۸۶۹ء کے لفظ "عدالت" کو ہر شخص پر جسے حلف دینے
 کا اختیار ہو۔ اطلاق دیا گیا۔ یہ بھی قانون حلف ۱۸۸۸ء کی رو سے
 منسوخ اور اسی قانون سے بدل دیا گیا (نیچے دیکھئے)۔

۱۸۷۷ء: ۴۰ و ۴۱ و کٹوریا باب ۱۴: (قانون شہادت ۱۸۷۷ء) مدعی علیہ اور